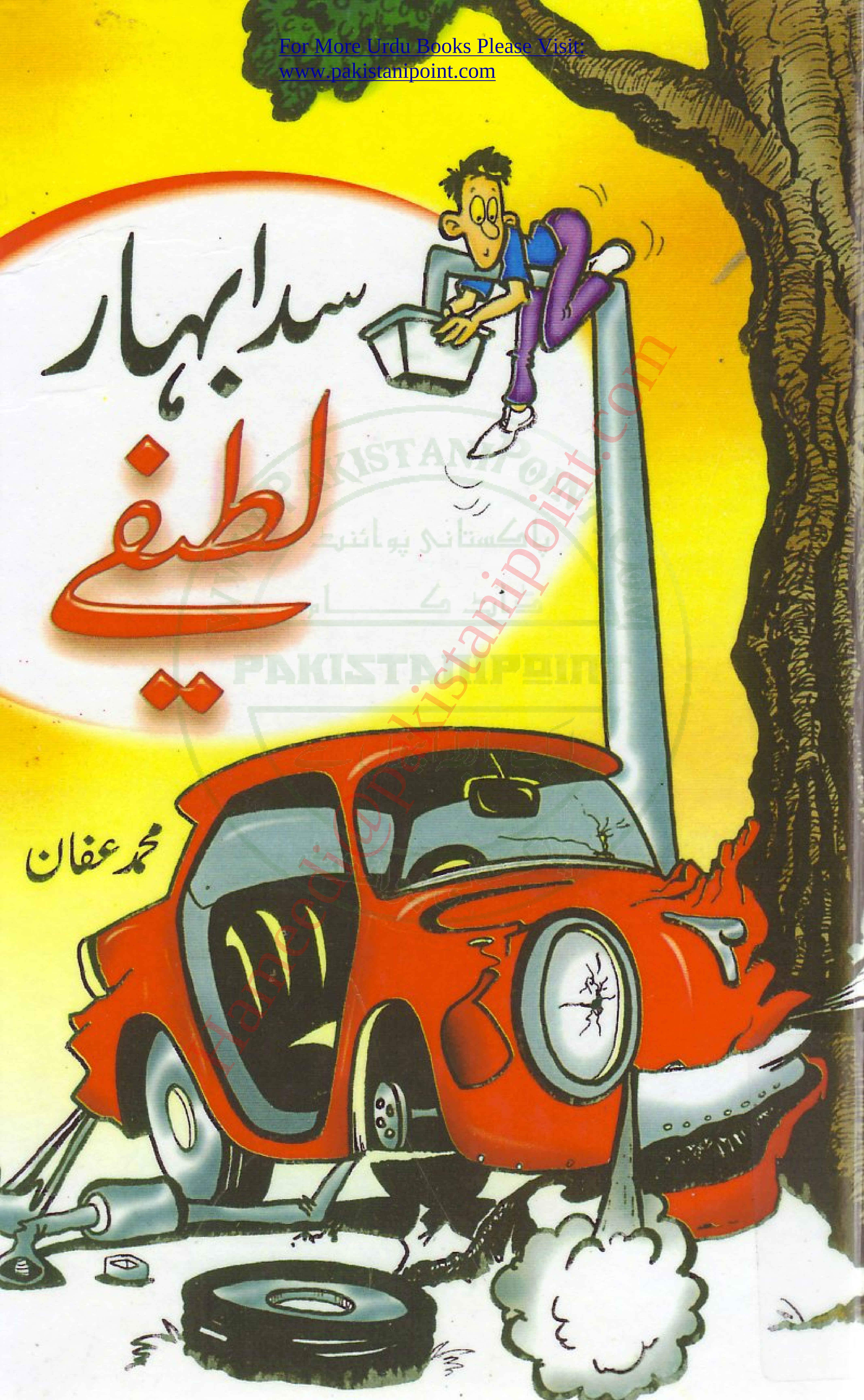

سدا بہار
لطیفے
محمد عفان

سدا بہار لطیفے

محمد عفان



رابعہ بُک ہاؤس الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور

ایک صاحب کی بینائی کمزور ہو رہی تھی۔ وہ ڈاکٹر کے پاس گئے۔ ڈاکٹر نے آنکھوں کا معائنہ کرنے کے بعد کہا۔ "ابھی عینک نہ لگوائیں۔ آپ گاجریں کھانا شروع کر دیں۔"

"مگر گاجریں تو میرے خرگوش بڑی رغبت سے کھاتے ہیں۔ یہ عجیب علاج ہے۔"

"کیا آپ نے اپنے کسی خرگوش کو عینک لگاتے دیکھا۔"



ایک صاحب کا لکھا ہوا کھیل بری طرح فلاپ ہوا۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ ان کا لکھا ہوا کھیل ناکام کیوں ہوا۔" تو انہوں نے جواب دیا۔ "اصل میں جس تھیٹر میں یہ کھیل پیش کیا گیا۔ اس کی تعمیر ہی غلط ہوئی تھی۔ کھیل دیکھنے والوں کی کرسیوں کا رخ سٹیج کی طرف تھا...... اس لیے وہ کھیل دیکھنے اور پھر اسے ناپسند کرنے پر مجبور تھے۔"



رات کے دو بجے ایک مریض نے اپنے ڈاکٹر کو فون کیا۔

"ڈاکٹر صاحب، معافی چاہتا ہوں کہ آپ کو زحمت دی۔ لیکن کیا کروں مجھے نیند نہیں آ رہی۔"

"میں نے آپ کو نیند کی جو دوائی دی تھی۔ وہ استعمال کریں، نیند آ جائے گی۔" ڈاکٹر نے مشورہ دیا۔

"میں وہ دوائی بھی استعمال کر چکا ہوں۔ مگر مجھے نیند نہیں آ رہی۔ ڈاکٹر صاحب...... دراصل آپ نے مجھے فیس کا جو بل بھجوایا ہے۔ اس نے میری نیند اڑا دی ہے۔ بخدا، میں یہ بل ادا نہیں کر سکتا۔"

"اوہ میرے خدا۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "یہ تم نے مجھے کیا کہہ دیا۔ اب میری نیند اڑ گئی ہے۔"



ایک یہودی ایک فرانسیسی کے پاس ایک قالین بیچنے کے لیے سرتوڑ کوشش کر رہا تھا۔

"مجھے قالین کی ضرورت نہیں۔" فرانسیسی نے کہا۔

"جناب یہ بہت عمدہ لیکن بہت سستا قالین ہے۔" یہودی نے ترغیب دی۔

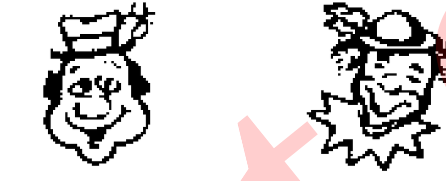
"پھر بھی میں اسے نہیں خریدوں گا۔"

"مگر جناب کیوں۔"

ناشر ________ نوید اے شیخ
ادارہ ________ رابعہ بک ہاؤس لاہور
تعداد ________ ایک ہزار
طابع ________ ندیم یونس پرنٹرز، لاہور
قیمت 90 روپے

"تمہارے قالین سے بو آتی ہے۔" نازک مزاج فرانسیسی نے کہا۔

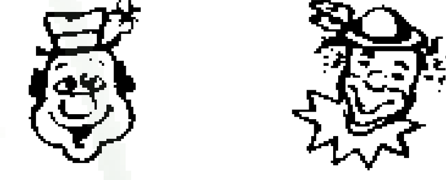
یہودی یک دم طیش میں آ گیا اور بولا۔ "آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ بو قالین سے نہیں مجھ سے آ رہی ہے۔"



"میں نے اپنے والد کی سالگرہ پر ان کو ایک عجیب وغریب اور حیران کن تحفہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔" اکرم نے اپنے دوست کو بتایا۔

"ذرا میں بھی تو سنوں کہ وہ تحفہ کیا ہے۔" دوست نے اکرم سے پوچھا۔

"میں نے جتنا قرض ادا کرنا ہے۔ اس کا بل والد صاحب کو بطور تحفہ پیش کر دوں گا۔"



خوبصورت گڑیا سی پیاری سی حسین عورت نے کہا۔ "تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اس نوے سال کے بڈھے سے شادی کر رہی ہوں۔"

"تو اور کیا...... وہ کروڑ پتی ہے۔ اس لیے تم اس سے شادی کر رہی ہو۔" حاسد سہیلی نے کہا۔

"تم غلط سمجھی ہو۔ میں کچھ عرصے کے لیے اپنے آپ کو اس کے پاس گروی رکھ رہی ہوں۔"



ایک صاحب غصے کی حالت میں ڈاک خانہ پہنچے اور پوسٹ ماسٹر سے کہا۔

"میں بے حد پریشان ہوں۔ مجھے دھمکی آمیز خطوط مل رہے ہیں۔"

"یہ تو بڑا جرم ہے۔ کیا آپ کو کسی پر شبہ ہے۔"

"شبہ کیا...... مجھے یقین ہے۔ یہ خط انکم ٹیکس والے بھیج رہے ہیں۔"



"مگر امی میں دریا میں نہانے کے لیے کیوں نہیں جا سکتا۔"

"بیٹے پانی بہت گہرا ہے۔"

"مگر ابو بھی تو وہیں نہا رہے ہیں۔"

"ابو کی اور بات ہے۔ ان کا بیمہ ہو چکا ہے۔"



ایک فوجی رنگروٹ اپنے افسر کی سختی کی وجہ سے اس سے بہت تنگ تھا۔ لیکن کیا کرتا۔ وہ افسر تھا۔ ایک دن اس نے اپنے غصے کو نکالنے کے لیے اپنے افسر سے پوچھا۔

"اگر میں آپ کو گدھا کہوں تو آپ کیا کریں گے۔"

افسر نے غصے سے جواب دیا۔ "میں تمہارا کورٹ مارشل کرا دوں گا۔"

"اور سر...... اگر میں دل ہی دل میں آپ کو گدھا کہوں تو پھر آپ کیا کریں گے؟"

"پھر...... پھر تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔" افسر نے جواب دیا۔

"تو جناب...... پھر میں اپنے دل میں سوچ رہا ہوں کہ آپ گدھے ہیں۔"



ایک آدمی لائبریری میں گیا۔ لائبریرین سے کہا۔ "مجھے کوئی اچھی سی کتاب دے دیں۔"

"آپ کیسی کتاب پڑھنا پسند کریں گے۔" لائبریرین نے پوچھا۔ "ہلکی پھلکی، یا فکر و جذبات سے بوجھل۔"

"اس سے مجھے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ کتاب ہلکی ہے یا بوجھل۔ باہر میری کار کھڑی ہے۔"



"ماریا وعدہ کرو کہ تم مجھے ہمیشہ یاد رکھو گی۔"

"تم وعدہ نہ بھی لیتے تو بھی میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھتی۔"

"ماریا تم کتنی اچھی ہو۔"

"یہ بات نہیں۔ تمہارا سانس اتنا بدبودار ہے کہ تمہیں کوئی زندگی بھر نہیں بھول سکتا۔"

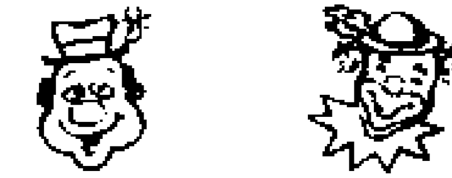


مسز کیانیلی اپنے بیٹے کو جھنجھوڑ رہی تھی۔

"سکول کا وقت ہو گیا۔ جلدی اٹھو۔ تمہیں سکول جانا ہے۔"

"ممی میں سکول نہیں جاؤں گا۔ مجھے سکول سے نفرت ہے۔ بچے مجھے پسند نہیں کرتے۔ استانیاں مجھے نفرت سے دیکھتی ہیں۔ سکول کا سارا اسٹاف مجھے ناپسند کرتا ہے۔"

"مگر تمہیں سکول جانا ہے۔" اس کی ممی نے کہا۔ "تم اب بچے نہیں۔ چالیس برس کے ہو اور سکول کے ہیڈ ماسٹر ہو۔"



دو اطالوی لڑکے بینک لوٹنے کا پروگرام بنا رہے تھے۔ پہلے لڑکے نے کہا۔ "پہلے ہم بینک نمبر ایک، پھر بینک نمبر دو، پھر بینک نمبر چار لوٹیں گے۔"

"مگر تم بینک نمبر تین تو بھول گئے۔" دوسرے لڑکے نے کہا۔

"بے وقوف میں اسے بھولا نہیں۔ ہم جو بینک لوٹیں گے۔ اس کی رقم بینک نمبر تین میں جمع کرائیں گے۔"

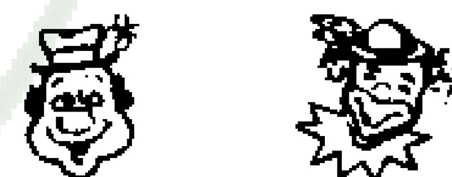


ایک سال بے تحاشا بارش ہوئی۔ ایک محفل میں کسی نے کہا۔

"زمین میں جو کچھ بھی ہے اس دفعہ باہر نکل آئے گا۔"

ملا نصیر الدین گھبرا کر بولے۔

"یا اللہ! اگر میری تین بیویاں نکل آئیں تو کیا ہوگا۔"

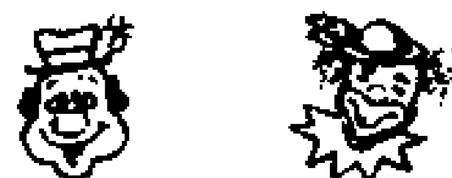


استاد: (شاگرد سے) چین زیادہ دور ہے یا سورج۔

شاگرد: چین

استاد: (حیرت سے) کیسے؟

شاگرد: جناب سورج کو تو ہم دیکھ سکتے ہیں۔ چین ہمیں نظر نہیں آتا۔



گاہک (درزی سے): پتلون کی سلائی کتنی لیتے ہو؟

درزی: پچاس روپے۔

گاہک: (حیرانی سے) اتنی سلائی اچھا نیکر کی سلائی کتنی لیتے ہو؟

درزی: دس روپے

گاہک: تو آپ نیکر ہی سی دیں۔ ذرا لمبائی ۱۲۵ انچ رکھ دینا۔



فٹ بال کے دو کھلاڑی باتیں کر رہے تھے ایک بولا۔

"میں نے ایک دن فٹ بال اتنی اونچی پھینکی کہ پورے دو گھنٹے بعد واپس آئی۔"

دوسرا بولا: یہ تو کچھ بھی نہیں ہے میں نے ایک دن فٹ بال اتنی اونچی پھینکی کہ وہ دو دن بعد واپس آئی اور اس کے ساتھ ایک پرچی بھی تھی۔ جس پر لکھا تھا کہ یہ فٹ بال آئندہ چاند پر نہ آئے۔



طفیل: سناؤ بھئی کمال نتیجہ کیسا رہا؟

کمال: میں تو پاس ہو گیا ہوں۔ تم سناؤ۔

طفیل: کیا سناؤں۔ میرے تو نام کا پہلا حرف ہی اڑ گیا۔



ایک آدمی اپنے بیٹے کے ساتھ حج کے لیے جا رہا تھا۔ اس کے بیٹے کا نام اسلام تھا۔ اسی آدمی نے اپنے بیٹے کو کسی کام سے بھیجا تھا۔ ایک گھنٹہ ہو گیا۔ وہ نہ آیا۔ جب جہاز جانے لگا تو اس آدمی نے آواز لگائی۔

"اسلام۔"

بندرگاہ پر کھڑے لوگ جذبات میں آ گئے اور سب نے ایک ساتھ کہا۔

"زندہ باد۔"



استاد: (شاگرد سے) اورنگزیب کی وفات کے بعد کیا ہوا؟

شاگرد: اسے بڑی شان وشوکت سے دفن کیا گیا۔

استاد: نالائق

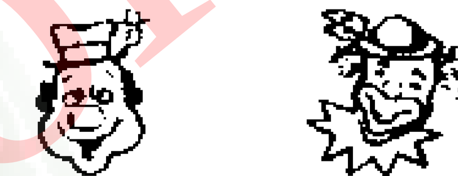
شاگرد: (ذرا سوچ کر) ہاں جناب اب یاد آیا۔

پہلے تو اسے غسل دیا گیا ہوگا۔



ایک شخص: آپ کا چھوٹا بچہ تو بہت بری گالیاں دیتا ہے۔

دوسرا شخص: کوئی حرج نہیں۔ جب بڑا ہوگا تو اچھی اچھی گالیاں دے گا۔



منیجر: (ملاقاتی سے) تم بغیر اجازت اندر کیوں چلے آئے ہو؟''

ملاقاتی: میں اجازت لینے کے لیے ہی تو آیا ہوں۔''

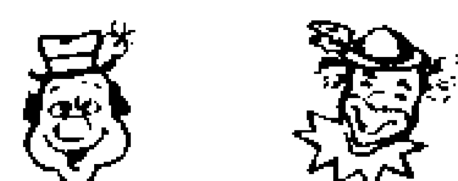


باپ نے بیٹے سے کہا۔

''دیکھو عمران آج جو مہمان ہمارے ہاں آنے والا ہے اس کی ناک کے متعلق کوئی سوال نہ کرنا۔''

جب مہمان آیا تو عمران حیرانی سے اپنے باپ کو کہنے لگا۔

''آپ تو کہتے تھے کہ ان کی ناک کا ذکر نہ کرنا۔ ان کی ناک ہی نہیں ہے۔ بات کیا خاک کروں گا۔''



گاہک: آج کے بعد اگر میرا کتا بھی تمہاری دکان پر آئے تو تمہیں اس کی عزت کرنی ہوگی۔

دکاندار: بہت بہتر جناب! آپ کا کتا آئے تو میں سمجھوں گا کہ جناب ہی تشریف لائے ہیں۔

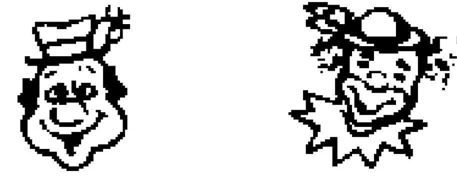


ایک چھوٹی لڑکی نے جس کا باپ جج تھا۔ پیار سے پوچھا۔

''ابا جان میری سالگرہ پر آپ مجھے کیا تحفہ دیں گے۔''

باپ جو کسی مقدمے کا فیصلہ لکھنے میں مصروف تھا۔ بولا۔

''چودہ سال قید بامشقت۔''

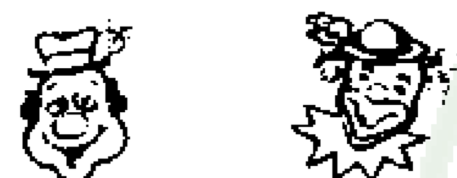


مالک: (نوکر سے) میری گھڑی تم نے چرائی ہے۔

نوکر: نہیں جناب! میں نے نہیں چرائی۔

مالک: قسم اٹھاؤ۔

نوکر: آج تو میں بہت تھکا ہوا ہوں۔ کل اٹھالوں گا۔



بچہ: (روتے ہوئے دادی جان سے) مجھے علی نے مارا ہے۔

دادی جان: (غصہ سے) کہاں ہے وہ میں اسے کچا چبا جاؤں گی۔

بچہ: (معصومیت سے) دادی جان آپ کے منہ میں دانت تو ہیں نہیں۔



ماں: (بیٹے سے) اگر تم اچھے نمبروں سے پاس ہو گئے تو ایک قلم انعام میں دوں گی۔

بیٹا: اگر میں اچھے نمبروں سے فیل ہو گیا تو......

ماں: (غصے سے) تو جوتے!

بیٹا: بس امی مجھے آپ کا فیصلہ منظور ہے کیونکہ میرے جوتے پھٹ چکے ہیں۔



ماسٹر صاحب نے لڑکوں کو سوال لکھوایا۔ ''دل کی شکل بنا کر اس کے کام بتائیں۔''

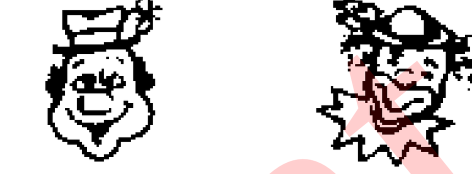
ایک لڑکے نے سوال حل کرنے کے بعد کاپی ماسٹر صاحب کو دکھائی۔ لکھا تھا۔

''دل ایک نازک چیز ہے۔ یہ لینے دینے کے بھی کام آتا ہے اگر ٹوٹ جائے تو ہرگز نہیں جڑتا۔ اگر کسی کی یاد آجائے تو بہت بیقرار ہو جاتا ہے۔ نیز یہ خون کے آنسو بھی روتا ہے۔''



کرایہ دار (مالک مکان سے) دیکھئے محترم! مکان کی ساری چھتیں ٹپک رہی ہیں۔ کمروں میں برآمدے میں، آنگن میں سب جگہ پانی رکا ہے۔ میری مرغیاں ڈوبی جارہی ہیں۔''

''مگر جناب! آپ بطخیں کیوں نہیں پال لیتے۔'' مالک مکان نے مشورہ دیا۔



ایک شخص ایک دفعہ ریل میں سفر کررہا تھا کہ اچانک لائٹ چلی گئیں رات کا وقت تھا اور ہر سُو اندھیرا۔ اس نے زنجیر کھینچی تو ایک چانٹا پڑا۔ اس نے دوسری مرتبہ پھر زنجیر کھینچی تو پھر ایک چانٹا پڑا۔ تھوڑی دیر بعد لائٹ آگئی۔ وہ غصہ میں بھرا بیٹھا تھا۔ اس نے لوگوں سے پوچھا۔

''ہمارے کو چانٹا کون مار رہا تھا۔''

ایک شخص فوراً بولا۔

ابے تو زنجیر کھینچ رہا تھا یا میری بیوی کی چوٹیا۔



کنجوس: اپنے مہمان سے۔ کیوں بھائی دودھ پیو گے یا شربت۔

مہمان: دودھ لے آؤ۔

کنجوس: کپ میں یا گلاس میں۔

مہمان: گلاس میں لے آؤ۔

کنجوس: گلاس شیشے کا ہو یا سٹین لیس سٹیل کا۔

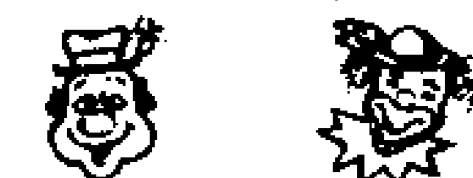
مہمان: شیشے کا۔

کنجوس: گلاس سادہ ہو یا پھولدار۔

مہمان: پھولدار۔

کنجوس: پھول موتیے کا ہو یا گلاب کا۔

مہمان: رہنے دو۔ مجھے پیاس نہیں اچھا خدا حافظ۔



''ایک بچہ بسکٹ کھا رہا تھا۔ آگے پانی رکھا ہوا تھا۔ صاف پانی میں اپنا چہرہ دیکھ کر اپنے ابو سے بولا کہ دیکھو تو! لڑکا مجھ سے بسکٹ چھین کرلے گیا۔ باپ نے جو آکر دیکھا تو پانی میں اپنا چہرہ نظر آیا بولے'' تجھے شرم نہیں آتی اتنے بڑے ہو کر بچے سے بسکٹ چھین رہے ہو۔''



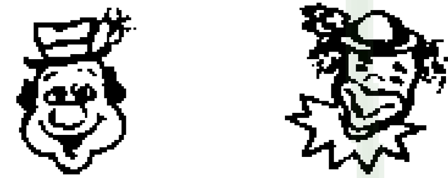
ایک عورت ہر سال اپنی سالگرہ پر گانا گایا کرتی تھی۔ ایک دفعہ جب وہ رات کو اپنی سالگرہ پر گانا گا رہی تھی۔ اس کا گانا بہت لمبا تھا۔ آخر جب وہ گانا ختم کرنے لگی۔

تو اس کے آخری بول یہ تھے۔

''یہ کون آیا...... یہ کون آیا؟''

اس وقت صبح کے چار بج رہے تھے۔ تو باہر سے یہ آواز آئی۔

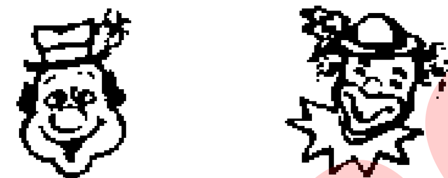
''دودھ والا آیا جی۔''



ایک دفعہ ایک عورت کی اپنے خاوند کے ساتھ سخت لڑائی ہوگئی۔ خاوند باہر چلا گیا اور بیوی اداس ہو کر اپنے آپ سے کہنے لگی۔

''میں کہاں جاؤں؟ کیا کھا کر مر جاؤں؟''

اتنے میں باہر سے کسی چھابڑی فروش کی آواز آئی ''گرما گرم مونگ پھلی۔''



ماسٹر صاحب کلاس میں بچوں کو دودھ کے فائدے بتا رہے تھے۔ انہوں نے ایک بچے سے پوچھا۔

''اچھا بھئی عمران...... ایسی چھ چیزوں کے نام بتاؤ جن میں دودھ ہوتا ہے۔''

ظفر سوچتے ہوئے بولا۔

''دہی، کھیر، آئس کریم اور تین بھینسیں۔



دو لال بیگ ایک کونے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ ایک نے بتایا۔

''بھائی کیا بتاؤں۔ برا وقت آ گیا ہے۔ اوپر والی بلڈنگ میں کسی کم بخت نے ہوٹل کھول لیا ہے چاندی کی طرح چمکتے ہوئے برتن صاف شفاف دھلا ہوا فرش نئی چمکتی دمکتی کرسیاں۔ میں تو بیمار پڑ گیا ہوں۔ اب کہیں اور ٹھکانہ کرنا پڑے گا۔''

''توبہ توبہ'' دوسرا بولا۔

''واقعی ایسی گندی جگہ رہنا۔ صحت کے لیے سخت نقصان دہ ہے۔''



ایک لیڈر صاحب جن کا ایک کان کسی حادثے میں کٹ گیا تھا۔ ایک جلسے میں تقریر کر رہے تھے دوران تقریر وہ سینے پر ہاتھ مار کر بڑے جوش سے بولے۔

''میں قوم کے لیے اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہوں۔ مجمع میں سے آواز آئی۔

کان کٹے کی قربانی جائز نہیں۔



''ایک خاتون نے اپنی پڑوسن سے کوئی کتاب مانگی۔ ہمسائی نے کہا۔ میں اپنی کتاب کسی کو نہیں دیتی جس کو پڑھنا ہو یہاں آ کر پڑھ لے۔''

کچھ دن بعد ہمسائی کو جھاڑو کی ضرورت پڑی۔ اس نے اس خاتون سے جھاڑو مانگی۔

خاتون نے کہا۔

''میں اپنی جھاڑو کسی کو نہیں دیتی۔ جس کو جھاڑو دینی ہو یہاں آ کر دے جائے۔''



امتحان ہال میں ایک لڑکے کو پریشان دیکھ کر استاد نے لڑکے سے پوچھا۔

''کیا سوال بہت مشکل ہے؟''

لڑکے نے جواب دیا۔

''جی نہیں۔''

استاد نے پوچھا۔

''تو پھر چپ چاپ کیوں بیٹھے ہو؟''

لڑکا بولا۔

''جناب! سوچ رہا ہوں کہ اس سوال کا جواب میری کون سی جیب میں ہے۔''



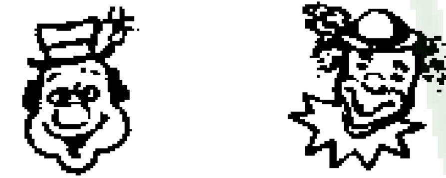
ایک بڑے بڑے بالوں والا آدمی حجام کی دکان پر حجامت بنوانے گیا۔ حجام نے اس کو بٹھایا اور حجامت کرنے لگا۔ آدمی کافی دیر بیٹھا رہا۔ تنگ آ کر اس نے حجام کی طرف دیکھا تو وہ اسے اپنے سر پر مقناطیس پھیرتا نظر آیا۔

وہ جھلا کر بولا۔

''یہ کیا کر رہے ہو؟''

حجام نے جواب دیا۔

قینچی تلاش کر رہا ہوں جو تمہارے بالوں میں کھو گئی ہے۔



ایک آدمی نے باغ میں مٹی کا ایک ڈھیر دیکھ کر ملازم سے کہا۔

''ایک گڑھا کھود کر مٹی کو دبا دو۔''

نوکر نے کہا۔

''حضور! تو پھر اس گڑھے کی مٹی کہاں جائے گی؟''

مالک بولا۔

''احمق! اس کے لیے دوسرا گڑھا کھود لینا۔''



پروفیسر صاحب کلاس میں لیکچر دے رہے تھے۔ سامنے بیٹھا ہوا لڑکا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

پروفیسر نے اس سے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ تم میرا لیکچر غور سے نہیں سن رہے۔''

طالب علم نے کہا۔

"درست ہے جناب!"

"کیونکہ اگر میں بھی آپ کا لیکچر غور سے سنتا تو ان سب کی طرح سو گیا ہوتا۔"



کسی سکول میں انسپکٹر صاحب معائنے کے لیے آئے ہوئے تھے برابر والے کمرے سے مسلسل شور کی آواز آ رہی تھی۔

تنگ آ کر انسپکٹر صاحب کلاس میں آ گئے اور لڑکوں کو خوب ڈانٹا لڑکے خاموش ہو گئے۔

مگر انسپکٹر صاحب ایک لمبے سے لڑکے کو کان سے پکڑ کر اپنے کمرے میں لے گئے اور کہا۔

"تم دیوار کی طرف منہ کر کے خاموشی سے کھڑے رہو۔"

دس منٹ بعد ایک چھوٹا سا لڑکا آیا اور کہا۔

"جناب! ہمارے ماسٹر صاحب کب تک یہاں کھڑے رہیں گے۔"



ایک عورت دوسری عورت سے۔

"میں نے اپنے پہلے شوہر کو شادی کے دو ماہ بعد ہی لکھ پتی بنا دیا۔"

دوسری نے پوچھا۔

"تو کیا پہلے وہ بہت غریب تھے؟"

جواب ملا۔

"نہیں پہلے وہ کروڑ پتی تھے؟"



گاہک: (حجام سے) میں جلدی بال کٹوانا چاہتا ہوں۔

حجام: فکر نہ کریں میں تیز گام کی طرح کام کروں گا۔

حجامت کے بعد گاہک نے شیشہ دیکھا تو حیران رہ گیا۔

حجام سے بولا: تم نے بہت سے بال چھوڑ دیئے ہیں۔

حجام! "جناب تیز گام بھی تو بہت سے اسٹیشن چھوڑ دیتی ہے۔"



ایک آدمی کو اپنی خاندانی وجاہت پر بڑا ناز تھا اور اکثر ڈینگیں مارتا رہتا تھا۔ ایک دن اس نے ایک آدمی سے پوچھا۔

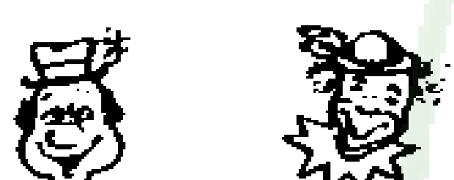
"جانتے ہو میرا باپ کون تھا۔"

جواب ملا: "جی نہیں! ویسے آپ پہلے آدمی ہیں جن کو اپنے باپ کے متعلق بھی کچھ معلوم نہیں اور لوگوں سے پوچھتے پھر رہے ہو۔"



ایک دوست: (دوسرے دوست سے) یار صبح سمندر سے بھاپ کیوں نکلتی ہے؟

دوسرا دوست: صبح صبح سمندر سے بھاپ اس لیے نکلتی ہے کہ اس وقت مچھلیاں اپنے ناشتے کے لیے چائے بناتی ہیں۔



ایک راہ گیر دوسرے راہ گیر سے بولا۔ تمہارا جوتا آواز کیوں دیتا ہے کیا چوری کیا ہے؟

دوسرا راہ گیر: اگر یہ بات ہوتی تو میرا کوٹ اور پتلون بھی آواز دیتے۔



بیٹا (باپ سے) ابا جان! لائیے میرا انعام، آج میں نے ٹیسٹ میں پورے دس نمبر لیے ہیں۔

باپ: (خوش رہو) بیٹا یہ تو بتاؤ۔ کون سے مضمون میں؟

بیٹا: املا میں صفر اور گرائمر میں ایک۔



بیٹا: امی آپ مجھے روز سکول کیوں بھیجتی ہیں۔

امی: تا کہ تم گدھے سے انسان بن جاؤ۔

بیٹا: مگر امی ماسٹر صاحب تو ہر روز مجھے مرغا بنا دیتے ہیں۔



ایک لڑکا سڑک پر بھیک مانگ رہا تھا۔ ایک عورت نے کہا تمہیں شرم نہیں آتی۔ تمہاری عمر کے لڑکے کو اسکول جانا چاہیے۔

لڑکے نے جواب دیا۔ وہاں بھی گیا تھا۔ مگر کسی نے ایک پیسہ بھی نہیں دیا۔



ایک تیراک فخریہ لہجے میں دوست کو بتا رہا تھا۔

میں پانی کے اندر آدھ گھنٹے تک رہ سکتا ہوں۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو؟

''میں قیامت تک پانی کے اندر رہ سکتا ہوں۔''

''وہ کیسے؟''

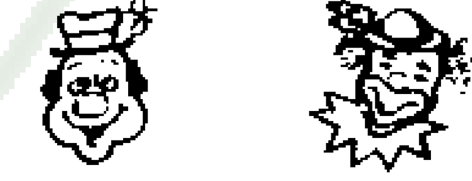
کیونکہ مجھے تیرنا نہیں آتا۔



ایک سکول میں تفریح کی گھنٹی کے دوران ایک لڑکا ہیڈ ماسٹر کے کمرے میں آیا اور آتے ہی کہنے لگا۔ سر وہ علیا آدھے گھنٹے سے میرے بھائی کی پٹائی کر رہا ہے۔

لیکن تم آدھے گھنٹے پہلے کیوں نہیں آئے۔

اس لیے کہ پہلے میرا بھائی اس کی پٹائی کر رہا تھا۔



مالک: (نوکر سے) مجھے چار بجے جگا دینا۔

نوکر: لیکن حضور مجھے تو وقت دیکھنا نہیں آتا۔

مالک: اچھا تو مجھے جگا دینا۔ میں وقت بتا دوں گا۔



ایک مرتبہ ایک شخص روتا ہوا گھر سے نکلا۔ اس کا سر پھٹا ہوا تھا۔

اس کے دوست نے پوچھا۔

کیا ہوا؟

وہ کہنے لگا۔ میری بیوی نے میرے سر پر پھول مارا ہے۔

دوست کہنے لگا۔

پھول سے تمہارا سر پھٹ گیا؟ وہ کہنے لگا پھول کے ساتھ گملا بھی تھا۔



بچہ: (ماں سے) امی یہ آسمان کیوں بنایا گیا ہے؟

ماں: تاکہ اوپر کی بلائیں زمین پر نہ آسکیں۔

بچہ: پھر ہمارے ماسٹر صاحب زمین پر کیوں آ گئے۔



ایک آدمی (دوسرے آدمی سے) تمہارے گھر میں آگ لگ گئی ہے۔

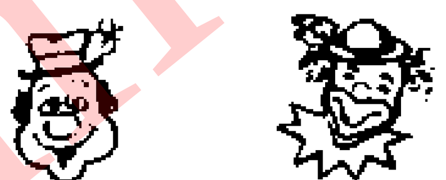
جلدی چلو بھاگو۔

دوسرا آدمی: اطمینان سے بولا۔ مذاق نہ کرو چابیاں تو میری جیب میں ہیں۔ گھر میں آگ کیسے لگ سکتی ہے۔



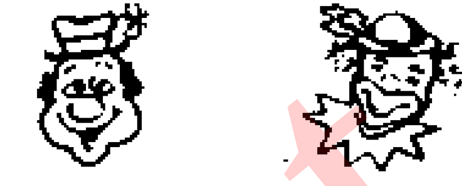
ایک خاتون اپنے شوہر کی کار لے کر بازار خریداری کرنے گئی۔ واپس آ کر اس نے جب کار پورچ میں کھڑی کی تو اس نے دیکھا کہ کار کے شیشے اور ہیڈ لائٹس گندی ہیں۔ اس نے کپڑے سے گرد و غبار جھاڑ دی اور گھر چلی آئی۔ جب گھر میں داخل ہوئی تو با آواز بلند شوہر کو مخاطب کیا۔ ''جو عورت آپ کو سب سے زیادہ چاہتی ہے اس نے ابھی ابھی آپ کی کار کے شیشے اور ہیڈ لائٹس صاف کی ہیں۔''

شوہر نے نظر اٹھا کر بیوی کی جانب دیکھا اور بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔ ''کیا امی آئی ہیں؟''



مشہور زمانہ یونانی فلسفی سقراط کی بیوی بہت جھگڑالو عورت تھی۔ ایک دن کسی بات پر سقراط کو جلی کٹی سنانے لگی۔ سقراط کچھ دیر چپ چاپ بیٹھا سنتا رہا پھر کمرے سے باہر جا کر بیٹھ گیا۔ جب بیوی نے

دیکھا کہ سقراط پر اس کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہورہا تو اس نے پانی سے بھری بالٹی اس پر انڈیل دی۔ سقراط پانی میں بھیگ کر بے ساختہ ہنسنے لگا۔ اور بولا۔ ''مجھے علم تھا کہ ایسا ضرور ہوگا، گرج چمک کے بعد بارش ہی ہوتی ہے۔''



کرائے دار نے رات بارہ بجے مالک مکان کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ مالک مکان نیند سے بیدار ہوکر باہر آیا تو کرایہ دار کو سامنے دیکھ کر بہت حیران ہوا اور اس کے آنے کی وجہ دریافت کی۔ کرائے دار نے وجہ بیان کی۔

''جناب! میں اس مہینے کرایہ نہیں ادا کرسکوں گا۔''

مالک مکان یہ سن کر غصے میں آ گیا اور بولا۔

''لیکن اطلاع دینے کا یہ کون سا وقت ہے، تم یہ بات مجھے صبح ہونے پر بھی بتا سکتے تھے؟''

کرایہ دار بولا۔ ''آپ کی بات ٹھیک ہے مگر میں نے سوچا کہ میں اکیلا پریشانی میں کیوں جاگتا رہوں؟''



مالک مکان کرائے دار سے کرایہ لینے آیا تو کرائے دار نے جملہ شکایات میں سے ایک اہم شکایت کی طرف مالک کی توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا۔

''جناب! بڑے کمرے کا شہتیر رات کے وقت کڑ کڑ کی آوازیں نکالتا ہے براہ مہربانی فرما کر شہتیر بدلوادیں۔''

مالک مکان نے کرائے دار کی بات کاٹتے ہوئے کہا

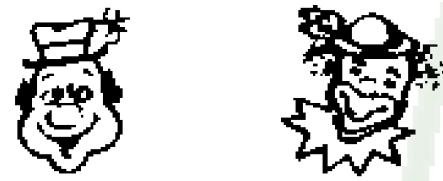
''آپ گھبرائیے مت یہ شہتیر اللہ کی عبادت کرتا ہے، آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ گھر میں برکت رہتی ہے۔''

کرائے دار نے برجستہ جواب دیا۔ ''جناب! مجھے تو خدشہ ہے کہ جوش عبادت میں اتنی تڑپ نہ پیدا ہوجائے کہ کہیں یہ سجدے میں آ جائے۔''



ایک بڑا شکاری اپنی بیوی اور ساس کے ساتھ شکار کھیلنے کے لیے نکلا۔ ایک صبح جب بیوی بیدار ہوئی تو اس نے دیکھا کہ اس کی ماں خیمے میں سے غائب ہے۔ اس نے فوراً اپنے سوئے ہوئے شوہر کو جھنجھوڑ کر جگایا اور اسے آگاہ کیا۔ پھر وہ دونوں بڑھیا کی تلاش میں نکل پڑے۔ جھاڑیوں میں سے ہوتے ہوئے اچانک وہ ایک کھلی جگہ پر پہنچے تو دیکھا کہ بڑھیا ایک شیر کے سامنے موجود ہے اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے گھورے جارہی ہے۔ بیوی نے جب اپنی ماں کو خطرے میں دیکھا تو وہ چیخ وپکار کرنے لگی اور شوہر کو چلا کر کہنے لگی۔ ''ارے جلدی سے کچھ کیجئے، کہیں شیر امی جان کو کوئی نقصان نہ پہنچادے۔''

شوہر نے پرسکون لہجے میں جواب دیا۔ ''میں کیا کرسکتا ہوں، شیر خود اس بکھیڑے میں پڑا، اب خود ہی اس سے نکلے گا۔''



ایک بہت بڑے کارخانے میں تقریب جاری تھی۔ تقریب کے آخر میں مالک نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

''ہمارے کارخانے میں نئے منیجر کا تقرر ہوا ہے، سب جانتے ہیں کہ ہمارا کارخانہ دیانت اور محنت کا زبردست صلہ دیتا ہے، اگر کسی کی کارکردگی غیر معمولی ہے تو خلاف معمول طریقے سے ترقی کرسکتا ہے۔ ہمارے نئے منیجر کو دیکھیں۔ یہ صرف چھ ماہ پہلے ہماری ٹیم میں شامل ہوئے تھے لیکن انہوں نے اپنی لیاقت ومحنت سے ثابت کردیا کہ وہ اعلیٰ مرتبے کے اہل ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ ان سے کم لائق سینئرز پیچھے رہ گئے ہیں اور یہ بلند عہدے تک پہنچ گئے ہیں۔'' جب مالک کارخانہ تقریر کرچکا تھا تو نیا منیجر اپنی جگہ سے اٹھا اور اس نے پرجوش انداز میں مالک کارخانہ سے ہاتھ ملایا اور کہنے لگا۔ ''ڈیڈی! بہت بہت شکریہ۔''



ایک مولانا نے ایصال ثواب کی خاطر مسجد کے بیرونی دروازے پر یہ تحریر لکھ کر ٹانگ دی۔

''میرا پیارا بھائی حیدر آج صبح اس جہان فانی سے جنت الفردوس کی جانب کوچ کرگیا۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتے ہوئے اسے اعلیٰ وعمدہ مقام عطا فرمائے۔''

دوسرے دن جب وہ مولانا مسجد میں داخل ہونے لگے تو اس کی نگاہ بے ساختہ اپنی تحریر پر

پڑی جہاں نیچے کسی نے مندرجہ ذیل فقرہ لکھ دیا تھا۔

''از جنت الفردوس! حیدر صاحب ابھی تک نہیں پہنچے، ہمیں سخت تشویش ہے۔ اگر وہ بروقت نہ پہنچ سکے تو مجبوراً ان کا پورشن کرائے پر اٹھانا پڑے گا۔''



''سناؤ میاں! زندگی کیسی گذر رہی ہے؟'' ایک سیاح نے مقامی کسان سے دریافت کیا۔

''بھائی صاحب! بڑے مزے سے، مجھے یہ درخت کاٹنے تھے کہ تیز و تند آندھی آئی اور یہ سب خود بخود نیچے گر پڑے۔ ایک دن گھاس کاٹنے کے لیے سوچا تو آسمانی بجلی گری اور تمام گھاس جل کر راکھ ہوگئی اور میں یوں گھاس کاٹنے کی تکلیف سے بچ گیا۔'' کسان نے بتایا۔

''بہت خوب! اب کیا ارادے ہیں؟'' سیاح بولا۔

''اب زلزلے کا انتظار ہے تاکہ نیچے کی زمین اوپر جائے اور یوں میں آلو کی فصل اکھاڑنے کی زحمت سے بچ جاؤں۔'' کسان نے معصومیت سے جواب دیا۔



ہندو میاں بیوی دونوں نئے جنم پر یقین رکھتے تھے۔ انہوں نے عہد کیا کہ جو پہلے مرے گا وہ دوسرے سے رابطہ کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ اتفاق ہوا کہ شوہر پہلے مر گیا اور بیوی اس کے پیغام کا انتظار کرنے لگی۔ چھ ماہ بعد کی بات ہے کہ شام کے وقت بیوی تنہا اپنے کمرے میں بیٹھی تھی کہ اسے اپنے مرحوم شوہر کی آواز سنائی دی۔ بیوی فرطِ مسرت سے اچھل پڑی اور تصدیق کی وکرم کیا یہ تم ہی ہو؟ دوسری جانب سے جواب آیا۔ ''ہاں! شانتی میں ہی ہوں، میں اس وقت ایک کھیت میں موجود ہوں اور وہاں دوسرے کنارے میرے گائے بھی موجود ہے جو کہ نہایت حسین و خوبصورت ہے کہ ایسی گائے آج تک میری نگاہ سے نہیں گذری۔''

بیوی نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''وکرم کیا تم خوش ہو اور دوسرا جنم لے چکے ہو۔ جلدی سے بتاؤ میں تم سے ملنا چاہتی ہوں۔''

شوہر نے جواب دیا۔ ''ہاں ہاں! میں بے حد خوش ہوں میں تمہیں اس گائے کے حسن کے بارے میں بتا رہا تھا کہ اس کی بڑی بڑی نیلی آنکھیں ہیں اور۔''

بیوی نے جھنجھلا کر فوراً بات کاٹی۔ ''میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں اور تم ہو کہ بس گائے کے قصیدے گائے جا رہے ہو؟''

شوہر بیوی کی پریشانی پر تیزی سے بولا۔ ''اوہ میری پیاری بیوی! میں تو تمہیں یہ بتانا ہی بھول گیا کہ اس جنم میں میں ایک بیل کے روپ میں پیدا ہوا ہوں اور پنجاب میں ایک بڑے کھیت میں رہتا ہوں۔''



ایک لیڈی ٹیچر کی چھ سالہ بیٹی عذرا اسی کے سکول میں پڑھتی تھی۔ امتحانات کے ایک تقریب میں سب بچوں کا الگ گروپ فوٹو لیا گیا۔ جب وہ تصویر بن کر آئی تو سب بچوں کے ساتھ عذرا کو بھی دی گئی۔ عذرا اپنی تصویر لے کر سیدھی اپنی ممی کے پاس پہنچی اور دکھانے لگی۔ ممی اس وقت دوسری ساتھی ٹیچرز کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی۔ انہوں نے تصویر لے کر غور سے اور دیکھی ور خوش دکھائی دینے لگی کہ عذرا تیزی سے بولی۔ ''ممی زیادہ خوش نہ ہوں ابھی اس کے پیسے بھی دینا پڑیں گے۔''



شوہر: بیگم مجھے نہ اٹھاؤ...... چور کے پاس پستول یا چاقو ہوسکتا ہے کہیں وہ مجھے مار ہی نہ ڈالے۔

بیوی: ارے پھر کیا ہوا؟ آپ نے اپنی زندگی کا بیمہ کروا تو رکھا ہے۔



ایک دن شہر کے مشہور وکیل اپنی بڑی سی گاڑی میں ایک سڑک سے گذرے۔ قریب ہی دیکھا کہ دو افراد بیٹھے سڑک کے کناروں پر لگی ہوئی گھاس اکھاڑ اکھاڑ کر کھا رہے ہیں۔ وہ بڑا حیران ہوا۔ اس نے تیزی سے گاڑی رکوائی تاکہ چھان بین کرسکے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ لوگ بے حد غریب ہیں اور کھانا کھانے کے ان کے پاس کچھ نہیں ہے اس لیے وہ گھاس کھانے پر مجبور ہوگئے ہیں۔

یہ سن کر وکیل بولا۔ ''تم میرے ساتھ چلو۔''

''لیکن جناب! میری بیوی اور تین بچے کہاں جائیں گے؟'' وکیل نے کچھ سوچا اور بولا۔

''انہیں بھی ساتھ لے چلو۔'' وکیل نے دوسرے شخص کی جانب دیکھا جو مترحم نگاہوں سے اس کی جانب

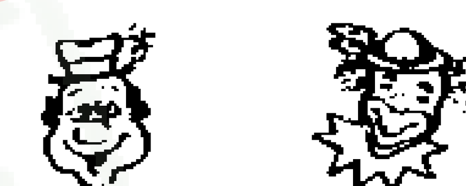
دیکھ رہا تھا۔ وکیل نے اسے بھی ساتھ چلنے کے لیے کہا۔ جس پر وہ گھبراتے ہوئے بولا۔

''لیکن جناب میری بیوی اور پانچ بچے ہیں۔''

وکیل نے ہنس کر کہا۔ ''بہت خوب تم بھی اپنے بیوی بچے ساتھ لے لو۔'' دونوں خاندان پھنس پھنسا کر وکیل کی گاڑی میں بیٹھ گئے۔ جب گاڑی چل پڑی تو ایک شخص مشکور نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔

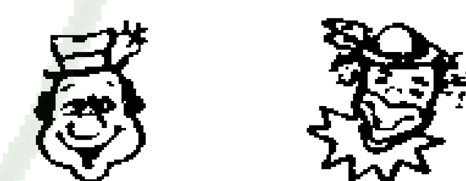
''جناب! آپ بڑے رحم دل اور سخی آدمی ہیں، آپ کا بے حد شکریہ۔ آپ اب ہمیں کہاں لے کر جا رہے ہیں؟''

''کوئی مسئلہ ہی نہیں، میرے گھر کے باغ کی گھاس ایک فٹ سے بھی زیادہ اونچی ہوگئی ہے۔'' وکیل نے اعتماد سے جواب دیا۔



جوتوں کی دوکان کا پوسٹر ایک دیوار پر چسپاں کیا گیا۔ چند دن بعد کسی نے اس پر نجی کلینک کا پوسٹر لگا دیا۔ کچھ دنوں بعد بارش کے سبب اوپر والا پوسٹر جگہ جگہ سے پھٹ گیا اور پڑھنے والے کو کچھ یوں عبارت دکھائی دینے لگی۔

''ہمارے ہاں مریضوں کی خصوصی مرمت کی جاتی ہے۔ جوتوں کو چیچک کے ٹیکے مفت لگائے جاتے ہیں اور مریضوں کو تندرست رہنے کے لیے ایک سالہ گارنٹی دی جاتی ہے۔''



ایک دن ایک خاتون بس کا انتظار کر رہی تھی کہ ایک کار اس کے سامنے سے گذری۔ تھوڑی دور جا کر اچانک اس کا دروازہ نیچے گر گیا۔ ڈرائیور نے گاڑی روکی اور باہر نکلا۔ دروازہ اٹھایا اور کافی تگ و دو کے بعد اسے دوبارہ لگا دیا۔ اچانک خاتون کی نگاہ کار کے عقبی شیشے پر پڑی جہاں یہ تحریر لکھی تھی۔ ''ہم کاروں کی بہترین مرمت کرتے ہیں۔''



جب بینک بند ہوگیا تو ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے باہر کھڑے ہوئے چوکیدار کو قابو میں کیا اور بینک کے اندر داخل ہوگئے۔ انہوں نے دیکھا کہ کیشئر کتابوں پر جھکا حساب کتاب میں مصروف تھا۔ انہوں نے تیزی سے اسے پکڑ کر باندھا اور منہ میں کپڑا ٹھونس دیا۔ اس کے بعد وہ کیش اپنے اپنے تھیلوں میں ڈالنے لگے۔ جب وہ لوٹ کر جانے لگے تو ان کے کانوں میں کیشئر کی عجیب وغریب آوازیں

پڑیں۔ وہ اپنی جگہ بری طرح ہل جل کر کچھ کہنے کی کوشش کرتا دکھائی دیا۔ ایک ڈاکو نے اس کے منہ سے کپڑا نکالا تاکہ وہ جان سکے کہ کیشئر کیا چاہتا ہے؟ کیشئر نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''ڈاکو بھائی! براہ مہربانی حساب کتاب کی کتابیں بھی ساتھ لیتے جاؤ، اس میں ایک لاکھ روپے کا فرق دکھائی دے رہا ہے۔''



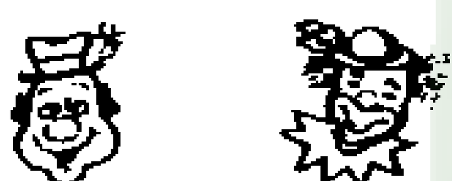
ڈاکٹر: (نرس سے) وہ کنجوس مریض اب کس بات پر ناراض ہو رہا ہے؟

نرس: اس بات پر کہ دوائیں ختم ہونے سے پہلے ہی وہ کیوں صحت یاب ہوا ہے؟



شاعر: (اپنی بیوی سے) تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں اپنی شاعری کے ذریعے پوری دنیا میں آگ لگا سکتا ہوں۔

بیوی: تو پھر کچھ غزلیں چولہے میں بھی ڈال دو تاکہ میں کھانا پکا سکوں۔



ایک صاحب کو صبح اٹھتے ہی چائے پینے کی عادت تھیں بیگم روزانہ صبح چائے کی پیالی ہاتھ میں لیے اسے اٹھاتی تو وہ آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے بڑے پیار سے اس کے ہاتھ سے چائے کی پیالی لیتا۔ ایک دن بیگم نے حسب معمول اسے جگایا تو اس نے آنکھیں کھولتے ہی ہاتھ مار کر چائے کی پیالی گرا دی اور چائے بیگم کے کپڑوں پر گر گئی۔ بیگم بڑی حیران ہوئی اس نے معصومیت سے وجہ دریافت کی۔ شوہر غصے کے عالم میں گرجتا ہوا بولا۔ ''میں بڑی خوشی سے انعامی بانڈ کا چیک وصول کر رہا تھا کہ تم نے میرے ہاتھ میں چائے کی پیالی تھما دی، تم بھی عجیب عورت ہو۔''



پہلا طالب علم: ''مجھے انگریزی کے پروفیسر بہت پسند ہیں، اس کی عادت بھی کیا خوب ہے''

دوسرا طالب علم: (حیران ہوکر) ''وہ کیا؟''

پہلا طالب علم: ''وہ کلاس میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے کلاس سے مجھے باہر نکال دیتے ہیں۔''





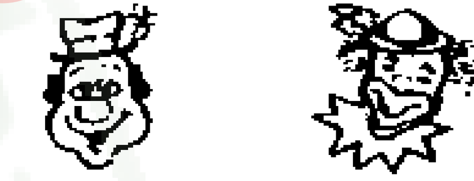
رات گئے سپاہی نے ایک شرابی کو دیکھا جو ایک دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ سپاہی نے اس سے پوچھا۔

''تم یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟''

شرابی بولا۔ ''میں نے سنا ہے کہ زمین چوبیس گھنٹے میں اپنا چکر مکمل کرتی ہے، لہٰذا میں اپنے گھر کا انتظار کر رہا ہوں بس وہ آنے ہی والا ہے۔''

سپاہی نے حیرت سے پوچھا ''تمہیں کیسے پتہ چلا؟''

''وہ دیکھو میرا پڑوسی جا رہا ہے۔'' شرابی نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا۔



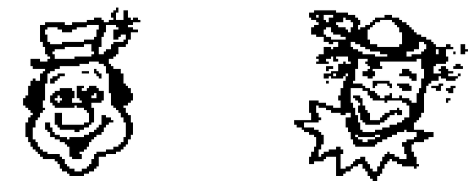
ایک صاحب دفتر سے تھکے ماندے گھر واپس آئے انہیں سخت بھوک لگ رہی تھی۔ بیوی نے بتایا کہ بس تھوڑی ہی دیر میں کھانا تیار ہو جائے گا۔ اسی انتظار میں کافی دیر گزر گئی مگر کھانا نہ سامنے آیا تو صاحب غصے سے تنگ کر بولے۔

''بیگم! اس سے بہتر ہے کھانا کسی ہوٹل میں ہی جا کر کھالوں۔''

بیوی کی تیز آواز آئی۔ ''بس پانچ منٹ۔''

شوہر نے جل کر کہا۔ ''کیا پانچ منٹ میں کھانا تیار ہو کر میرے سامنے آ جائے گا؟''

''نہیں نہیں! پانچ منٹ میں میں ہوٹل کے لیے تیار ہو جاؤں گی۔'' بیوی کی آواز سنائی دی۔



جوتوں کی دوکان میں داخل ہو کر ایک شخص نے کہا۔

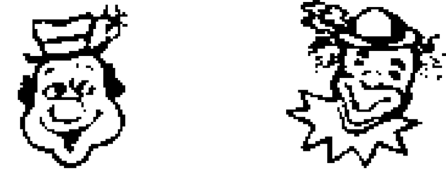
''مجھے ایسا جوتا چاہیے جو میرے پیروں میں ٹھیک نہ آ سکے۔''

''یعنی آپ کو کھلا جوتا چاہیے۔'' دکاندار نے گاہک کے اطمینان کے غرض سے وضاحت چاہی۔

''نہیں! میرا مطلب یہ ہے کہ میرے پیر کا سائز نو ہے لیکن مجھے آٹھ نمبر کا جوتا چاہیے۔'' گاہک نے کہا۔

دکاندار حیرت سے بولا۔ ''اس قدر تنگ جوتا تو آپ کے پاؤں میں تکلیف دے گا جناب!''

گاہک ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا۔ ''یہی تو میں چاہتا ہوں عملی زندگی میں سارا دن بیسوں مصائب سے واسطہ رہتا ہے۔ مجھے مسرت کے چند لمحے صرف اس وقت ملتے ہیں جب میں اپنے جوتے اتارتا ہوں۔ صحیح سائز کے جوتے اتارتے ہوئے مجھے ذرا سا لطف نہیں آتا۔''



ایک چالاک لڑکی نے امیر لیکن بے وقوف لڑکے کو اپنے دام الفت میں پھانسنے کے لیے اسے باغ میں بلایا۔ لڑکا بڑا شرمیلا تھا۔ اس نے ڈرتے ڈرتے لڑکی کا حال دریافت کیا پھر پانچ منٹ تک دونوں خاموش رہے۔ لڑکے نے پھر ہمت کی اور اس کی ماں کا حال پوچھا۔ اس کے بعد پھر خاموشی چھا گئی تو لڑکی جھنجھلا کر بولی۔ ''تمہیں شاید معلوم نہیں کہ میرے گھر میں دو عدد ماموں، ایک خالہ، تین پھوپھیاں، نانا، نانی اور دادا دادی بھی رہتے ہیں۔''



اٹلی کے ایک قصبے کا حجام نہایت مغرور اور ضدی طبیعت کا مالک تھا۔ ایک دن ایک گاہک نے بتایا کہ وہ چھٹیوں میں روم جا رہا ہے اور وہ پوپ سے بھی ملنے کی کوشش کرے گا۔ حجام نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

''تم اور پوپ سے ملو گے؟ مجھے تو یہ سوچ کر ہنسی آ رہی ہے، پوپ تو بادشاہوں سے ملتا ہے، وہ تم سے کیوں کر ملے گا؟''

گاہک یہ سن کر خاموش رہا۔ ایک ماہ بعد وہی گاہک دوبارہ بال بنوانے حجام کے پاس پہنچا۔ حجام نے اس سے پوچھا کہ تمہیں روم کیسا لگا؟

''بہت مزہ آیا اور میں پوپ سے بھی ملا۔'' جواب ملا

حجام نے حجت کرتے ہوئے کہا۔ ''اچھا تو تم نے مرکزی چوک پر کھڑے ہو کر دوسرے لوگوں کے ساتھ اسے دیکھا ہوگا؟''

ہاں! لیکن دو گارڈ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ پوپ تم سے تنہائی میں ملنا چاہتا ہے۔ وہ مجھے اپنے ساتھ پوپ کے نجی کمرے میں لے گئے۔''

"واقعی! پوپ نے تم سے کیا کہا؟" حجام نے حیرانگی کے عالم میں دریافت کیا۔ گاہک اطمینان سے جواباً بولا۔

"پوپ نے مجھ سے سوال کیا کہ تمہارے بالوں کی اتنی گھٹیا کٹائی کس احمق نے کی ہے؟"




"ہیلو علی تم بول رہے ہو نا؟"

"ہاں ہاں میں علی ہی ہوں مگر تم کون ہو؟"

"میں اسد بول رہا ہوں، کیا تم نے آج صبح کا اخبار دیکھا ہے اس میں میرا نام وفات کے کالم میں شائع ہوا ہے۔"

"اف میرے خدا! واقعی تم اب کہاں سے بول رہے ہو؟"

ایک فلم ڈائریکٹر اپنے اسسٹنٹ سے ایک سین پر تبادلہ خیال کر رہا تھا۔ "عجیب مشکل سین ہے ایک شخص کو تیسری منزل سے دھکا دے کر گرایا جاتا ہے اور وہ سیڑھیوں کے رستے لڑھکتا ہوا نیچے سڑک پر آ گرتا ہے۔ اب یہ رول کون کرے گا کوئی ایکسٹرا بھی تیار نہیں ہوتا۔"

"سر! گھبرانے کی کوئی بات نہیں!" اسسٹنٹ بولا۔

"کسی انشورنس ایجنٹ کو پکڑ لیں گے وہ ایسے سین کا عموماً عادی ہوتا ہے۔"




"مجھے پیسے کی کیا پرواہ! پیسہ تو ہاتھ کا میل ہے۔" علی نے یہ کہتے ہوئے جیب سے سو کا ایک نوٹ نکالا اور ماچس کی تیلی سے جلا کر راکھ کر دیا۔ یہ دیکھ کر عمار نے کہا۔

"بس اتنی سی ہمت تھی مجھے دیکھو۔" اس نے چیک بک نکالی اور دس ہزار کا چیک کاٹا، دستخط کیئے اور جلا کر ہوا میں اڑا دیا۔




ایک دولتمند اور لاولد وکیل نے یہ وصیت کی کہ اس کی تمام دولت اس کے مرنے کے بعد پاگلوں میں برابر تقسیم کر دی جائے۔ یہ وصیت دیکھ کر لوگوں نے وجہ دریافت کی تو اس نے جواب دیا۔

"یہ سب کچھ مجھے ایسے ہی لوگوں سے ملا تھا۔"




جج: اگر تم نے جھوٹ بولا تو جانتے ہو کہ کیا ہو گا؟

ملزم: جی میں جہنم کی آگ میں جلوں گا۔

جج: اور اگر سچ بولو گے تو......؟

ملزم: میں یہ مقدمہ ہار جاؤں گا۔




مالک: "ہائے گلا بری طرح دکھ رہا ہے۔"

نوکر: "حضور اجازت ہو تو گلا دبا دوں؟"




ایک صاحب کو ہر وقت فالج گرنے کا دھڑکا لگا رہتا تھا۔ جب بھی کوئی ان سے ملتا تو وہ اپنے خوف کا بکھیڑا کھول لیتے۔ ایک دن وہ کسی پارٹی میں بیٹھے تھے کہ اچانک ان کا رنگ اڑ گیا اور بوکھلائے انداز میں بولے۔

"افسوس! وہی ہوا جس کا مجھے ہمیشہ سے خدشہ تھا، میری دائیں ٹانگ مکمل طور پر مفلوج ہو گئی ہے۔"

ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے صاحب کسی قدر جھنجھلا کر بولے۔ "معاف کیجئے! آپ پچھلے پانچ منٹ سے میری بائیں ٹانگ پر چٹکیاں بھر رہے ہیں۔"

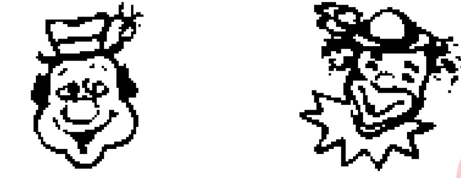



ایک مالدار مگر کنجوس شخص کا بیٹا امتحان میں فیل ہو گیا۔ خاصے سوچ بچار کے بعد بیٹے نے باپ کو ان الفاظ میں اس حادثے کی اطلاع دی۔

"ڈیئر ابا جان! آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اس سال آپ کو میری کتب پر رقم خرچ کرنے کی نوبت پیش نہیں آئے گی کیونکہ میرے اساتذہ نے مجھے مزید ایک سال تک موجودہ کلاس میں ہی رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

باپ نے خط پڑھ کر جواب میں لکھا۔

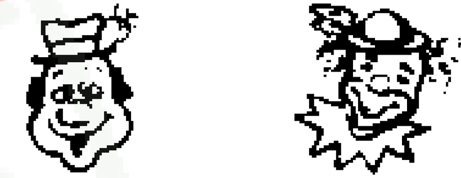
"مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ تم نے اس سال کے جملہ اخراجات کو گزشتہ سال میں ہی ایڈسٹ کرلیا ہے لہٰذا تم اگلے سال تک مجھے پریشان کرنے کی زحمت نہ کرنا۔"



ایک خاتون: "مسز قادری سے میرا تعارف تو نہیں مگر میں ان کے بارے میں چھوٹی سے چھوٹی بات جانتی ہوں۔"

دوسری خاتون: "وہ کیسے؟"

پہلی خاتون: "ہماری نوکرانی پہلے انہی کے ہاں کام کیا کرتی تھی نا۔"



ایک صاحب ڈاکٹر کے پاس گئے اور بولے۔

"ڈاکٹر صاحب! مجھے رات کو نیند نہیں آتی۔"

ڈاکٹر نے پوچھا۔

"کیا کام کرتے ہو؟"

مریض نے کہاں۔

"میں موٹر مکینک ہوں۔"

ڈاکٹر نے کہا۔

"اچھا، تو تم اس میز کے نیچے لیٹ جاؤ۔ نیند آ جائے گی۔"



ایک دوست (دوسرے سے) "اچھا بھئی یہ تو بتاؤ کہ سب سے زیادہ کتابوں کا مصنف کون ہے؟"

"واہ یہ بھی کوئی مشکل بات ہے۔ سب سے زیادہ کتابوں کا مصنف تو ختم شد ہے۔ تب ہی تو ہر کتاب کے آخر پر لکھا ہوتا ہے۔"



ایک مچھر نے دن کے وقت ایک شخص کے کان پر کاٹ لیا۔ اس پر اس شخص نے کہا۔

"میاں مچھر! تمہاری ڈیوٹی تو رات کو ہوتی ہے۔"

مچھر نے جواب دیا۔

"جی ہاں جناب۔ آج کل میں اوور ٹائم لگا رہا ہوں۔"



بیٹا: (باپ سے) "ابو مجھے صبح پانچ دینا۔"

باپ "وہ کس لیے؟"

بیٹا: "بات دراصل یہ ہے کہ آج میں سکول ذرا لیٹ گیا تھا۔"

باپ: "ارے کمبخت! میں نے تمہیں سکول لیٹنے کے لیے بھیجا ہے یا پڑھنے کے لیے۔"



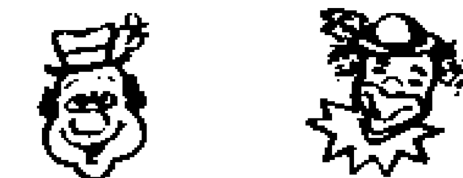
پہلا دوست: "مجھے دس روپے ادھار دے دو۔ معمہ کا انعام ملتے ہی واپس کر دوں گا۔"

دوسرا دوست بولا:

"کیا تمہارا حل صحیح نکل آیا ہے؟"

پہلا بولا۔

"آج حل روزانہ کر رہا ہوں۔"



نوکر (اپنے لکھ پتی آقا سے) "آقا! مجھے آپ کا وہ وقت بھی یاد ہے جب آپ کے پاؤں میں جوتا نہیں تھا۔"

لکھ پتی آدمی (گھبرا کر) "وہ کب؟"

نوکر نے کہا۔

"حضور! جب آپ غسل خانے میں نہا رہے تھے۔"



ایک ان پڑھ آدمی ملا نصیرالدین کے پاس آیا اور خط لکھنے کے لیے کہا۔

ملا بولے۔

’’میں خط نہیں لکھ سکتا کیونکہ میرے پاؤں زخمی ہیں۔‘‘

وہ آدمی بولا۔

’’خط لکھنے کا پیروں سے کیا تعلق؟‘‘

ملا بولا۔

’’بات یہ ہے کہ کوئی شخص بھی میرا لکھا ہوا نہیں پڑھ سکتا۔ اس لیے خط کا مطلب سمجھانے کے لیے مجھے خود ہی جانا پڑتا ہے۔‘‘



ایک دن شدید بارش ہو رہی تھی۔ ملا اپنی کھڑکی کھولے تماشا دیکھ رہا تھا کہ ایک آدمی نہایت تیزی سے بھاگا جا رہا تھا۔

ملا نے اسے آواز دی اور پوچھا۔

’’اس طرح کیوں بھاگ رہے ہو؟‘‘

وہ شخص بولا۔

’’دیکھتے نہیں کہ بارش کس شدت سے ہو رہی ہے۔‘‘

ملا نے کہا۔

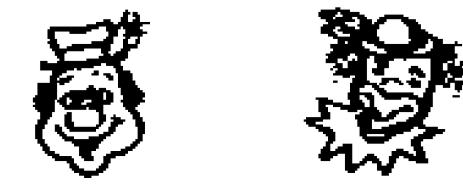
’’آدمی کو خدا کی رحمت سے اس طرح نہیں بھاگنا چاہیے۔‘‘

وہ شخص ملا کی اس بات پر مجبور ہو گیا اور نہایت اطمینان سے چل کر گھر پہنچا۔ اس حالت میں وہ پورا تر بتر تھا۔

دوسرے دن وہی شخص اپنی کھڑکی میں بیٹھا تماشا دیکھ رہا تھا۔ ابھی بارش ہلکی ہلکی ہو رہی تھی۔ دیکھا کہ ملا نہایت تیزی سے بھاگا چلا جا رہا ہے۔ اس نے آواز دے کر کہا۔

’’اپنی کل والی بات بھول گئے۔ خدا کی رحمت سے اب کیوں بھاگ رہے ہو؟‘‘

ملا نے جواب دیا۔ ’’ارے بے وقوف! کیا تو چاہتا ہے کہ رحمت خداوندی میرے پاؤں تلے روندی جائے؟‘‘



ایک فرم کے مالک نے اپنے دفتر کے تمام کمروں کی دیواروں پر تختی آویزاں کرادی جس پر لکھا تھا۔

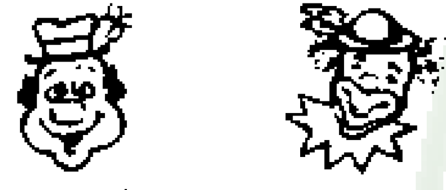
’’جو کچھ کرنا ہے آج کر لو۔‘‘

ایک مہینہ کے بعد ایک دوست نے فرم کے مالک سے پوچھا۔

’’ملازموں پر اس کا کیا اثر ہوا؟‘‘

فرم کے مالک نے جواب دیا۔

’’خزانچی تیس ہزار روپے لے کر بھاگ گیا۔ تین کلرکوں نے اپنی تنخواہوں میں اضافے کا فوری مطالبہ کر دیا اور چپڑاسی نے تو حد ہی کر دی۔ اس نے ایک ڈاکوؤں کے گروہ سے مل کر...... کے راز اگل دیئے۔‘‘



اسمبلی کے ایک امیدوار نے ووٹروں کے ایک مجمع میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔

’’میں آپ کے لیے سب کچھ کروں گا۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے اپنا ضمیر نہیں بیچوں گا۔‘‘

ایک جانب سے آواز آئی

’’چیز وہ بیچی جاتی ہے جو موجود ہو۔‘‘



چار بے وقوف کہیں جا رہے تھے کہ گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔

پہلے بے وقوف نے دوسرے سے پوچھا۔

’’گولی تمہیں تو نہیں لگی؟‘‘

اس نے کہا۔ ’’نہیں۔‘‘

پھر دوسرے سے پوچھا۔ اس نے بھی کہا نہیں۔

پھر تیسرے سے پوچھا تو اس نے بھی نفی میں جواب دیا۔

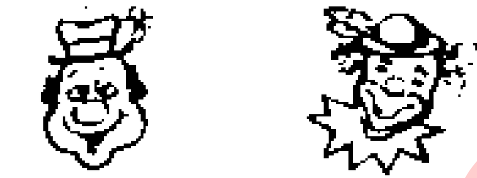
اس پر وہ خود ہی زمین پر گر پڑا اور بولا۔

’’پھر مجھے ہی لگی ہو گی۔‘‘



باپ (بیٹے سے) دیکھو بیٹا کلاک چل رہا ہے۔

"بیٹا نہیں ابا جان وہ اپنی دم ہلا رہا ہے۔"



ایک فقیر نے دروازے پر صدا لگائی

بھوکا ہوں۔ خدا کے نام پر روٹی دے دیں۔ آپ کے بچوں کو دعائیں دوں گا۔"

اندر سے آواز آئی۔

"معاف کرو بابا۔"

"مالکن گھر پر نہیں ہے۔"

فقیر: "میں روٹی مانگ رہا ہوں مالکن نہیں۔"



ایک شخص اپنے دوست کو اپنے لٹ جانے کی تفصیل بتا رہا تھا۔

"ہاں تو میں موٹر میں جا رہا تھا کہ اچانک ڈاکوؤں نے مجھے گھیر لیا اور میرا سب کچھ چھین کر فرار ہو گئے روپیہ پیسہ، گھڑی حتیٰ کہ گاڑی بھی۔"

"مگر تمہارے پاس تو یہ ریوالور تھا۔"

"ہاں! بس یہ ریوالور بچا ہے جو میں نے چھپا لیا تھا۔"



ایک مولوی صاحب سر ہلا ہلا کر وعظ کر رہے تھے کہ اتنے میں ان کی چھوٹی لڑکی آئی اور بولی۔

"گھر پر بہت ضروری کام ہے۔ اس لیے آپ فوراً گھر چلے جائیں۔

"مگر بیٹی میں تو وعظ کر رہا ہوں۔ گھر کیسے جا سکتا ہوں۔"

مولوی صاحب نے کہا۔

بیٹی بولی۔

"آپ فکر نہ کریں میں آپ کے آنے تک سر ہلاتی رہوں گی۔"



ایک مصور نے اپنے ایک ڈاکٹر دوست کو اپنی نئی پینٹنگ کے لیے بلایا۔

تصویر میں ایک آدمی موت کے ساتھ آخری جدوجہد میں مصروف تھا۔ جب ڈاکٹر کافی دیر تک غور سے تصویر کا جائزہ لے چکا تو مصور نے اس کی رائے پوچھی۔

ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"مجھے تو نمونیا کا کیس معلوم ہوتا ہے۔"



ایک صاحب اپنے ایلسیشن کتے کو لے کر تفریح کے لیے نکلے۔ راستے میں ایک دوست نے کہا۔

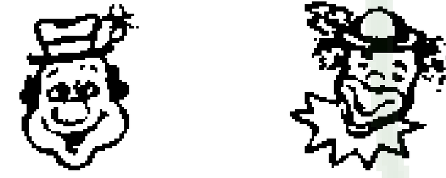
"اس گدھے کے ساتھ کہاں جا رہے ہو؟"

ان صاحب نے کہا۔

"یہ گدھا نظر آ رہا ہے آپ کو۔"

"جی نہیں میں آپ کے کتے سے مخاطب ہوں۔"

دوست نے کہا۔

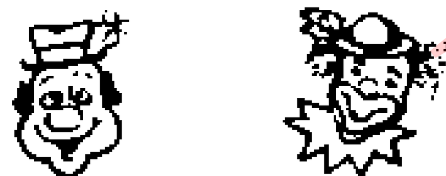


ایک لڑکا دوسرے سے۔

"اس بھکاری کی تصویر کتنی اچھی ہے لگتا ہے ابھی بولنے لگے گا۔"

دوسرا لڑکا بولا۔

"ارے جلدی سے بھاگ چلو کہیں مانگنا نہ شروع کر دے۔"



ایک آدمی نشے میں دھت مکان کا تالا کھول رہا تھا۔ مگر ہاتھوں کے کانپنے کی وجہ سے چابی تالے میں نہیں جا رہی تھی۔

ایک آدمی نے کہا۔

"لاؤ میں تالا کھول دوں۔"

"وہ بولا۔"

آپ ذرا مکان تھامئے۔ میں تالا کھول لوں گا۔"



ایک آدمی جب بازار سے گھر آیا تو اس کی بیوی نے اسے دیکھتے ہی حیرانی سے کہا۔

''آپ سلامت گھر آ گئے اللہ کا شکر ہے۔''

خاوند نے پوچھا۔

''کیوں کیا بات ہے۔''

''گلی میں بچے شور مچا رہے تھے کہ ایک پاگل کنویں میں گر گیا ہے۔''



باپ: بتاؤ مکھی اور مچھر میں کیا فرق ہے۔

بیٹا: دونوں ڈاکٹر ہیں۔

باپ: وہ کیسے؟

بیٹا: مکھی معائنہ کرتی ہے اور مچھر انجکشن لگاتا ہے۔

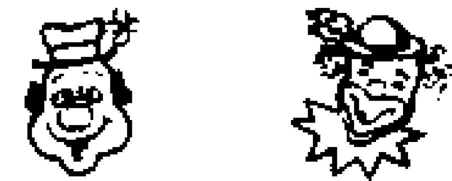


نوکر: ''جناب ایک سامان بیچنے والا باہر کھڑا ہے۔ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔''

مالک: ''کون ہے؟''

نوکر: ''مونچھوں والا ہے۔''

مالک: ''اس سے کہہ دو کہ ہمیں مونچھوں کی ضرورت نہیں ہے ہمارے پاس پہلے سے موجود ہیں۔''



''ملزم کا کہنا ہے کہ اس نے اپنے مخالف کو صرف دستانہ کھینچ کر مارا ہے۔ دستانے جیسی ملائم شے سے تمہارے مخالف کے آگے کے دو دانت کیسے ٹوٹ گئے؟''

ملزم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''جناب ہو سکتا ہے میں دستانے سے اپنا ہاتھ نکالنا بھول گیا ہوں۔''



عمران: ''افسوس ہے کہ میری مرغی نے آپ کی کیاری کا ستیاناس کر دیا۔''

کامران: ''کوئی بات نہیں۔ آپ کی مرغی کو میرے کتے نے نگل لیا ہے۔''

ایوب (قہقہہ مار کر) ''کوئی بات نہیں۔ آپ کا کتا میری کار کے نیچے دب کر مر گیا ہے۔''



پاگلخانے میں ڈاکٹر نے پاگل کو خط لکھتے دیکھ کر تعجب سے کہا۔

''یہ خط کس کو لکھ رہے ہو؟''

''اپنے آپ کو؟''

''کیا لکھا ہے؟''

''مجھے کیا معلوم، ابھی مجھے ملا کب ہے؟''



بھکاری (بچے سے) ''ایک روپے کا سوال ہے۔''

بچہ: ''سوال اس طرح حل نہیں ہوتا۔ کاپی پر لکھ کر دو تب حل کروں گا۔''



ایک صاحب ایک عالیشان ریستوران میں پہنچے۔ اشارے سے بیرے کو اپنے پاس بلایا اور اس کے ہاتھ پر پانچ روپے کا نوٹ رکھتے ہوئے بولے۔

''یہ انعام اس کام کا ہے جو آج شام تم میرا کرنے والے ہو۔''

بیرے نے ان کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

''آپ بالکل مطمئن رہیں۔ جب شام کو آپ اپنے دوستوں کے ہمراہ آئیں گے میں آپ کے لیے بالکل جگہ محفوظ رکھوں گا۔''

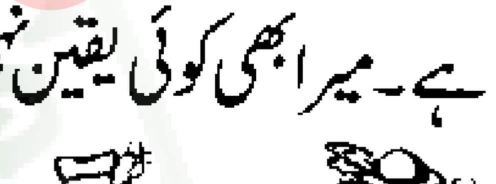
''نہیں نہیں۔'' ان صاحب نے وضاحت کی۔ ''شام کو میری بیوی اور ساس میرے ہمراہ آئیں گی اور میں چاہتا ہوں کہ ہمیں کوئی جگہ نہ ملے۔''



اسد نے اپنے دوست کو ہسپتال میں مرہم پٹی کراتے ہوئے حیرت سے کہا۔
''ارے حیدر! کیا ہوا ہے تمہیں؟ آج صبح ہی تو میں نے تمہیں ایک ہوٹل میں سنہرے بالوں والی لڑکی کے ساتھ کافی پیتے ہوئے دیکھا تھا۔''
حیدر نے ایک آہ بھری اور کہا۔ ''تم نے ہی نہیں، میرے ساس نے بھی دیکھا ہے۔''



ایک عورت دوسری عورت سے: ''میں تم کو اپنی صحیح عمر تو بتا دوں مگر تم یقین نہیں کرو گی۔''
دوسری عورت بولی۔
''یہی مصیبت میرے ساتھ ہے۔ میرا بھی کوئی یقین نہیں کرتا۔''




ایک گھوڑا جب چلتے چلتے رک جاتا تو کوچوان اتر کر اس کے سامنے گانا گاتا۔ گانا سن کر گھوڑا پھر چلنے لگتا۔ آخر تنگ آ کر تانگے میں بیٹھی ہوئی سواری نے کوچوان سے پوچھا۔
''بھئی یہ کیا قصہ ہے۔ تمہارا گھوڑا گانا سن کر کیوں چلتا ہے؟''
کوچوان بولا۔
''بابو جی! یہ دراصل باراتی گھوڑا ہے۔''




آقا (غصے سے) ''کل تم کہاں تھے؟''
نوکر: ''حضور! کل میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔''
آقا: ''میں پوچھتا ہوں حضور کے بچے کل کہاں تھے؟''
نوکر: ''جناب وہ سب سکول پڑھنے گئے تھے۔''



ڈاکٹر (دھوبی سے) ''تم ایسے کپڑے دھوتے ہو کہ ایک کے دو ہو جاتے ہیں۔''
دھوبی: ''جناب! میری فراخ دلی دیکھیں کہ دھلائی صرف ایک کی لیتا ہوں۔''



ماسٹر نے شاگرد کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔
''تمہیں سائنس آتی ہے نہ جغرافیہ۔ آخر تمہیں کیا آتا ہے؟''
یہ سن کر شاگرد نے کہا۔
''ان مضامین کا نام سنتے ہی پسینہ آ جاتا ہے۔''



ننھی (امی سے) ''میں آپ کو اپنی شادی پر نہیں بلاؤں گی۔''
امی: ''کیوں؟''
ننھی ''آپ نے مجھے اپنی شادی پر کب بلایا تھا۔''



ایک میم صاحبہ نمائش دیکھنے گئیں۔ تمام تصویروں کو بڑے غور سے دیکھنے کے بعد میم صاحبہ مصور سے طنزیہ انداز میں بولیں۔
''مصور صاحب! شاید یہ تصویر آپ کی بدصورتی کا نمونہ ہے۔''
مصور: ''نہیں محترمہ! یہ تصویر نہیں آئینہ ہے اور آئینہ میں آپ کا عکس جمال نظر آ رہا ہے۔''



سپاہی (سائیکل سوار سے) ''رک جاؤ۔ تمہاری سائیکل میں لائٹ نہیں ہے۔''
سائیکل سوار: ''رک نہیں سکتا جناب! اس کی بریکیں بھی نہیں ہیں۔''



مجسٹریٹ (ملزم سے) ''تم مسجد سے پرانے جوتے کیوں اٹھاتے ہو؟''
ملزم گھبرا کر: ''غلطی ہو گئی حضور! آئندہ نئے جوتے اٹھاؤں گا۔''

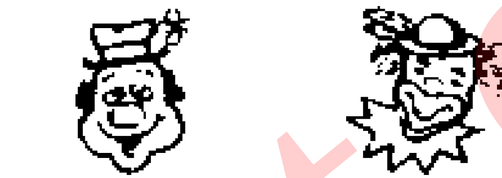


ایک شخص ریل پر بغیر ٹکٹ سفر کر رہا تھا۔ ٹکٹ چیکر نے کہا۔
''تم نے بغیر ٹکٹ سفر کیوں کیا؟''
وہ بولا۔

"ہمارا ملک آزاد ہے۔اس کی ہر چیز ہماری ہے۔ٹرینیں بھی ہماری ہیں۔"

اس پر ٹکٹ چیکر نے طنزیہ کہا۔

"ذرا نیچے تشریف لائیں۔جیلیں بھی آپ کی ہیں۔"



کنڈیکٹر مسافروں سے:"ٹھہر جایئے صاحبان! پہلے لیڈیز کو چڑھنے دیجئے۔"

ایک دیہاتی عورت نے غصے سے کہا۔

"لیڈیز کو گولی مارو۔پہلے میں چڑھوں گی۔"



ایک آدمی دوسرے آدمی سے بولا۔

"مجھے یہ جان کر بہت دکھ ہوا ہے کہ آپ کی فیکٹری میں آگ لگ گئی ہے۔آپ اس میں کیا تیار کرتے تھے؟"

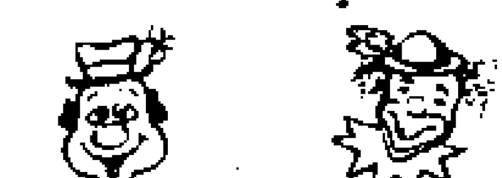
دوسرے نے جواب دیا۔

"آگ بجھانے کا سامان۔"



باپ بیٹے کو فیس دیتے ہوئے۔"بیٹا! زیادہ پڑھا کرو کیونکہ تمہاری تعلیم پر ہمارا بہت سا پیسہ خرچ ہو رہا ہے۔"

بیٹا:"ابو جان! اسی لیے تو زیادہ نہیں پڑھتا۔"



"ایک عورت اپنی پڑوسن سے کہہ رہی تھی کہ میرے شوہر کتابیں لکھتے ہیں اور ان کے ہر لفظ کی قیمت دو روپے ہوتی ہے۔"

دوسری عورت نے کہا۔

"میرے شوہر بھی لکھتے ہیں اور ان کے ہر لفظ کی قیمت کبھی کبھی سینکڑوں روپے اور کبھی کبھی ہزاروں روپے ہوتی ہے۔"

پہلی عورت حیرانی سے بولی۔

"تمہارے شوہر کیا لکھتے ہیں؟"

دوسری عورت:"وہ چیک لکھتے ہیں۔"



بچپن میں مجھے لڈو بہت پسند تھے۔ایک دن میں اپنی خالہ کے ساتھ ان کے رشتے داروں کے گھر گیا۔تھوڑی دیر بعد خالہ کے رشتے دار نے اپنے بڑے بیٹے سے پوچھا۔

"بیٹے لڈو کہاں ہے؟"

لڈو کا نام سنتے ہی میرے منہ میں پانی بھر آیا اور بے چینی سے لڈوؤں کا انتظار کرنے لگا۔

اتنے میں ایک گول مٹول سا لڑکا کمرے میں داخل ہوا تو خالہ کی دور کی بہن نے کہا۔

"ارے بیٹے لڈو! تم کہاں تھے؟ تمہیں بھائی جان بلا رہے ہیں۔"



ایک دیہاتی چڑیا گھر میں طوطے کے پنجرے کے پاس کھڑا پنجرے سے اسے چھیڑنے لگا۔

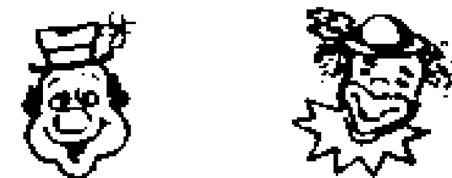
طوطے نے کہا۔

"ابے او گنوار! مانے گا نہیں؟"



دیہاتی نے گھبرا کر کہا۔

"معاف کرنا بھائی! میں سمجھا کہ آپ جانور ہیں۔"

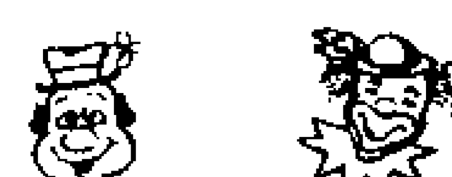


ایک شرابی اتنا بلانوش تھا کہ پیسے نہ ہونے کی وجہ سے ایک روز نشے کی جھونک میں اس نے اپنی بیوی کو بھی ایک بوتل شراب کے عوض بیچ دیا۔اگلے روز اسے اداس، بے قرار اور پریشان دیکھ کر اس کے پڑوسی نے کہا۔

"اب تمہیں پچھتاوا ہو رہا ہے کہ بیوی جیسی نعمت کو کھو کر تم نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔"

شرابی نے جواب دیا۔

"ہاں! اس کے نہ ہونے سے میں بہت اداس ہوں۔اگر وہ ہوتی تو میں ایک بوتل اور لے سکتا تھا۔"



ایک صاحب نے اپنے بیٹے کا ٹیسٹ لینا چاہا۔ فارسی کی کتاب الٹ پلٹ کرتے ہوئے وہ بیٹے سے بولے۔

''بتاؤ نمیدانم کے معنی کیا ہوتے ہیں؟''

''میں نہیں جانتا'' لڑکے نے جواب دیا۔

باپ کو بے حد غصہ آیا اور لگے بیٹے کو پیٹنے۔ مار مار کر اس کا بھرکس نکال دیا اور بولے۔

''چلو میں تیرے استاد سے پوچھتا ہوں۔ اتنا عرصہ تمہیں کیا پڑھاتے رہے ہیں؟''

غصے کے عالم میں وہ صاحب استاد پر برس پڑے اور بولے۔

''مفت کی تنخواہیں بٹورتے ہو اور یہاں آ کر اپنا اور بچوں کا مفت میں وقت ضائع کرتے ہو۔ میں تمہارے خلاف رپورٹ کرتا ہوں۔''

ماسٹر نے پوچھا۔

''آخر ہوا کیا ہے؟''

''میں نے فارسی کی کتاب سے صرف ایک لفظ پوچھا تھا اسے وہ بھی نہیں آیا۔''

''کیا پوچھا تھا؟''

میں نے اس سے پوچھا تھا نمیدانم کے معنی کیا ہوتے ہیں۔''

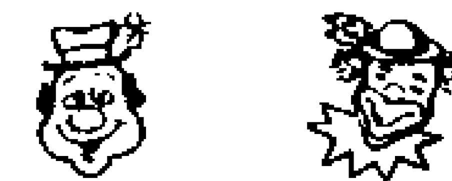
ماسٹر صاحب لڑکے کی طرف متوجہ ہو کر بولے۔

''کیوں بھئی بتاؤ نمیدانم کے معنی کیا ہوتے ہیں؟''

''میں نہیں جانتا'' لڑکے نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے کہ میں نہیں جانتا۔''

تب ماسٹر صاحب نے انہیں بتایا کہ نمیدانم کے معنی ہی میں نہیں جانتا ہوتے ہیں۔''



مشہور سائنس دان آئن سٹائن ایک دفعہ بس میں سفر کر رہے تھے۔ انہوں نے کچھ ضروری کاغذات نکالے تو انہیں یاد آیا کہ عینک تو گھر بھول آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے مسافر سے درخواست کی کہ یہ کاغذ پڑھ دیجئے۔

مسافر نے جواب دیا۔

''معاف کیجئے، میں بھی آپ ہی کی طرح جاہل ہوں۔''



ایک پروفیسر صاحب نے بالکل نئی شکل کا پیراشوٹ تیار کیا۔ ایک روز آزمائش کے لیے جہاز میں سوار ہوئے اور دو ہزار فٹ کی بلندی سے چھلانگ لگا دی۔ مگر جب وہ زمین سے پانچ فٹ کے فاصلے پر پہنچے تو اچانک چلائے۔

''لاحول ولاقوۃ۔ پیراشوٹ تو جہاز میں ہی رہ گیا ہے۔''

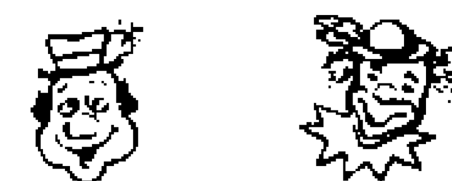


ایک آدمی کا گدھا مسجد میں جا گھسا۔ مولوی صاحب اس کے مالک سے بے حد خفا ہوئے اور بولے۔

''تمہیں پتہ نہیں یہ مسجد ہے۔ اپنے گدھے کو باندھ کر رکھا کرو۔''

گدھے کے مالک نے اعتراف کیا اور نہایت معصومیت سے کہنے لگا۔

''مولوی جی! یہ گدھا تو بے چارہ بے زبان ہے۔ آپ اپنی ایمانداری سے کہیں کہ میں بھی کبھی مسجد میں آیا ہوں؟''



ایک بے وقوف بولا۔

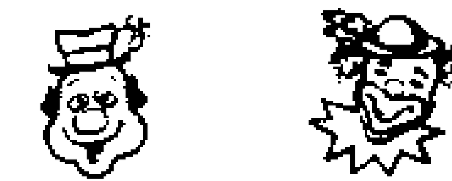
''میرے سر میں درد ہے۔''

دوسرا بولا۔

''میرے گلے میں درد ہو رہا ہے۔''

پہلا بولا۔

''تم میرا سر دباؤ میں تمہارا گلا دباتا ہوں۔''



مالکہ (نوکرانی سے) جونوکر ہونے کو آئی تھی پوچھا۔

''جہاں تم ملازم تھیں وہاں سے کیوں چلی آئی؟''

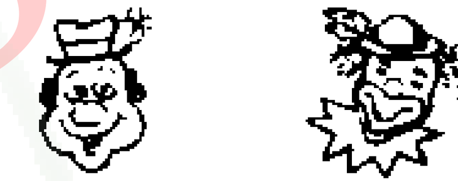
نوکرانی: ''مجھے پہلی مالکہ نے خود ہی نکال دیا تھا۔''

مالکہ: ''وہ کیوں؟''

نوکرانی: ''میں بچوں کو نہلانا بھول جایا کرتی تھی۔''

سب بچے بولے۔

''اماں اماں اسی کو رکھ لو۔''



علی گڑھ میں ایک تقریب میں لوگ کھانے کے بعد شریفے کھا رہے تھے۔ اس تقریب میں مولانا محمد علی بھی شریک تھے۔ مولانا نے شریفے کھا کر اس کے بیج باہر آنگن میں پھینکنے شروع کر دیے۔

لوگوں نے پوچھا۔

''مولانا! آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟''

اس پر مولانا نے ہنس کر کہا۔

''اچھا ہے، یہاں پر شریفوں کی کمی بھی ہے۔''



بس ایک بوڑھی عورت سوار ہوئی۔ کنڈیکٹر نے پوچھا ''کہاں جانا ہے؟''

''اپنی بیٹی کے پاس۔''

بوڑھی نے جواب دیا۔

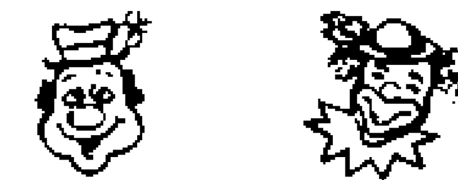
''آپ کی بیٹی کہاں رہتی ہے؟''

''اپنے گھر میں؟''

''کنڈیکٹر نے پوچھا۔''

''اس کا گھر کہاں ہے؟''

بوڑھی نے جواب دیا۔ ''گلی کے آخری کونے میں۔''



دو ڈاکٹروں کی آمنے سامنے دکانیں تھیں۔ ایک ڈاکٹر نے اپنی دکان پر ایک پلیٹ لگائی جس پر یہ الفاظ لکھے تھے۔

''یہاں پر شرطیہ علاج کیا جاتا ہے اور جو مریض یہاں دیر تک علاج کرائے گا اس کے علاج پر ۲۵ فیصد کمی کر دی جائے گی۔''

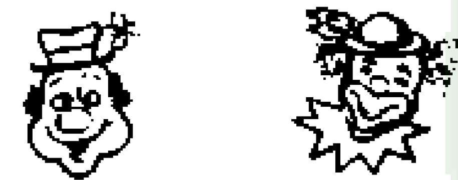
دوسرے دن دوسرے ڈاکٹر نے اپنی دکان پر یہ پلیٹ لگائی۔

''سامنے والا ڈاکٹر جھوٹ بولتا ہے۔ وہ خود مجھ سے علاج کراتا ہے۔''



مالکن (نوکرانی سے) ''تم دن بدن کام چور ہوتی جا رہی ہو۔ میرا خیال ہے کہ میں دوسری ملازمہ رکھ لوں۔''

نوکرانی بولی: ''خدا آپ کو خوش رکھے۔ ویسے کام بھی دو ملازموں کا ہے۔''

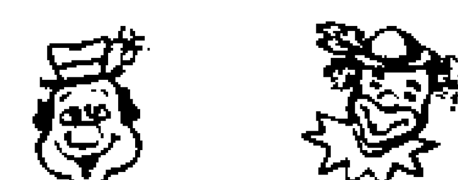


ایک جگہ مکان کے باہر دروازے پر لکھا تھا۔

''ہارمونیم برائے فروخت۔''

قریب ہی ایک اور دروازے پر دوسری تختی آویزاں تھی جس پر لکھا تھا۔

''خدا کا شکر ہے۔''



مریض (ڈاکٹر سے) ''ہائے میں مر گیا۔ رات سے پیٹ میں درد ہے۔''

ڈاکٹر نے کہا۔

''آپ نے بہت زیادہ کھا لیا ہوگا۔''

مریض نے کہا۔

''جی نہیں۔ صرف ایک پلیٹ بریانی کی۔ ایک مرغ مسلم، آٹھ شامی کباب اور ایک پیالہ شوربہ۔''



ٹرین کے ایک ڈبے میں ایک صاحب نے دوسرے سے پوچھا۔

”ر......ر......راول......پ......پنڈی......کک......کتنی دور......ہے۔“

ان صاحب نے انہیں گھورا اور دوسرے آدمی کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔

ان صاحب نے اس سے پوچھا۔

”آپ نے ان کے سوال کا جواب کیوں نہیں دیا؟“

وہ صاحب بولے۔

”ک......ک......کم بخت......م......م......میرا مذاق......اڑاتا......ہے۔“

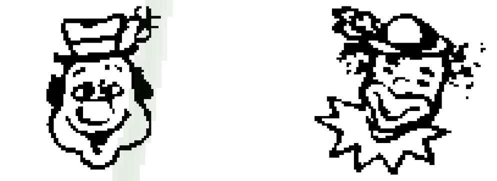


ایک لڑکا دوسرے سے۔”تمہاری تعلیم کیا ہے؟“

دوسرا:”میری تعلیم ایم بی بی ایف ہے۔“

پہلا بولا:”یار! ایم بی بی ایس تو سنا تھا لیکن یہ ایم بی بی ایف کون سی ڈگری ہے؟“

دوسرا:”میٹرک بار بار فیل۔“



ایک بچہ گھبرایا ہوا اپنی امی کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

”امی امی! باہر سیڑھی گر گئی۔

ماں نے بچے کو جھڑک کر کہا۔

”مجھے کیا کہہ رہے ہو، اپنے ابا کو کہو۔“

بچے نے کہا۔

”ابا کو معلوم ہے اور وہ چھت سے لٹک رہے ہیں۔“



”کیا تمہاری بیوی کا پارہ بھی چڑھتا اترتا رہتا ہے؟“

دوست نے آہ بھر کر کہا۔

”نہیں۔ وہ چڑھتا اترتا نہیں، ہمیشہ ایک سو دس پر رہتا ہے۔“



ایک شخص نے دوسرے سے کہا۔

”میرے دوست کی بیوی بھاگ گئی اور دوسرے دن وہ بھی بھاگ گیا۔“

”وہ کیوں؟“

”ڈرتا تھا کہیں وہ واپس نہ آ جائے۔“

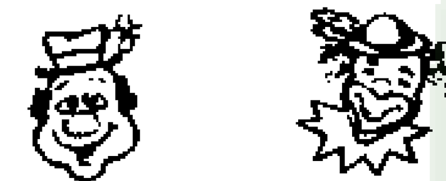


ایک چھوٹے قد کی عورت سے جس کا شوہر بہت ہی لمبا تھا اس کی سہیلی نے پوچھا۔

”تم نے اتنے لمبے آدمی سے شادی کیوں کی؟“

چھوٹے قد کی عورت نے جواب دیا۔

”اس لیے کہ وہ مجھ سے جب بھی بات کرے اپنی گردن جھکا کر کرے اور میں جب بھی بات کروں، گردن اٹھا کر بات کروں۔“



ایک چھوٹی لڑکی نے جس کا باپ جج تھا، بڑے پیار سے پوچھا۔

’ابا جان! آپ میری سالگرہ پر مجھے کیا تحفہ دیں گے؟“

باپ جو کسی مقدمے میں منہمک تھا، بولا”چودہ سال قید با مشقت۔“



ایک عورت کے گھر کسی نے فون کیا۔ جب اس نے ریسیور اٹھایا تو ایک آدمی بولا۔

”السلام علیکم۔“

عورت بولی۔”وعلیکم السلام۔ آپ کو کس سے بات کرنی ہے۔ میں بلی بول رہی ہوں۔“

آدمی نے کہا”میں نے تو بلے کو فون کیا تھا۔ یہ بلی کہاں سے بول پڑی۔“



باپ (بیٹے سے)”کیا تم نے ماچس خریدتے وقت دیکھ لیا تھا کہ ماچس بالکل ٹھیک ہے؟“

”ابا جان! میں نے ساری تیلیاں جلا کر اچھی طرح چیک کی تھیں۔“ بیٹے نے کہا۔



دو دوست رات گئے قوالی سن کر گھر لوٹ رہے تھے۔ ایک نے دوسرے سے کہا۔

''یار! وہ آدمی جو میرے ساتھ بیٹھا تھا، انتہائی بدتمیز تھا۔ قوالی سننے کے لیے آیا تھا مگر ساری رات سوتا اور خراٹے لیتا رہا۔''

دوسرا دوست: ''ہاں یار! واقعی بڑا بدتمیز تھا۔ اتنے زور زور سے خراٹے لے رہا تھا کہ کئی بار اس کے خراٹوں سے میری آنکھ بھی کھل گئی۔''



ایک صاحب دوسرے صاحب سے: ''ٹائم کیا ہوا ہے؟''

دوسرا صاحب: ''دو بجے ہیں۔''

پہلے صاحب کو یقین نہ آیا انہوں نے دوبارہ تصدیق کے لیے پوچھا۔ ''آپ کی گھڑی ریڈیو سے ملی ہوئی ہے؟''

دوسرے صاحب بولے۔ ''جی نہیں، سسرال سے ملی ہوئی ہے۔''



آدمی: ''مجھے ڈاکٹر سے ملنا ہے۔''

ڈاکٹر بولا: ''فرمائیں۔ میں ڈاکٹر ہوں۔ یہاں پریکٹس کرتا ہوں۔''

آدمی نے کہا۔ ''میں اپنے علاج کے لیے حاضر ہوا ہوں۔''

ڈاکٹر نے کہا: ''میں نے عرض کیا ہے میں یہاں پریکٹس کر رہا ہوں۔''

آدمی نے کہا۔ ''مجھے پریکٹس کرنے والا نہیں مجھے تو ایسا ڈاکٹر چاہیے جو میرا علاج کر سکے۔ ورنہ میں طبعی موت مرنا پسند کروں گا۔''



امیدوار: ''یہاں نوکری ملے گی؟''

منیجر (سر پیٹ کر) ''میں تو یہ کہتے کہتے تنگ آ گیا ہوں کہ یہاں کوئی نوکری نہیں ہے۔''

امیدوار بولا: ''تو پھر آپ مجھے اس لیے نوکر رکھ لیں تاکہ میں ہر آنے والے سے کہہ دوں کہ یہاں نوکری نہیں ہے۔''



استاد: ''کیا تم ایسا کام کر سکتے ہو جو دوسرا نہ کر سکے؟''

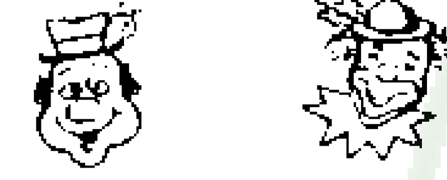
شاگرد بڑے اعتماد سے بولا۔ ''جی ہاں سر! میں اپنا لکھا ہوا پڑھ سکتا ہوں۔''



''میں اپنے بھائی سے تین سال بڑا ہوں۔'' ملا بولا۔

''آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ اپنے بھائی سے تین سال بڑے ہیں؟'' اس آدمی نے پوچھا۔

ملا نے جواب دیا۔ ''گزشتہ سال میں نے اپنے بھائی کو کسی سے یہ کہتے سنا کہ میں اس سے دو سال بڑا ہوں۔ چونکہ اس بات کو ایک سال گزر گیا ہے اس لیے اب میں اس سے تین سال بڑا ہوں۔''



کلاس میں دو لڑکے شور مچا رہے تھے کہ ٹیچر آ گئے۔ سزا کے طور پر ٹیچر نے دونوں کو دو سو بار اپنا نام لکھنے کو کہا۔

ایک لڑکا لکھنے لگا جبکہ دوسرا رونے لگا۔ ٹیچر نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی۔

جواب ملا۔

''سر! اس کا نام صرف ناصر ہے۔ جبکہ میرا نام محمد آغا غیاث لادین محمد اجمل ہے۔''



استاد: ''مرچوں میں کون سا وٹامن ہوتا ہے؟''

شاگرد: ''جناب وٹامن سی۔''

استاد: ''ثابت کرو۔''

شاگرد: ''جناب! مرچیں کھا کر سب سی سی کرتے ہیں۔ بس ثابت ہو گیا کہ مرچوں میں وٹامن سی ہے۔''



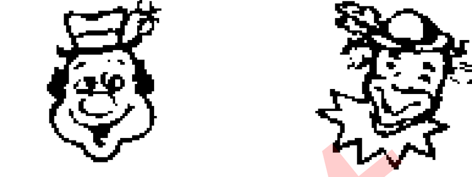
مریض: ''ڈاکٹر صاحب! میں چشمہ اتار کر دیکھتا ہوں تو مجھے ایک کے دو نظر آتے ہیں۔''

ڈاکٹر: ''شکر کرو تمہیں صرف دو نظر آتے ہیں۔ میں تو جب بھی چشمہ اتار کر دیکھتا ہوں ایک کے چار نظر آتے ہیں۔''



ایک بے وقوف: ''یار! بارش کس طرح ہوتی ہے؟''

دوسرا بولا: ''ارے پاگل اتنی سی بات بھی نہیں معلوم کہ جب فرشتے نہاتے ہیں تو سارا پانی آسمان سے زمین پر گرتا ہے۔ وہی بارش ہوتی ہے۔''



ایک شخص اپنے دوست سے طویل عرصہ بعد ملا اور بولا۔

''بھائی! تمہارا وہ طوطا کہاں ہے جو ہر وقت بولتا ہی رہتا تھا؟''

دوست نے جواب دیا۔

''کیا پوچھتے ہو۔ میں نے شادی کی تھی اور طوطا چند ہی روز بعد دل شکستہ ہو کر اڑ گیا تھا۔''

''آخر کیوں؟'' اس نے پوچھا۔

''بے چارہ طوطا باتیں کرنے میں میری بیگم سے ہار گیا تھا۔''



باپ (بیٹے سے) ''بتاؤ کن کن ملکوں میں زیادہ سونا پایا جاتا ہے؟''

بیٹے نے کہا۔

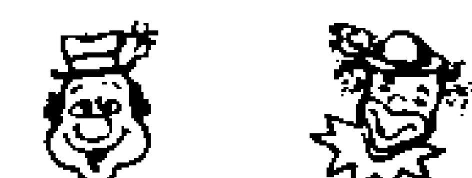
''جن ملکوں میں راتیں لمبی اور دن چھوٹے ہوتے ہیں۔''



بیرا: ''جناب کھانے سے پہلے دام ادا کریں۔''

مسافر: ''وہ کیوں؟''

بیرا: ''اس لیے کہ کل ایک مسافر کھانا کھاتے ہی مر گیا اور مالک نے دام مجھ سے لیے۔''



ماں (بیٹے سے) ''دوائی پی کر اچھل کیوں رہے ہو؟''

بیٹا: ''میں دوائی پینے سے پہلے ہلانا بھول گیا تھا۔ اب اچھل رہا ہوں تا کہ پیٹ میں اچھی طرح مل جائے۔''



ماں (بیٹے سے) ''علی! ذرا اپنے ابو سے کہہ دو کہ بڑا گوشت نہ لائیں۔''

علی: ''امی کوئی بات نہیں لانے دیجئے۔ ہم اسے چھری سے چھوٹا کر لیں گے۔''



ایک آدمی اپنے گھر کے سامنے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ آخر دو تین معززین نے اسے روک کر پوچھا۔

''تم کس مصیبت میں مبتلا ہو؟''

اس نے جواب دیا۔

''تم جاہل کیا جانو۔ میں اس فلسفے پر عمل کر رہا ہوں کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے۔''



ایک آدمی ندی کے پانی میں ڈوبنے لگا تو زور سے چلایا۔

''بچاؤ......بچاؤ۔''

کنارے پر ایک شخص گزر رہا تھا بولا۔ ''کیا آپ کو تیرنا نہیں آتا؟''

ڈوبتے آدمی نے جواب دیا۔ ''جی نہیں، میں نے تیرنا کبھی سیکھا ہی نہیں۔''

راہ گیر نے کہا۔ ''تو سیکھو۔ اس سے اچھا موقع کب ملے گا؟''



دو دوست باتیں کر رہے تھے۔ ایک نے کہا۔

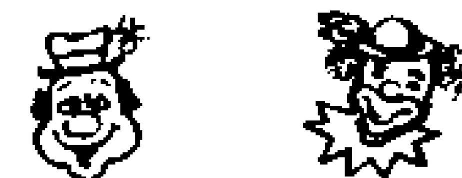
''میرے ابا جان بڑے سخی ہیں۔''

''وہ کیسے؟''

''میرے ابا جان پہلے اَسی آدمیوں کو کھانا کھلا کر بعد میں خود کھاتے ہیں۔''

''وہ کیسے؟''

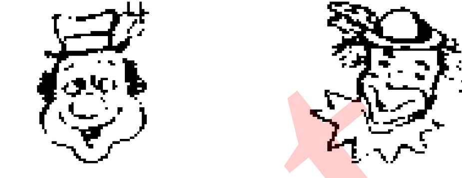
''وہ ہوٹل میں ویٹر ہیں۔''



ایک شخص نے فقیر سے کہا۔

''اگر میں تمہارے ہاتھ میں سو روپے کا نوٹ دوں تو تم کیا کرو گے؟''

فقیر: ''میں فوراً دوسرا ہاتھ آگے کر دوں گا۔''



بیوی (دکاندار سے) ''مجھے شوہر کے لیے کلف لگے کالر چاہئیں۔''

دکاندار: ''نمبر بتایئے۔''

بیوی (سٹپٹا کر) ''نمبر تو خیر مجھے یاد نہیں مگر میرا ہاتھ اس کی گردن پر پورا آتا ہے۔''



جماعت میں بہت شور ہو رہا تھا کہ ماسٹر صاحب آئے اور بولے۔

''تم لوگوں میں شرافت نہیں ہے کیا؟''

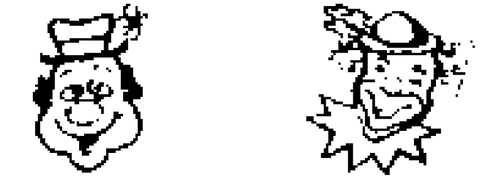
''جی وہ پانی پینے گیا ہے۔'' پیچھے سے آواز آئی۔



ایک روز اکبر بادشاہ نے ملا دو پیازہ سے کہا۔

''جس لفظ کے آخر میں بان ہوتا ہے وہ نہایت شریر اور چالاک ہوتا ہے جیسے ساربان، گاڑی بان وغیرہ۔''

''سچ ہے مہربان۔'' ملا دو پیازہ بولے۔



دو افیمی سڑک کے کنارے بیٹھے تھے اور بڑے سنجیدہ موڈ میں گفتگو کر رہے تھے۔

پہلا اپنے ساتھی سے بولا۔ ''بوجھو میری مٹھی میں کیا ہے؟''

دوسرا بڑی معصومیت سے بولا۔ ''ریل گاڑی کا انجن۔''

پہلا: ''وہ کیسے؟''

''دھواں جو نکل رہا ہے۔'' دوسرا بولا۔



شوہر اور بیوی کو بذریعہ ڈاک کسی فلم کے دو ٹکٹ ملے۔ ان کے ساتھ کسی قسم کی کوئی تحریر نہیں تھی۔ یہاں تک کہ بھیجنے والے کا نام بھی نہیں تھا۔ شوہر اور بیوی کے درمیان بحث شروع ہو گئی۔ شوہر کا کہنا تھا کہ ٹکٹ اس کے کسی دوست نے بھیجے ہیں جبکہ سہیلی کا اصرار تھا کہ یہ ٹکٹ اس کی کسی سہیلی نے بھیجے ہیں۔

آخر دونوں نے فلم دیکھی۔

واپسی پر گھر کا تمام قیمتی سامان غائب تھا اور ایک کاغذ پر لکھا تھا۔

''فلم دیکھنے کا شکریہ۔''



ایک آدمی کتاب ہاتھ میں لیے زور زور سے قہقہے لگا رہا تھا۔

دوسرے آدمی نے پوچھا۔ ''کیا کوئی مزیدار لطیفہ ہے؟''

''ہاں لکھا ہے۔ ہنسنے سے خون بڑھتا ہے۔''



ایک روز ملا بازار گیا تو دیکھا کہ وہاں بڑی تعداد میں پرندے بک رہے تھے۔ ایک ایک پرندے کی قیمت پانچ پانچ سو روپے پڑ رہی تھی۔

ملا نے سوچا کہ میرے پاس جو پرندہ ہے وہ تو ان سے بڑا ہے اور یقیناً اس کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔ اگلے روز وہ اپنی مرغی لے کر بازار پہنچ گیا لیکن کوئی بھی اس کے پچاس روپے بھی دینے کے لیے تیار نہ ہوا۔ ملا کو غصہ آیا اور چیخنے لگا۔

''لوگو! یہ کتنی بے غیرتی کی بات ہے کہ کل تم اس سے کئی گنا چھوٹے پرندے دس گنا قیمت پر خرید رہے تھے۔''



ایک روز ملا نے بازار میں ایک مزدور سے کہا۔

''میرا یہ سامان اٹھا کر لے چلو۔''

''جناب! آپ کا گھر کہاں ہے؟'' مزدور نے پوچھا۔

ملا کو مزدور کی اس بات پر ایک دم غصہ آ گیا۔

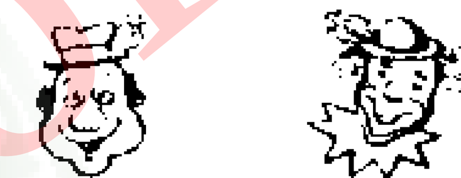
''بدمعاش! تم یقیناً چور ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تمہیں گھر کا پتہ بتا دوں گا۔''



دوست: ''آج میں نے آپ کی دولت مندی کی بہت تعریف کی ہے۔''

نیا دوست: ''مگر کس سے؟''

دوست: ''انکم ٹیکس آفیسر سے۔''



ایک صاحب اپنے دوست کے گھر ملنے گئے۔ ان کے لڑکے نے جو بے حد شریر تھا ان کو کمرے میں لے جا کر بٹھایا۔ تھوڑی دیر بعد اوپر سے شور کی آواز سنائی دی۔

دوست نے لڑکے سے پوچھا۔

''اوپر شور کیسا ہے؟''

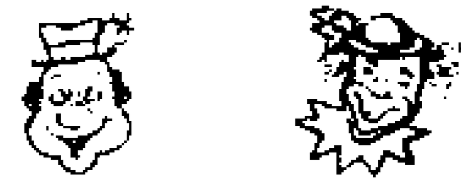
لڑکے نے کہا۔

''کچھ نہیں، امی منے کی پتلون فرش پر پٹخ رہی ہے۔''

''مگر پتلون پٹخنے سے ایسی آواز پیدا نہیں ہوتی۔'' دوست نے کہا۔

لڑکے نے لاپرواہی سے کہا۔

''ممکن ہے منا بھی پتلون کے اندر ہی ہو۔''



پپو (امی سے) ''اس بوتل میں کون سا تیل ہے؟''

ماں: ''اس میں تیل نہیں گوند ہے۔''

پپو: ''تبھی تو میں کہوں کہ میری ٹوپی کیوں نہیں اتر رہی ہے؟''



دادا: ''بیٹے صبح سویرے اٹھا کرو۔ اس کے بڑے فائدے ہیں۔ دیکھو جو چڑیاں صبح سویرے اٹھتی ہیں انہیں کیڑے مکوڑے کھانے کو مل جاتے ہیں۔''

پوتے نے کہا۔

''جو کیڑے صبح سویرے اٹھتے ہیں انہیں صبح سویرے اٹھنے کی سزا بھی تو ملتی ہے۔''



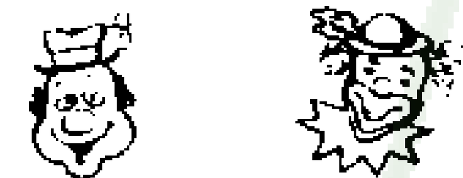
ایک عربی سے جو شہر بصرہ سے تھا لوگوں نے پوچھا۔

''کہاں سے آ رہے ہو؟''

''گرم ملک سے۔''

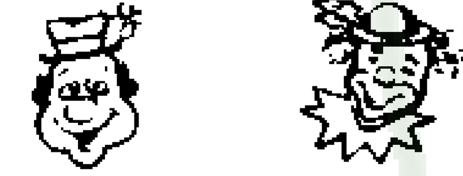
''وہاں پر کس کام پر لگے تھے؟''

''پسینہ پونچھنے پر۔'' عربی نے جواب دیا۔



بیٹے نے باپ سے کہا۔ ''میں کھڑکی کے قریب کھڑا گانا گا رہا تھا تو کسی نے ایک جوتا پھینکا۔''

''ٹھیک ہے۔'' باپ نے کہا۔ ''ایک گانا اور گاؤ تاکہ دوسرے پیر کا جوتا بھی آ جائے۔''

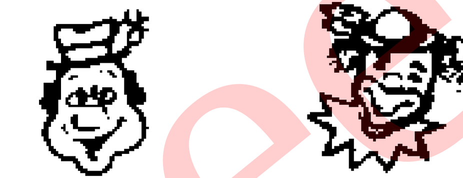


ایک شخص سے جب اس کے پڑوسیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے بڑی خوش دلی سے جواب دیا۔

''میرے پڑوسی بہت اچھے ہیں۔ وہ ہمیشہ پرامن رہتے ہیں۔''

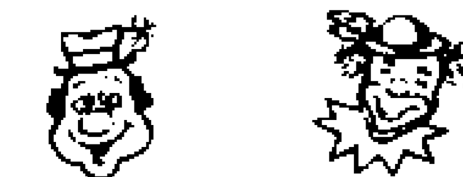
''پھر آپ نے یہ رائفل کیوں رکھ چھوڑی ہے؟'' پوچھنے والے نے دوسرا سوال کیا۔

''پڑوسیوں کو پرامن رکھنے کے لیے۔''



عمران (کامران سے) اگر آدھی رات کو آنکھ لگ جائے اور گھڑی بند ہو تو وقت کیسے معلوم ہوگا؟''

کامران: ''یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ بس زور زور سے گانا شروع کر دو۔ پڑوس سے آواز آئے گی۔ یہ رات کے دو بجے کیا تکلیف شروع ہوگئی۔''



ایک خوبصورت سیکرٹری سے اس کی سہیلی نے پوچھا۔

''کیا تمہارا افسر ٹہل ٹہل کر تم سے خطوں کے جواب لکھواتا ہے؟''

سیکرٹری بولی۔

''خدا نہ کرے۔ اس طرح میں اس کی گود سے گر نہ پڑوں گی؟''



ایک پاگل: ''یار حیرت کی بات ہے کہ انڈے میں سے چوزہ کیسے نکل آتا ہے؟''

دوسرا پاگل بولا۔

''اس سے زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ چوزہ انڈے میں داخل کیسے ہو جاتا ہے۔''



ایک نوکر اپنے مالک سے بولا۔

''صاحب! آج کچہری میں دو دس دس کے نوٹ ملے ہیں۔''

مالک بولا: ''ارے وہ نقلی ہیں۔''

نوکر بولا: ''جی ہاں، مجھے معلوم ہے وہ نوٹ نقلی ہیں۔ اسی لیے تو بتایا ہے۔''



ایک آدمی نوکری کی تلاش میں ایک شخص کے پاس پہنچا۔ اس شخص نے پوچھا۔

''کھانا پکانا جانتے ہو؟''

''جی ہاں۔''

''کار چلانا جانتے ہو؟''

''جی ہاں۔''

''جھوٹ بولنا جانتے ہو؟''

اس پر نوکر نے جواب دیا۔ ''تمہارا کیا خیال ہے، ابھی تک میں کیا کر رہا ہوں۔''



ایک صاحب نجومی کے پاس گئے اور اس سے اپنی قسمت کا حال پوچھنے لگے۔ نجومی نے ہاتھ دیکھ کر کہا۔

''تمہاری قسمت میں پانچ سال تک دکھ ہے۔''

''اور پانچ سال بعد کیا ہوگا؟'' وہ صاحب بولے۔

نجومی پھر بولا۔

''پانچ سال مزید دکھ ہے۔''

''اس کے بعد کیا ہوگا؟''

''اس کے بعد تم دکھ سہنے کے عادی ہو جاؤ گے۔''



ایک دوست (دوسرے دوست سے) اس شہر میں زیادہ تر ایسی لڑکیاں رہتی ہیں جو شادی نہیں کرنا چاہتیں۔''

دوسرا دوست بولا۔

''مگر تمہیں کیسے پتہ چلا؟''

اس پر پہلا دوست بولا۔

''میں ان سے اپنے لیے پوچھ چکا ہوں۔''



مائیکل فیراڈے نے اپنے زیر تربیت شاگرد کو ہتھوڑی بنانے کا حکم دیا۔ شاگرد کو کوئی اندازہ نہیں تھا کہ ہتھوڑی کس طرح بنائی جاتی ہے۔ اس نے استاد کی نظروں میں سرخرو ہونے کے لیے بازار سے ایک ہتھوڑی خرید کر استاد کی خدمت میں پیش کی۔

''بہت خوب'' فیراڈے ہتھوڑی دیکھتے ہی سمجھ گیا۔ لہٰذا مسکرا کر بولا۔ ''ایسی پچاس ہتھوڑیاں اور تیار کرو۔''

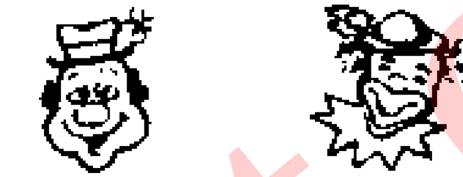


استاد (شاگرد سے) بتائیے پاکستانی اسٹوڈنٹس میں سب سے زیادہ کس چیز کی کمی ہے۔

شاگرد! جناب چھٹی کے لیے اچھے بہانے کی۔

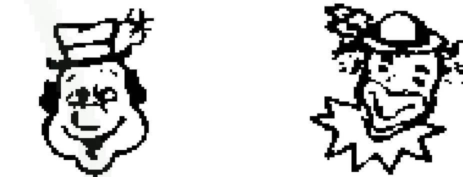


(استاد شاگرد سے) سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ شاگرد! جناب چار موسم! استاد شاباش بیٹے۔ کون کون سے ہیں۔ نام بتایئے؟ شاگرد نمبر 1 الیکشن، نمبر 2 ہڑتال، نمبر 3 گیم ڈے، نمبر 4 امتحانات۔



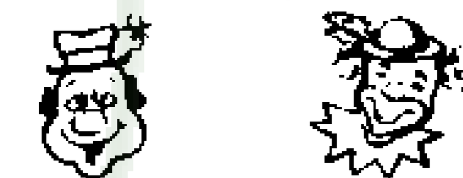
ایک دن ساجد اسکول دیر سے پہنچا تو استاد نے پوچھا یہ کوئی وقت ہے آنے کا، تم کہاں تھے تو ساجد نے جواب دیا جناب میں آرہا تھا کہ ٹرین آگئی میں ٹرین کے نیچے سے آیا ہوں اس لیے دیر ہوگئی۔

استاد نے حیران ہوکر پوچھا تم زندہ کیوں ہو، ساجد جناب میں پل کے نیچے تھا۔



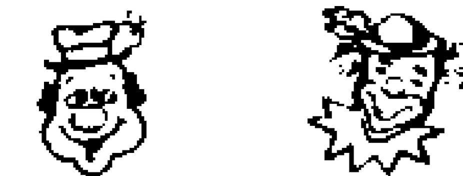
ڈاکٹر مریض سے: تمہاری نبض تو گھڑیوں کی طرح باقاعدگی سے چل رہی ہے۔

مریض: آپ کی انگلیاں میری گھڑی پر ہی تو ہیں۔



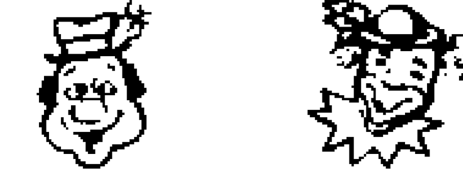
ایک ماں نے اپنے بچے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ یاد رکھو بیٹا ہم اس دنیا میں دوسروں کی بھلائی کے لیے آئے ہیں۔ بچے نے تھوڑی دیر سوچا پھر بولا۔

اور امی دوسرے یہاں کس لیے آئے ہیں۔



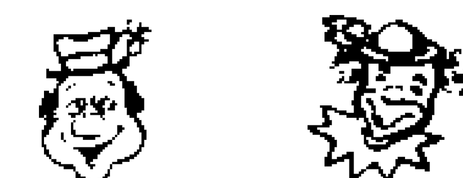
ڈاکٹر مریض کے معائنے کے لیے اس کے گھر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ بچوں کے شوروغل کی وجہ سے کمرے میں ہنگامہ ہورہا ہے۔ ڈاکٹر نے یہ صورتحال دیکھی تو مریض سے بولا۔

محترم! آپ کو مکمل آرام کی ضرورت ہے میری رائے یہ ہے کہ آپ کل سے اپنا دفتر جوائن کرلیں۔



جج (ملزم سے) ''تم نے بٹوا چرا کر اسے مارا پیٹا کیوں؟''

ملزم! ''جناب! اس لیے کہ بٹوا خالی تھا۔''



استاد (شاگرد سے) اچھا یہ بتاؤ، دن میں تارے کیوں نظر نہیں آتے؟

شاگرد: جناب وہ رات بھر جاگتے ہیں اس لیے دن میں سونے چلے جاتے ہیں۔



بچہ: (اپنے دوست سے) میرے دادا اتنے بہادر تھے کہ انہوں نے ایک جنگ میں ایک آدمی کی ٹانگ کاٹ دی۔

دوسرا بچہ: ٹانگ کیوں کاٹی؟ گردن کیوں نہیں کاٹی۔

پہلا بچہ: کیونکہ گردن پہلے ہی کسی نے کاٹ دی تھی۔



بادشاہ (مزدور سے) کیا تو نے میرا مقبرہ تیار کرلیا۔

مزدور: جی بادشاہ سلامت۔

بادشاہ: اس میں کسی چیز کی کمی تو نہیں؟

مزدور (ادب سے) بس آپ کی کمی ہے حضور۔



گاہک: اس بھینس کی قیمت دس ہزار بہت زیادہ ہے اس کی تو ایک آنکھ بھی نہیں ہے۔

مالک: آپ کو اس کا دودھ دوہنا ہے یا اس سے کشیدہ کاری کرانی ہے۔



بھکاری: اللہ کے نام پر دو بابا۔

بچی: میں تمہیں بابا نظر آتی ہوں۔

بھکاری: اللہ کے نام پر دو بیٹا۔

بچی: میں تمہیں بیٹا نظر آتی ہوں۔

بھکاری: اللہ کے نام پر دو بیٹی۔

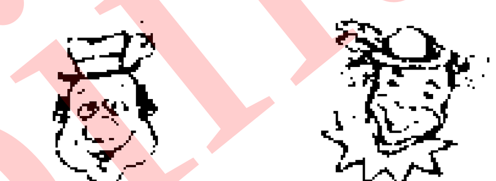
بچی: میرا نام رقیہ ہے۔

بچی (خوش ہوکر) ہاں، یہ ہوئی نا بات۔ جاؤ معاف کرو بابا۔



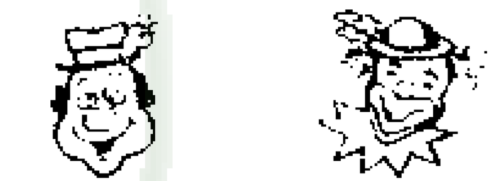
آسیہ جو اپنی کنجوسی کی وجہ سے اسکول بھر میں مشہور تھی، اس کی صرف دو سہیلیاں تھیں۔ ایک دن آسیہ نے ایک ٹافی خریدی اور ٹافی کے تین ٹکڑے کیے جس میں سے بڑا حصہ خود رکھ لیا اور باقی دو اپنی دونوں ''سہیلیوں'' کو دیئے، جس پر انہوں نے شکریہ ادا کیا تو آسیہ نے بڑی ادا سے کہا۔ ارے بھئی ہمارے ساتھ رہو گی تو یونہی عیش کرو گی۔

دوسرے دن اسی لڑکی نے اپنی دوستوں کو ٹوفی کھانے کا پوچھا تو اس میں سے ایک لڑکی نے کہا (جو ٹافی والا معاملہ دیکھ چکی تھی) نہیں ایسے عیش نہیں کرتے۔



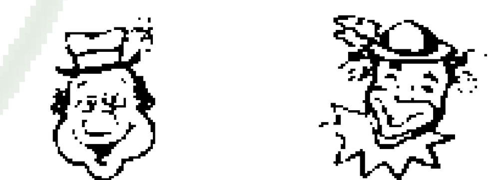
استاد (شاگرد سے) ''میں تم سے اتنی دیر سے سوال کا جواب پوچھ رہا ہوں تم جواب کیوں نہیں دیتے۔''

شاگرد (معصومیت سے) ''میری امی منع کرتی ہیں کہ بڑوں کے سامنے جواب نہیں دینا چاہیے۔''



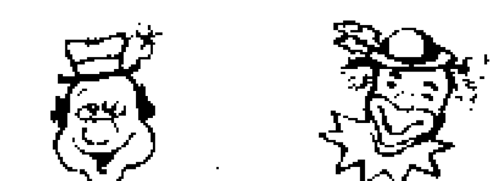
ایک پرچے میں سوال آیا کہ پینٹر کسے کہتے ہیں۔

ایک بچے نے بڑا مدلل جواب دیا کہ میرے خیال میں پینٹر ''پ'' سے شروع ہوتا ہے اور پینٹ بھی ''پ'' سے اس لیے مجھے لگتا ہے کہ پینٹ پہننے والے کو پینٹر کہتے ہیں۔



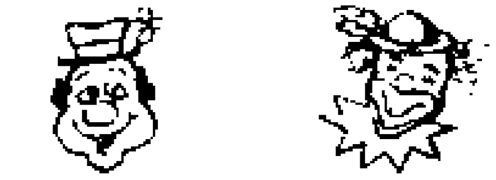
استاد شاگرد سے: ''وہ گیا اور ایسا گیا کہ بس گیا ہی گیا'' کو انگریزی میں ترجمہ کرو۔

شاگرد: He went اور ایسا Went کہ بس Went ہی Went۔



ایک دفعہ چند لڑکوں کا ایک انگریز سے سامنا ہوا۔ ایک لڑکے نے انگریزی میں باتیں کرنا شروع کیں۔ انگریز نے اسے تھپڑ دے مارا۔

دوسرے لڑکوں نے مارنے کی وجہ پوچھی تو انگریز نے جواب دیا۔ اس لیے مارا کہ اتنی انگریزی آتی ہے تو امریکہ کیوں نہیں آتے؟



بیٹا (باپ سے) ''ابو میرے سینگ کیوں نہیں ہیں؟''

باپ: ''کیوں بیٹے؟''

بیٹا: ماسٹر صاحب کہتے ہیں تم اللہ میاں کی گائے ہو۔



ایک بچہ دوسرے بچے سے (خوش ہو کر) ''میں نے سنا ہے کہ تم دوسرے بچوں سے یہ کہتے ہو کہ میں بہت ذہین اور عقلمند ہوں؟''

دوسرا بچہ: ''ارے بھائی! تمہیں تو پتہ ہے مجھے جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔''



استاد نے شاگرد سے پوچھا۔ آج تم نے کوئی نیک کام کیا۔ لڑکے نے جواب دیا۔ جی ہاں آج بس میں ایک عورت سوار ہوئی ٹکٹ لینے لگی تو پتا چلا کہ اس کا پرس کہیں گر گیا ہے۔ استاد نے خوش ہو کر کہا تم نے اپنی جیب سے ٹکٹ کے پیسے دے دیئے ہوں گے۔ شاگرد بولا نہیں، میں نے اسے پیدل چلنے کا طریقہ بتا دیا تھا۔



شاگرد (استاد سے) جناب آپ نے مجھے حساب میں صفر دیا ہے، سخت پریشان ہوں۔

استاد: میں اس لیے پریشان ہوں کہ اس سے نیچے کوئی اور ہندسہ نہیں جو میں تمہیں دیتا۔



ماں منے سے: بیٹا جاؤ ذرا ہمسائے سے چمچ مانگ کر لاؤ۔

بیٹا: ماں انہوں نے دینے سے انکار کر دیا ہے۔

ماں: یہ لوگ بھی دن بدن کنجوس ہو گئے ہیں، جاؤ الماری سے اپنا نکال لاؤ۔



بیٹا: ماں ماں، دس روپے دینا باہر فقیر کو دینے ہیں۔

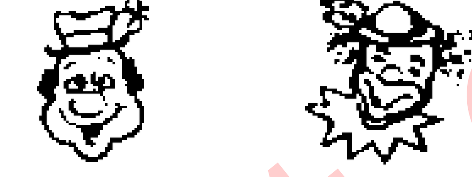
ماں: کہاں ہے فقیر؟

بیٹا: وہ گلی کے کونے میں کھڑا قلفیاں بیچ رہا ہے۔



استانی نے ایک بچی سے گھر کے کام کی کاپی لی اور اسے دیکھنا شروع کیا، اس میں بہت زیادہ غلطیاں تھیں، ہنس کر کہنے لگیں "تم اکیلی نے اتنی ساری غلطیاں کیسے کر لیں؟"

بچی نے معصومیت سے جواب دیا۔ "مس! بھائی جان نے بھی میری مدد کی تھی۔"



استاد (شاگرد سے) تم نے ہوائی جہاز پر مضمون کیوں نہیں لکھا؟

شاگرد: میں مضمون لکھنے ہی والا تھا کہ جہاز اڑ گیا۔



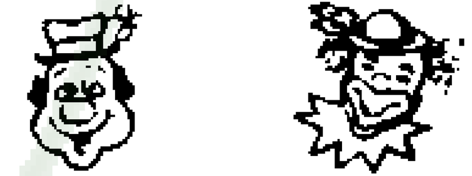
وکی: سنا ہے تمہاری مرغی سائیکل کے نیچے آ گئی تھی، مری تو نہیں؟

شانی: نہیں بچ گئی مگر اب انڈے ٹوٹے ہوئے دینے لگی ہے۔



مالک (نوکر سے) تمہیں آئے ہوئے ابھی چار دن بھی نہیں ہوئے اور تم نے پیالیاں توڑ دی ہیں۔

نوکر: جناب آپ ہی نے تو کہا تھا کہ آپ کو ایک مضبوط قسم کا نوکر چاہیے۔



ماں نے اپنے بچے سے کہا۔ "دیکھو راجو! تم ہمیشہ برے بچوں کے ساتھ کھیلتے ہو، اچھے بچوں کے ساتھ نہیں کھیلتے۔"

یہ سن کر راجو نے کہا۔ "کیا کروں امی! اچھے بچوں کی ماؤں نے اپنے بچوں کو میرے ساتھ کھیلنے سے منع کیا ہے۔"



پروفیسر: میں نے مینڈک کو چیر پھاڑ کر ایک ایک حصے کی وضاحت کر دی ہے۔ اگر تم یہی عمل کسی انسان پر کرو تو تمہیں کیا ملے؟

طالب علم: جی پھانسی۔



ابتدائی طبی امداد کی کلاس میں ڈاکٹر نے ایک زیر تربیت نرس سے پوچھا۔

"اگر تمہارے پاس کسی زخمی کو لایا جائے جس کے سر پر زخم ہو اور اس سے بری طرح خون بہہ رہا ہو تو خون بند کرنے کے لیے تم کیا کرو گی۔"

"میں اس کی گردن پر کس کر پٹی باندھ دوں گی" نرس نے جواب دیا۔



ماسٹر صاحب "بے وقوف انسان کے سوالوں کا جواب بڑے سے بڑا عقلمند بھی نہیں دے سکتا۔"

"بالکل ٹھیک فرمایا آپ نے۔ اس وجہ سے اس نے کل آپ کے سوالوں کے جوابات نہیں دیئے تھے۔"



استاد (شاگرد کے باپ سے) "آپ کے بیٹے کو پڑھنے کا بالکل شوق نہیں۔"

باپ: "ماسٹر صاحب یہ بات غلط ہے، اگر میرے بچے کو پڑھنے کا شوق نہ ہوتا تو ہر کلاس میں تین تین سال کیوں لگاتا؟"



دو ہم شکل بھائی بیٹھے تھے ان میں سے ایک ہنس رہا تھا اور دوسرا چپ تھا، ان کے ابو کمرے میں آئے اور بیٹے سے ہنسنے کی وجہ دریافت کی۔

بیٹے نے کہا: "امی نے آج دو مرتبہ وسیم کو نہلایا ہے۔"



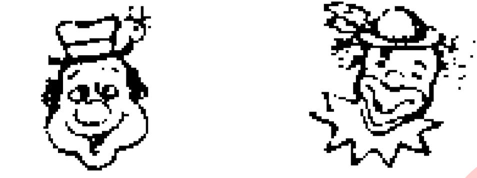
بیٹا (ماں سے) "امی امی! آج میں نے ٹیسٹ میں نمبر لیے ہیں، لیکن سارے لڑکوں کو انڈے ملے ہیں۔"

ماں (بیٹے سے) "تم نے نمبروں کو کیا کرنا تھا، کم از کم انڈا ہی لے آتے صبح کا ناشتہ تو ہو جاتا۔"

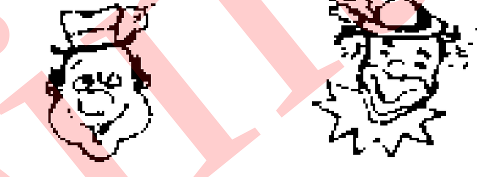


باپ نے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا بیٹا! میری نصیحت یاد رکھو، کبھی شادی نہ کرنا۔

سعادت مند بیٹے نے وعدہ کیا ضرور ابو! میں اپنے بیٹے کو بھی یہی نصیحت کروں گا۔



حکیم (مریض سے) میں تمہیں ایسی دوا دوں گا کہ تم جوان ہو جاؤ گے۔ بوڑھا مریض! نہ نہ حکیم صاحب خدا کے لیے ایسا مت کرو ورنہ میری پنشن بند ہو جائے گی۔



ایک آرٹسٹ نے اپنے شاگردوں سے پوچھا! تم لوگ کل کہاں غائب تھے؟

شاگرد: ہم آرٹ گیلری میں آپ کی تصویریں دیکھنے گئے تھے۔

آرٹسٹ: خوب! تم نے دوسری تصویروں کے مقابلے میں میری تصویریں کیسی پائیں؟

شاگرد: ہم صرف آپ کی تصویریں دیکھ سکے۔ دوسری تصویریں دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔

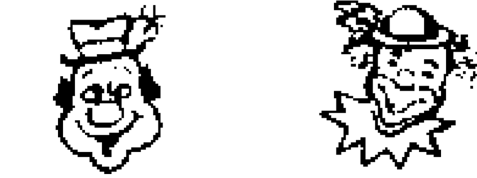
آرٹسٹ: کیوں؟

شاگرد: جی وہاں رش بہت تھا۔



ڈاکٹر: (مریض سے) آپ کو کیا بیماری ہے؟

مریض: جناب میں جب چلتا ہوں تو میرا سایہ میرے پیچھے آتا ہے۔ ہنستا ہوں تو دانت باہر نکل آتے ہیں اور جب کوئی مارتا ہے تو چوٹ لگتی ہے۔



گاہک (بیرے سے) یہ خراب سالن میں نہیں کھاؤں گا، اپنے منیجر صاحب کو بلاؤ۔

بیرا: جناب منیجر صاحب کو بلانا فضول ہے۔ وہ بھی نہیں کھائیں گے۔



منا: امی میں سکول نہیں جاؤں گا۔

امی: مگر کیوں بیٹا؟

منا: کل ہی ماسٹر صاحب نے کہا تھا کہ روز روز کہیں آنے جانے سے قدر کم ہو جاتی ہے۔



گاہک (دوکاندار سے) یہ سموسہ کتنے کا ہے؟

دوکاندار: چار روپے کا۔

گاہک: اور چٹنی؟

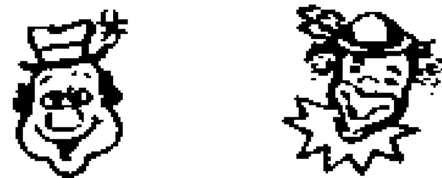
دوکاندار: چٹنی مفت

گاہک: اچھا تو پھر مجھے چٹنی ہی دے دو۔



جج (ملزم سے) میں پوچھتا ہوں تم نے اس آدمی کی جیب میں ہاتھ کیوں ڈالا؟

ملزم: جناب سردی سے میرا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ مٹھی گرم کرنے کے لیے میں نے اس کی جیب میں ہاتھ ڈالا تھا۔

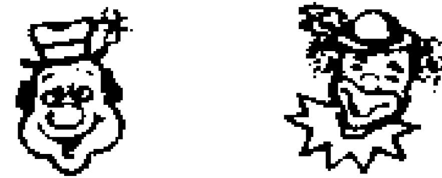


ایک دفعہ آدمی کو شور مچانے پر محفل سے نکال دیا گیا۔ لوگوں نے کہا:

یار بڑی شرم کی بات ہے کہ تم کو بھری محفل سے نکال دیا گیا۔

اس شخص نے بہت ہی اطمینان سے جواب دیا:

یہ تو چھوٹی سی محفل ہے، مجھے تو بڑی بڑی محفلوں سے نکال دیا گیا۔



مریض ڈاکٹر کے پاس پہنچا اور کراہتا ہوا بولا:

ڈاکٹر صاحب! کل سے دانت میں سخت درد ہے۔

ڈاکٹر نے کہا: ذرا منہ کھولیے تاکہ میں آپ کا دانت دیکھ سکوں۔

مریض نے بے تحاشا منہ کھول دیا۔ ڈاکٹر یہ دیکھ کر مسکرایا اور بولا:

بے شک آپ اتنی بے تکلفی سے منہ نہ کھولیں میں ہمیشہ باہر کھڑے ہو کر ہی معائنہ کرتا ہوں۔



استاد (شاگرد سے) کیا تم نے کبھی الو دیکھا ہے؟

شاگرد نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے آنکھیں نیچے کر یں۔

استاد (غصے سے) نیچے کیا دیکھ رہے ہو، میری طرف دیکھو۔

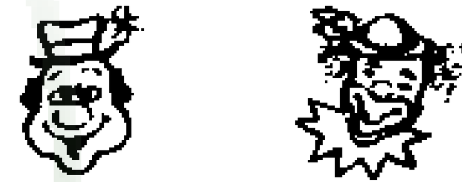


اکبر الہ آبادی کے پاس ایک شخص آیا بولا:

میں نے جوتوں کی دوکان کھولی ہے کوئی شعر کہہ دیجئے۔

اکبر الہ آبادی نے فی البدیہہ یہ شعر کہا۔

شو میکری کی ہم نے کھولی ہے دوکان
آج روٹی کو ہم کمائیں گے جوتوں کے زور سے



جج (گواہ سے) کیا تم نے گولی کو بندوق کی نالی سے نکلتے دیکھا تھا؟

گواہ: نہیں جناب! صرف آواز سنی تھی۔

جج: ناکافی شہادت۔ بیٹھ جاؤ۔

گواہ پیچھے سیٹ پر بیٹھنے کو مڑا اور معاً زور سے ہنس دیا۔

جج: تمہیں توہین عدالت کے جرم میں سزا ہوگی۔

گواہ: کیا آپ نے مجھے ہنستے ہوئے دیکھا؟

جج: نہیں صرف آواز سنی تھی۔

گواہ: ناکافی شہادت مائی لارڈ۔



دو ٹرک ڈرائیور عجائب گھر دیکھنے گئے۔ وہاں ایک انسانی ڈھانچہ رکھا ہوا تھا۔ جس پر لکھا ہوا تھا۔ B.C 1753 اسے دیکھ کر ایک ڈرائیور بولا۔ ''میرا خیال ہے کہ یہ شخص کسی ٹرک سے کچل کر مرا تھا۔''

''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' دوسرا بولا۔ ''اور جس ٹرک سے کچلا گیا تھا اس کا نمبر بھی لکھا ہے۔''



ایک دوست نے دوسرے سے کہا۔ بھئی آج میں نے ایک بچے کو بکری کے تھن سے منہ لگا کر دودھ پیتے دیکھا۔

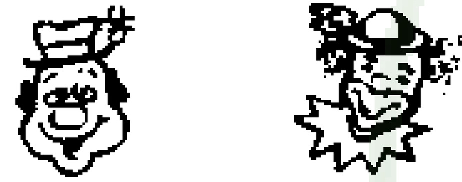
دوسرا دوست (حیرت سے) ''وہ کس کا بچہ تھا۔''

پہلا دوست: (معصومیت سے) بکری کا۔



ڈاکٹر نے مریض سے پوچھا۔ وہ گولی جو میں نے تمہیں کھانا ہضم کرنے کے لیے دی تھی کیا اس سے کھانا ہضم ہوا۔

جی ہاں، مریض نے جواب دیا۔ کھانا تو ہضم ہو گیا اب اس گولی کو بھی ہضم کرنے کے لیے کوئی دوا دیجئے۔



فلم پروڈیوسر نے نئے ہیرو سے پوچھا ''کیا آپ کو ہمارا بھیجا ہوا چیک مل گیا؟

''جی ہاں! دو مرتبہ۔'' ہیرو نے جواب دیا۔

پروڈیوسر نے حیرت سے پوچھا۔ ''دو بار کیسے؟''

''ایک بار آپ نے بھیجا اور دوسری مرتبہ بینک نے۔''



فقیر نے دائیں ہاتھ کا کاسہ سامنے کرتے ہوئے ایک راہگیر سے کہا ''بابا خدا کے نام پر ایک روپیہ دیئے جا تیرے بچے جئیں تجھے حج نصیب ہو۔''

راہگیر نے کاسے میں روپیہ ڈالتے ہوئے پوچھا ''یہ تم نے دو کاسے کیوں رکھ چھوڑے ہیں؟''

''کاروبار ترقی پر ہے۔'' فقیر نے جواب دیا۔ میں نے پچھلے ہفتے سے ایک برانچ آفس کھول لیا ہے۔''



سر کے بالوں کے سلسلے میں حفیظ جالندھری صاحب فارغ البال ہیں۔ کسی خوش فکر دوست نے ان سے کہا ''حفیظ صاحب سر کے بال نہ ہونے سے کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی؟''

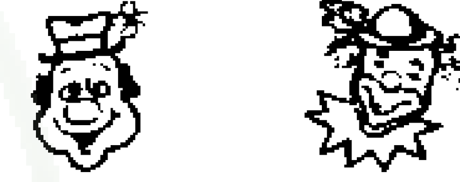
"تکلیف تو خیر کیا ہوتی۔ حفیظ صاحب نے سبب دیا۔ البتہ وضو کرتے وقت یہ معلوم نہیں ہوتا کہ منہ کو کہاں تک دھونا ہے۔"



ایک گائیڈ کسی سیاح کو چڑیا گھر لے گیا۔ گھومتے پھرتے وہ ایک ایسے پنجرے کے پاس پہنچے جس میں ایک چیتے کے ساتھ ساتھ ایک بھیڑ کا بچہ بھی بند تھا۔

"سخت تعجب کی بات ہے۔" سیاح نے حیرت سے کہا "تم لوگوں نے یہ معجزہ کیسے کر دکھایا؟"

"بڑی معمولی سی بات ہے۔" گائیڈ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ "ہم اس پنجرے میں ہر صبح ایک نیا بھیڑ کا بچہ رکھ دیتے ہیں۔"

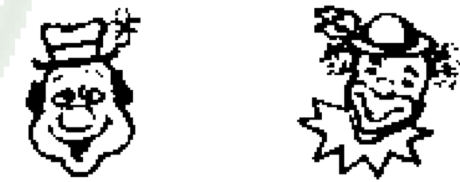


"کیا مکینک نے تمہیں سب کچھ سمجھا دیا ہے؟" کام ختم ہونے کے بعد فورمین نے نئے ہیلپر سے پوچھا جس کا آج پہلا دن تھا۔

"جی ہاں جناب! اس نے مجھے اچھی طرح سمجھا دیا ہے۔" ہیلپر نے جواب دیا۔

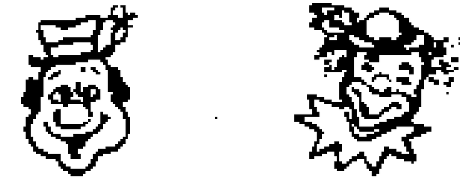
"بہت خوب۔" فورمین خوش ہوا۔ "کیا کیا بتایا تھا۔"

"جناب! اس نے کہا تھا کہ جب میں آپ کو آتا دیکھوں تو اسے فوراً جگا دوں۔"



ایک سہیلی۔ دیکھو یہ خوبصورت انگوٹھی میری انگلی میں کتنی فٹ ہے۔ یہ وسیم نے تحفے میں دی ہے۔

دوسری سہیلی: یہ میری انگلی میں قدرے تنگ تھی۔ چلو اچھا ہوا تمہاری انگلی میں فٹ آ گئی۔



فرائی مچھلی کے ایک ہوٹل پر سائن بورڈ تھا۔ "پرائی مچھلی۔"

کھانے کے بعد میں نے منیجر کو اس غلطی کی طرف متوجہ کیا "آپ اس کی اصلاح کیوں نہیں کراتے؟"

"اس غلطی کی وجہ سے۔" اس نے کہا "آپ جیسے گاہک اندر آ جاتے ہیں۔"



ٹی وی پر کشتی کا پروگرام آ رہا تھا۔ ایک شخص خوب اچھل اچھل کر داد دے رہا تھا۔ "واہ بھئی واہ کیا مضبوطی ہے۔"

ساتھ بیٹھے ہوئے دوسرے شخص نے کہا "یہاں بڑی کسرت کرنی پڑتی ہے۔ جب جسم میں ایسی مضبوطی آتی ہے۔"

پہلے شخص نے تیوری چڑھا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ "میں جسم کی نہیں انڈر ویرز کی مضبوطی کی بات کر رہا ہوں۔"



مریض: (دانت کے ڈاکٹر سے) ڈاکٹر صاحب آپ کئی دنوں سے میرے دانت نکال رہے ہیں اور ہمیشہ غلط دانت نکال دیتے ہیں۔

ڈاکٹر: آج یقیناً صحیح دانت نکالنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

مریض: وہ کیسے؟

ڈاکٹر: اس لیے کہ آپ کے منہ میں اب صرف ایک دانت ہی رہ گیا ہے۔



جج (ملزم سے) "تم نے اس آدمی کے منہ پر گھونسا کیوں مارا؟"

ملزم: "جناب اس نے آج سے دو سال پہلے مجھے گینڈا کہا تھا۔"

جج: "اگر دو سال پہلے کہا تھا تو اب مارنے کا کیا جواز تھا؟"

ملزم: "جناب میں نے آج ہی گینڈا دیکھا ہے۔"



"کیا تم موت کے بعد زندگی پر یقین رکھتے ہو؟" مالک نے آفس بوائے سے سوال کیا۔

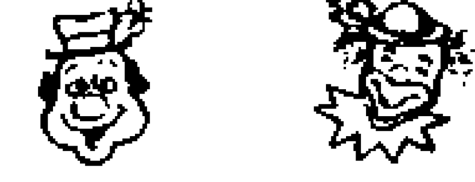
"ہاں جناب! بالکل۔"

"آہ کل جب تم اپنے دادا کے جنازے میں شرکت کے لیے گئے ہوئے تھے تو وہ تمہاری تلاش میں یہاں آئے تھے۔"



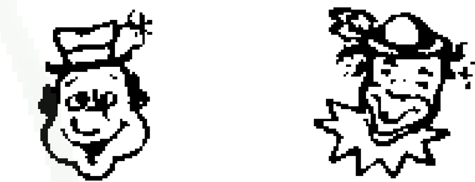
شوہر (بیوی سے) کھانا تیار ہوا یا نہیں؟

بیوی: دو گھنٹے سے تو کہہ رہی ہوں ’’دو منٹ میں تیار ہوا جاتا ہے۔



جارج کلب سے نکلا اور گنگناتا ہوا اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔ راستے میں ایک ویران سی سڑک پر ایک آدمی اچانک اس کے سامنے آ گیا اور گڑگڑاتا ہوا بولا۔

’’جناب! میری کچھ مدد کیجئے۔ میں غریب آدمی ہوں اور صبح سے بھوکا ہوں۔‘‘ پھر یکا یک اس نے جیب سے ایک ریوالور نکال لیا اور اس کی نال کا رخ جارج کے سینے کی طرف کرتا ہوا بولا ’’یقین کیجئے جناب اس ریوالور کے سوا میرے پاس اور کچھ نہیں ہے۔‘‘



خود فراموش پروفیسر ہوٹل میں مقیم تھا۔ چند روز بعد وہ ہوٹل چھوڑ گیا۔ اسٹیشن پر پہنچا تو اسے اچانک یاد آیا کہ اس کی چھتری تو ہوٹل کے کمرے ہی میں رہ گئی ہے چنانچہ وہ واپس پلٹا۔

اس وقت تک ہوٹل کا کمرہ دوسرے مسافر کو دیا جا چکا تھا۔ پروفیسر نے دروازہ کھولا تو اس کے کانوں میں کسی کی محبت بھری آواز آئی ’’تم کس کی زندگی ہو؟ کیتھرین۔‘‘

جواب میں ایک نسوانی آواز نے کہا ’’میں تمہاری ہوں۔‘‘

سوال کیا گیا۔ ’’یہ پیارے پیارے ہاتھ کس کے ہیں؟‘‘

جواب ملا۔ ’’تمہارے ہی تو ہیں؟‘‘

پوچھا گیا ’’اور یہ سڈول بانہیں؟‘‘

’’تمہاری ہیں۔‘‘

’’اور یہ نشیلی آنکھیں؟‘‘

’’تمہاری ہیں تمہاری ہیں‘‘ نسوانی آواز نے جواب دیا۔

’’اور یہ ستواں ناک اور یہ ہونٹوں کی پنکھڑیاں اور یہ......‘‘

’’جب تم کونے میں رکھی ہوئی چھتری تک پہنچو۔‘‘ پروفیسر نے بات کاٹ کر کہا ’’تو یاد رکھنا، وہ صرف اور صرف میری ہے۔‘‘



ڈاکٹر نے ہپی مریض کا معائنہ کیا اور بولا یہ لو اور اسے دن میں تین مرتبہ پانی کے ساتھ استعمال کرو۔

’’یہ کیا ہے‘‘ ہپی نے سوال کیا۔

ڈاکٹر نے جواب دیا ’’صابن۔‘‘



ایک محترمہ ڈاکٹر کے پاس گئیں اور موٹاپا دور کرنے کے لیے مشورہ مانگا۔

ڈاکٹر نے جواب دیا۔ سر کو دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں گھمائیے اس وقت جب کوئی آپ کو مزید کھانے کے لیے کہے۔



بوڑھا اینڈی اب غائب دماغ ہوتا جا رہا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ پچھلی رات تقریباً ڈھائی بجے تک بستر پر یہ بات یاد کرنے کے لیے بیٹھا رہا کہ اسے کرنا کیا ہے۔

تو کیا وہ بات اسے یاد آ گئی

ہاں وہ جلدی سونا چاہتا تھا۔



ایک لڑکا اچک اچک کر آگے والے لڑکے کی کاپی میں سے نقل کر رہا تھا۔ کمرۂ امتحان میں بیٹھے ہوئے ماسٹر نے طنزیہ کہا ’’اگر آپ کہیں تو اس کے پاس بٹھا دوں۔‘‘

’’شکریہ مجھے یہیں سے نظر آ رہا ہے۔‘‘ لڑکے نے جواب دیا۔



ایک صاحب نے کرائے پر نیا مکان حاصل کیا ایک نووارد ان کے پاس آیا اور گزارش کی نئے پڑوسی ہونے کی حیثیت سے آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ لیکن آپ خراٹے ذرا آہستہ لیا کریں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

وضاحت چاہی گئی۔ آپ کی تعریف؟

جواب ملا۔ ’’جناب میں آپ کے محلے کا چوکیدار ہوں......‘‘

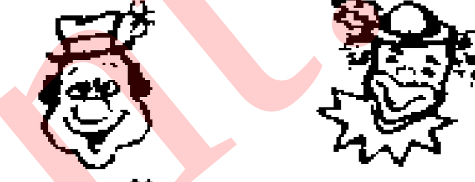


فرسٹ ایڈ کے زبانی امتحان میں ایک طالبہ سے پوچھا گیا کہ اگر کسی کو نمونیہ ہو جائے تو فوری طور پر تم کیا کرو گی؟

"میں اسے برانڈی پلا دوں گی۔"

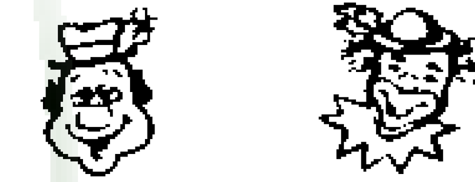
"لیکن اگر برانڈی دستیاب نہ ہو سکے تو؟"

"تو کم از کم اس سے برانڈی پلانے کا وعدہ تو کر ہی لوں گی۔"



ایک خاتون نے اپنی ایک دوست سے کہا تم قیمتی ہار خرید لائیں اور وہ بھی ادھار اپنے شوہر کا خیال تو کیا ہوتا۔

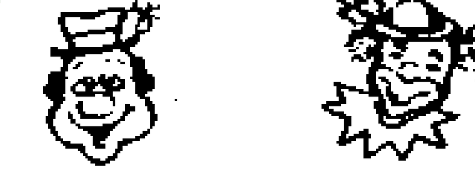
دوست نے جواب دیا۔ انہی کا خیال کر کے تو لائی ہوں۔ اس طرح ان میں اور زیادہ کمانے کا جذبہ پیدا ہوگا۔



میں نے روزانہ مساج کر کے اپنے وزن کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کی ہے۔

کیا اس کا کوئی نتیجہ نکلا؟

ہاں: "میرا مساج کرنے والا اب لندن کا سب سے دبلا شخص ہے۔"



استاد: (شاگرد سے) تم آج بھی اسکول کا کام کر کے نہیں آئے سزا کھانے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

شاگرد: جناب میں ہاتھ دھو آؤں۔

استاد: وہ کیوں؟

شاگرد: جناب میری ماں نے مجھے ہدایت کر رکھی ہے کہ ہر چیز کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھوئیں۔



ایک روز ملا نصیرالدین پن چکی پر جا نکلے اور دوسروں کی گندم اپنی بوری میں ڈالنے لگے۔

لوگوں نے پوچھا "ایسا کیوں کر رہے ہو ملا؟"

ملا نے جواب دیا۔

"چونکہ میں پاگل ہوں اس لیے ایسا کر رہا ہوں۔"

لوگوں نے پھر کہا۔

"اگر تم پاگل ہو تو کیوں اپنی گندم دوسروں کے بوریوں میں نہیں ڈال دیتے۔"

ملا نے مسکرا کر جواب دیا۔

"خیر اتنا پاگل بھی نہیں ہوں۔"



ایک صاحب پوسٹ مین سے پوچھنے لگے: میرا کوئی خط ہے؟

پوسٹ مین: کیا نام ہے آپ کا؟

آدمی: دیکھ لیجئے لفافے کے اوپر لکھا ہی ہوگا۔



ایک آدمی رات کو سو رہا تھا کہ اس کے اوپر سے ایک چوہیا گزر گئی۔ تو اس نے اٹھ کر شور مچانا شروع کر دیا۔ لوگوں نے اسے تسلی دی کہ کوئی بات نہیں، چوہیا ہی تو گزری ہے۔ وہ صاحب چیخ کر بولے۔

"آج میرے اوپر سے چوہیا گزری ہے، کل کو بلی گزرے گی پھر کتا گزرے گا۔ پھر گدھا گھوڑا اور پھر بسیں اور ٹرک گزرنے لگیں گے۔ میں تو پل بننا پسند نہیں کروں گا۔"



کشتی کے ذریعے کچھ عورتیں اور مرد دریا پار کر رہے تھے۔ ان میں ایک سکھ نوجوان بھی شامل تھا۔ کشتی جونہی دریا کے وسط میں پہنچی ایک عورت کا بچہ دریا میں گر گیا۔ اس نے چلانا شروع کر دیا کہ خدا کے لیے کوئی میرے بچے کو بچائے۔

اچانک سکھ نوجوان دریا میں کود پڑا۔ اس نے کافی محنت اور جدوجہد کے بعد بچے کو بچا لیا اور اٹھا کر کنارے پر لے آیا۔ لوگوں نے خوشی سے تالیاں بجائیں اور سکھ نوجوان زندہ باد کے نعرے لگائے، اور کہا کہ تم نے واقعی اپنی جان پر کھیل کر ایک ماں کے بہنے والے آنسوؤں کو روکا ہے، اس کی آنکھ کا تارا اس سے ملایا ہے۔

سکھ نوجوان غصے سے دانت پیستے ہوئے بولا۔

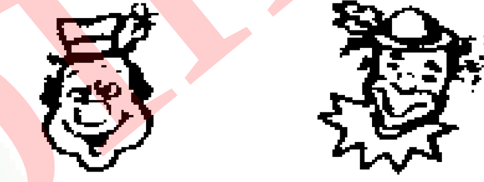
''یہ فضول باتیں بعد میں کرنا، پہلے یہ بتاؤ کہ مجھے دھکا کس نے دیا تھا؟''



مالک نے نوکر کو روتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کیوں رو رہے ہو؟

نوکر نے فریاد کرتے ہوئے کہا: حضور بیگم صاحب نے مارا ہے۔

مالک: پھر کیا ہوا جاہل آدمی! کبھی ہمیں بھی روتے ہوئے دیکھا ہے؟

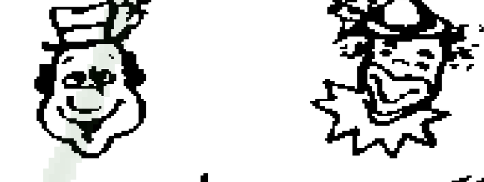


پیرس کے ایک شراب خانے میں دو فوجی بہت دیر سے بیٹھے پی رہے۔ پیتے پیتے کبھی کبھی وہ ایک گوشے میں بیٹھی ہوئی سر رسیدہ، بدصورت عورت کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے۔

''ابھی نہیں۔''

ان میں سے ایک فوجی نے جواب دیا۔

''جیسے ہی ہمیں یہ عورت خوبصورت نظر آنے لگے گی۔ ہم سمجھ جائیں گے کہ ہم کافی پی چکے ہیں اور اب ہمیں مزید شراب نہیں پینی چاہیے۔



آدھی رات کے وقت فون کی گھنٹی بجی۔ فاطمی صاحب بڑبڑاتے ہوئے اٹھے اور ریسیور اٹھا کر کہا۔

''ہیلو۔''

آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''جہنم سے۔'' فاطمی صاحب نے غصے سے کہا۔

''بڑی مہربانی۔ یہی معلوم کرنا تھا کہ آپ اپنی اصلی جگہ خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔''



کلرک نے نئے چپراسی سے دریافت کیا۔

''کیا صاحب اندر موجود ہیں۔''

چپڑاسی نے کلرک سے پوچھا۔

پہلے یہ بتائیے کہ آپ سیلز مین ہیں۔ بیمہ ایجنٹ ہیں یا صاحب کے کوئی دوست ہیں۔

کلرک کو غصہ آ گیا اور وہ بولا۔

''میں یہ سبھی کچھ ہوں اب بتاؤ کیا کہتے ہو۔''

چپڑاسی نے بڑے اطمینان سے جواب دیا۔

''اگر آپ سیلز مین ہیں تو صاحب میٹنگ میں ہیں انتظار کریں۔ یا پھر کبھی آ جائیں۔ اگر آپ بیمہ ایجنٹ ہیں تو آپ کو پتہ ہونا چاہیے کہ آج صاحب سے ملاقات نہ ہو سکے گی۔ کیونکہ صاحب شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں اور ہاں اگر آپ صاحب کے دوست ہیں تو میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں، اندر تشریف لے جائیں۔ صاحب تشریف فرما ہیں۔

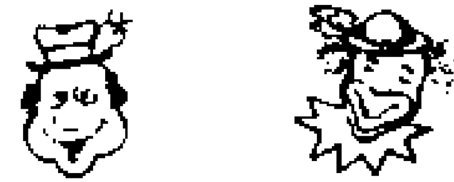


ایک مریض نے ڈاکٹر سے اپنے مرض کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے یہ عجیب وغریب مرض ہے کہ میری بیوی جب بولنا شروع کرتی ہے تو مجھے اس کا ایک لفظ تک سنائی نہیں دیتا۔''

یہ سن کر ڈاکٹر بولا۔

''جناب اسے اپنی بیماری نہ سمجھیں بلکہ یہ نعمت خداوندی ہے جو آپ کو عطا ہوئی ہے۔''



لاٹری کی ڈبیا پر یہ عبارت درج تھی۔ ''ہنگامی حالات میں پشت پر لکھی ہوئی ہدایات پر عمل کیجئے۔''

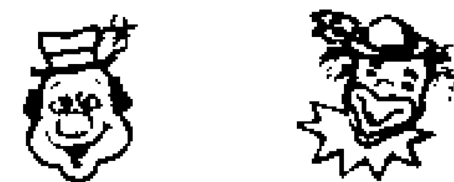
خریدار نے ڈبیا پلٹ کر دیکھی۔ لکھا تھا۔ ''ابھی نہیں صرف ہنگامی حالات میں۔''



ایک شخص نے بیمہ کمپنی کے نمائندے سے پوچھا۔

''اگر میں آج اپنی بیوی کا بیمہ کراؤں اور کل وہ مر جائے تو مجھے کیا ملے گا۔''

نمائندے نے سنجیدگی سے کہا۔ ''غالباً سزائے موت۔''



ادا کار نے فلمساز سے تحریری معاہدے کا مطالبہ کیا فلمساز نے کہا۔

''اس کی ضرورت نہیں، زبانی معاہدہ کافی ہوتا ہے۔''

ادا کار نے بتایا۔

''میں نے گذشتہ فلم میں زبانی معاہدہ پر کام کیا تھا۔ پتہ ہے اس کا نتیجہ کیا نکلا؟

''کیا؟''

''مجھے زبانی معاوضہ ملا۔



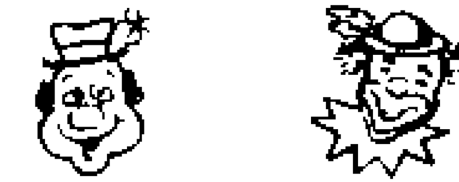
ایک فلمی اداکارہ پاسپورٹ کے لیے درخواست دے رہی تھی۔

انسپکٹر نے پوچھا ''غیر شادی شدہ'' اداکارہ نے سوچ کر جواب دیا۔

''ہاں کبھی کبھی۔''



فراق گورکھپوری آگرہ یونیورسٹی میں انٹر سائنس کے طالب علم تھے۔ تمام مضامین میں وہ اچھے نمبروں سے پاس ہو جایا کرتے تھے، لیکن فزکس کے مضمون میں اکثر فیل ہو جایا کرتے تھے۔ ایک دن کالج کے پرنسپل نے ان سے سوال کیا ''میاں کیا بات ہے تمام مضامین میں تو تمہارے نمبر بہت اچھے آتے ہیں، لیکن فزکس میں کیوں فیل ہو جاتے ہو؟ فراق نے برجستہ جواب دیا ''جناب میں فزیکلی کمزور ہوں۔''



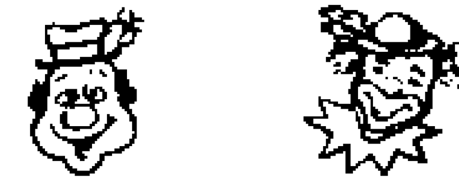
ایک زرعی ادارے میں خالی اسامی کے لیے انٹرویو لیا جا رہا تھا۔ باس اور امیدوار کے درمیان کچھ یوں سوال و جواب ہوئے۔

باس...... آپ کا کوئی سابقہ تجربہ ہے؟

امیدوار...... جی ہاں۔ میں نیویارک کی سبزی منڈی میں دس سال ریسرچ آفیسر رہا۔

باس...... ویسے کس نوعیت کا کام وہاں کرتے تھے؟

امیدوار...... جناب! میں چھوٹے اور بڑے آلوؤں کو الگ الگ بوریوں میں ڈالتا تھا۔



ایک خاتون نے اپنی کار سے ایک شخص کو ٹکر ماردی۔ زخمی راہگیر نیچے پڑا کراہ رہا تھا اور خاتون مسلسل اسے یہ باور کرانے کی کوشش کر رہی تھی کہ غلطی سراسر اس کی ہے تم بڑی بے احتیاطی سے سڑک پر چل رہے تھے۔ میں ایک تجربہ کار ڈرائیور ہوں اور گذشتہ بیس سال سے کار چلا رہی ہوں۔

زخمی نے کہا۔ مائی ڈیئر میڈم...... میں گذشتہ بیالیس سال سے پیدل چل رہا ہوں۔



ایک دفعہ ایک چھوٹا جن ایک بچے کے پاس گیا اور اسے ڈرانے لگا۔ بچے نے معصومیت سے پوچھا ''تم کون ہو؟''

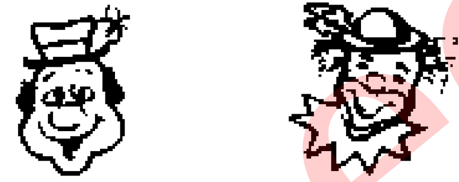
''میں جن کا بچہ ہوں۔''

بچے نے فوراً ''اچھا تو ریڈیو پر تمہارا ہی اعلان ہو رہا تھا کہ ''جن کا بچہ'' ہے آ کر لے جائیں۔''



شرابیوں کی ایک ٹولی رات گئے شراب خانے کے راستہ میں ایک مکان کے سامنے ٹھہری۔ اور ایک شرابی اس مکان کا دروازہ پیٹ پیٹ کر چلانے لگا ''انور بھائی! انور بھائی! اوپر کی منزل سے ایک خاتون نے جھانک کر دیکھا اور پوچھا۔

کون ہے کیا بات ہے؟ شرابی نے پوچھا ''کیا انور بھائی کا یہی مکان ہے؟'' جواب ملا ''ہاں یہی ہے کیوں کیا بات ہے؟ شرابی نے جھومتے ہوئے کہا تو پھر نیچے تشریف لائیے اور ہم میں سے انور بھائی کو پہچان کر لے جائیں تا کہ باقی لوگ اپنے گھروں کو جا سکیں۔



ڈاکٹر صاحب گاؤں میں مریض دیکھنے جا رہے تھے راستہ خطرناک تھا اس لیے ایک بندوق ان کے کاندھے پر لٹکی ہوئی تھی ایک شخص نے انہیں جاتے دیکھ کر پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟

ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا قریبی گاؤں میں ایک مریض کو دیکھنے جا رہا ہوں۔

مریض کے لیے آپ کی دوا ہی کافی ہے۔ بندوق کی کیا ضرورت ہے؟

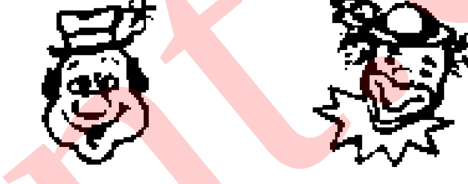


لڑکی ''ماں! میں وکی سے شادی نہیں کروں گی۔ کیونکہ وہ دہریہ ہے۔''

ماں: ''وہ کیسے؟''

لڑکی ''وہ جہنم کو نہیں مانتا کہتا ہے کہ خدا سراپا رحمت ہے۔ وہ جہنم کا خالق نہیں ہو سکتا۔''

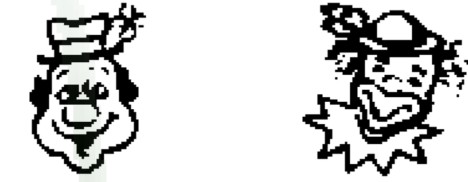
ماں: ''گھبراؤ نہیں بیٹی۔'' تم سے شادی کرتے ہی وہ جہنم کا قائل ہو جائے گا۔



ایک نوجوان نے اپنی محبوبہ سے کہا۔

''اب تم جلدی مجھ سے شادی کرلو پھر کم از کم مجھے مزے مزے کے کھانے تو میسر آئیں گے۔ محبوبہ بولی۔''

''کیا تمہیں مزے مزے کے کھانے پکانے آتے بھی ہیں۔''



ایک فلمی اداکارہ کسی رسالے میں اپنا انٹرویو پڑھ کر بری طرح غصے ہو رہی تھی ''معلوم نہیں کون ان نوعمر لڑکوں کو صحافی بنا دیتا ہے بھلا بتاؤ میں نے اس کو اپنی عمر تیس سال بتائی تھی اور اس نے چالیس سال لکھ دی ہے۔'' اداکارہ کا شوہر جو کافی دیر سے اپنی بیوی کی باتیں سن رہا تھا آخر اکتا کر بولا ''بیگم اس میں اتنے غصے والی کون سی بات ہے اب بھی تو اس نے عمر دس سال کم ہی لکھی ہے۔''



''ایک لڑکی نے دوسری لڑکی سے کہا میں نے تہیہ کرلیا ہے کہ جب تک 25 سال کی نہیں ہو جاؤں گی شادی نہیں کروں گی۔ دوسری لڑکی بولی میں نے فیصلہ کرلیا ہے جب تک میری شادی نہیں ہوگی 25 سال کی نہیں ہوں گی۔''



عدالت میں جرح جاری تھی وکیل نے پرزور دلائل دیتے ہوئے پلٹ کر چھڑی سے ملزم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس چھڑی کے سرے پر انسان نہیں ایک شیطان کھڑا ہے۔''

ملزم نے حیرت سے پوچھا۔ ''حضور کون سے سرے پر؟''



بورڈ کا سیکرٹری شکایتاً کہہ رہا تھا زندگی میں پہلی بار ہم نے آج کی میٹنگ وقت مقررہ پر شروع کی لیکن یہ میٹنگ ایک گھنٹے تاخیر سے ختم ہوئی۔'' کیونکہ دیر سے آنے والوں کو ان فیصلوں سے مطلع کرنا ضروری تھا جو میٹنگ کے شروع میں کر لیے گئے تھے۔



ایک آدمی صبح گھر سے نکلا جس جس کام کے لیے گیا کوئی بھی نہیں ہوا شام کو تھکا ہارا گھر پہنچا اور بیوی سے کہنے لگا۔

''پتا نہیں صبح کس کا منہ دیکھ کر گھر سے نکلا تھا ایک کام بھی نہیں ہوا۔''

''آئینہ دیکھا ہوگا۔'' بیوی نے جواب دیا۔



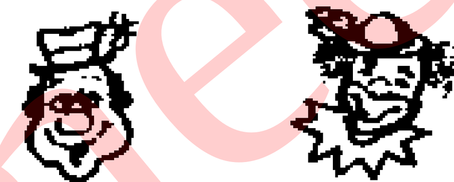
ایک صاحب دوستوں کی محفل میں گپیں ہانک رہے تھے کہ میں شہر بھر کے تمام ہسپتالوں میں رہ چکا ہوں ایک دوست نے کہا مجھے یقین نہیں آ رہا ہے کیا آپ میٹرنٹی ہسپتال میں رہے ہیں وہ صاحب جھٹ بولے میں تو پیدا ہی وہیں ہوا ہوں۔



ایک سیاح یونان کے اس علاقے میں پہنچا جہاں بڑے بڑے فلسفی پیدا ہوئے تھے اس نے گائیڈ سے پوچھا۔

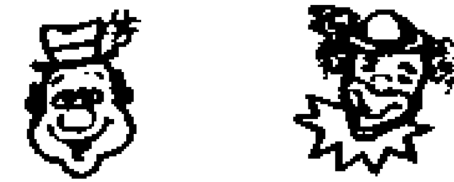
سیاح: کیا اس جگہ آج بھی بڑے بڑے آدمی پیدا ہوتے ہیں۔

گائیڈ: (جو اکتا چکا تھا) جی نہیں اس جگہ بھی بچے ہی پیدا ہوتے ہیں بڑے آدمی تو آپ کے ملک میں پیدا ہوتے ہوں گے۔''



''مجھے عورت پر بھروسہ نہیں رہا وکی نے اپنے دوست سے کہا۔'' آخر کیوں؟'' اس لیے کہ میں نے ایک فرضی نام سے اخبار میں شادی کے لیے اشتہار دیا اور اپنی آمدنی تین گنا زیادہ بتائی۔''

اور مجھے سب سے پہلے جو لیٹر ملا وہ میری ہی محبوبہ کا تھا۔''



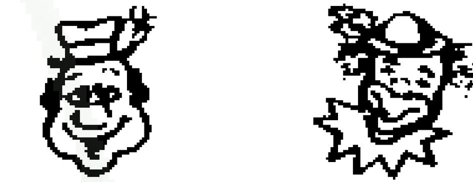
ایک صاحب کو رات بھر دوستوں کی محفل میں تاش کھیلنے کی عادت تھی ایک دن حسب معمول وہ رات بھر دوستوں کے ساتھ تاش کھیلنے کے بعد صبح چار بجے گھر آئے تو بیوی جلی بھنی بیٹھی تھی بیوی نے میاں کو دیکھ کر کہا۔

''تمہیں سوائے تاش کھیلنے کے کوئی اور کام ہی نہیں ہے۔ ساری رات باہر دوستوں میں گزار دیتے ہو۔

میاں چپ چاپ سب سنتے رہے آخر بیوی بولی ارے تم بھی کچھ بولو۔

آخر تم ساری رات کے بعد صبح چار بجے کیا کرنے آئے ہو؟

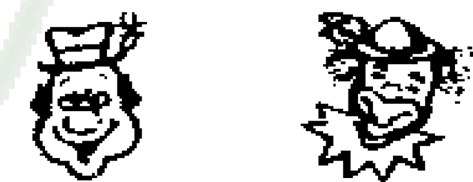
''ناشتا کرنے''...... بڑی سادگی سے جواب ملا۔



ایک عورت اپنے چھوٹے بچے کو اپنے خاندان کی تصویریں دکھا رہی تھی۔ بچے نے ایک تصویر میں امی کے ساتھ ایک خوبصورت جوان مرد کو کھڑے دیکھ کر پوچھا امی یہ آپ کے ساتھ کون کھڑا ہے؟

عورت بولی بیٹے یہ تمہارے ابو ہیں۔

تو پھر وہ کالا گنجا اور موٹا آدمی کون ہے جو ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ رہ رہا ہے بچے نے حیرانی سے پوچھا۔



دو آدمی ریل کے ڈبے میں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے کچھ دیر بعد ان میں سے ایک بولا

''معاف کیجئے گا میں کچھ اونچا سنتا ہوں لیکن آج تو ایسا معلوم ہو رہا ہے جیسے میں بالکل ہی بہرا ہو گیا ہوں۔ آپ اتنی دیر سے باتیں کر رہے ہیں اور مجھے کچھ سنائی نہیں دے رہا۔''

''جناب میں باتیں نہیں کر رہا بلکہ چیونگم چبا رہا ہوں۔''

دوسرے شخص نے جواب دیا۔



فقیر نے راہگیر کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارا اور گرج دار آواز میں بولا ''نکال اللہ کے نام پر ایک روپیہ'' راہگیر نے ڈر کر روپیہ دے دیا۔

فقیر نے کہا ''اب مانگو کیا مانگتے ہو۔''

راہگیر بولا ''میرا روپیہ واپس دے دو۔''



ٹریفک کے ایک سپاہی نے ایک کار کو اشارے سے روک کر ڈرائیور سے اس کا لائسنس طلب کیا۔ ڈرائیور نے پوچھا ''کیا میں نے کوئی غلطی کی ہے؟''

''غلطی تو نہیں کی'' سپاہی نے تسلیم کیا ''مگر آپ اتنی احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ گاڑی چلا رہے تھے کہ مجھ کو شک ہوا کہ شاید آپ کے پاس لائسنس نہیں ہے۔''



مرزا اسداللہ غالب رمضان کے دنوں میں اپنے دوست نواب حسین مرزا کے ہاں گئے اور ان سے پان کی فرمائش کی۔ وہاں ایک زاہد خشک بھی موجود تھے۔ انہوں نے غالب سے کہا۔

''کیوں حضرت آپ روزہ نہیں رکھتے؟''

غالب نے مسکرا کر کہا ''کیا کروں، شیطان غالب ہے۔''



ماں (بیٹے سے) ''اس بار امتحان میں اگر تم پاس ہوئے تو میں انعام کے طور پر تمہیں ایک اچھا پین دوں گی۔''

بیٹا: اگر فیل ہوا تو؟''

ماں: (غصے سے) ''تو پھر جوتے۔''

بیٹا: (خوشی سے) ''تو پھر میں فیل ہوں گا کیونکہ میرے جوتے پھٹے ہوئے ہیں۔''

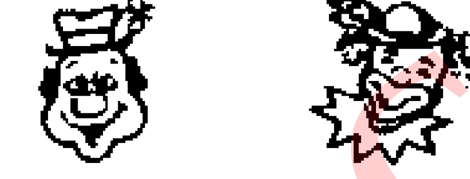


مالکہ ''میں بہت کم الفاظ استعمال کرتی ہوں اس لیے جب میں تمہیں اشارہ کروں تو سمجھ لینا کہ میں تمہیں بلا رہی ہوں۔''

نوکرانی ''کمال ہے بی بی جی! کچھ ایسی عادت میری بھی ہے اس لیے جب میں سر ہلا دوں تو سمجھ لیجئے گا کہ میں نہیں آ سکتی۔''



"مجھے تم سے عشق ہوگیا ہے۔" ہسپتال کے مریض نے نرس سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا "میں صحت یاب ہونا نہیں چاہتا۔" "اور اب تم صحت یاب ہو گے بھی نہیں نرس نے اسے بتایا" ڈاکٹر نے تمہیں مجھ سے اظہار عشق کرتے ہوئے دیکھ لیا ہے اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔"

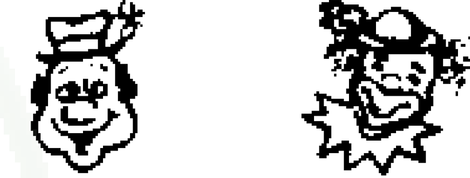


استاد "تم نے گھر کا کام کرلیا ہے؟"

شاگرد "جی ہاں"

استاد "واہ بھئی۔ تم تو کمال کے لڑکے ہو۔"

شاگرد "جی نہیں۔ میں تو جمال کا لڑکا ہوں۔"



ایک صاحب سو رہے تھے رات کے دو بجے بڑے زور سے گھنٹی بجی دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہے وہ شخص ان صاحب کو دیکھتے ہی بولا۔ "بس جناب! میں یہی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آپ کے گھر بجلی ہے یا نہیں۔"



مالک (نوکر سے) آخر تم نوکری کیوں چھوڑ رہے ہو؟

نوکر: اس لیے کہ آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں رہا۔

مالک: وہ کیسے گھر کی تم کو تمام چابیاں میں نے دے رکھی ہیں۔

نوکر: لیکن صاحب ان میں سے ایک بھی تجوری کی نہیں۔



ایک قوال اپنی پارٹی کے ساتھ ٹرین میں سفر کر رہا تھا۔ گارڈ نے ٹکٹ مانگا تو قوال نے اپنے مخصوص انداز میں کہا "جو کچھ بھی مانگنا ہے، در مصطفیٰ سے مانگ۔"

گارڈ غصے سے کہنے لگا تمہارے ساتھ اور کون کون ہیں؟

قوال نے کہا۔

"میرا کوئی نہیں ہے تیرے سوا۔"



بچہ (ماں سے) امی ذرا جلدی سے چمچ لائیں۔

ماں: کیوں کیا کرنا ہے۔

بچہ: امی میں نے اپنی کتاب کھائی ہے۔

ماں: وہ کیسے؟

بچہ: امی میرے ماسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ تمہاری کتاب تو بالکل حلوہ ہو رہی ہے۔



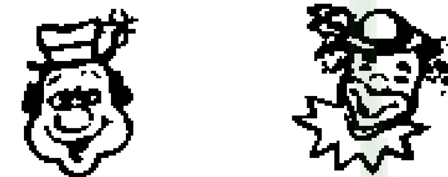
استاد (شاگرد سے) آپ پڑھنے میں بہت کمزور ہیں اس لیے آپ دل لگا کر پڑھا کریں۔

لیکن جناب! ہمارے ابو تو چشمہ لگا کر پڑھتے ہیں، شاگرد نے جواب دیا۔



استاد "کیا تمہارے والد اتنے امیر ہیں جو روزانہ اتنے اچھے کپڑے تمہیں پہناتے ہیں"

شاگرد۔ "جی نہیں میں ایک دھوبی کا لڑکا ہوں۔"

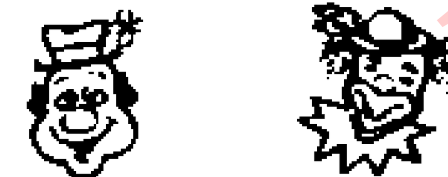


ماسٹر صاحب "علی آج تم اسکول دیر سے کیوں آئے؟"

علی "میں آج خواب میں سعودی عرب چلا گیا تھا۔"

ماسٹر صاحب "اسد آج تم اسکول دیر سے کیوں آئے۔"

کریم "سر میں علی کو ایئرپورٹ لینے گیا تھا۔"



استاد "کل تم اسکول نہیں آئے تھے" شاگرد "گر گیا تھا اور چوٹ لگ گئی تھی۔"

استاد "کیسے گر گئے تھے اور کہاں لگ گئی تھی۔"

شاگرد: "صوفے پر گر گیا آنکھ لگ گئی تھی۔"



استاد "بیٹے آپ کس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں؟"

شاگرد: "جانوروں کے۔"

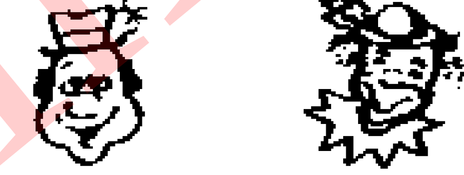
استاد: ''وہ کیسے؟''

شاگرد: ''آپ مجھے گدھا کہتے ہیں۔ امی مجھے الو کہتی ہیں۔ ابو مجھے لنگور کہتے ہیں اور دادا جان کہتے ہیں کہ میرا پوتا شیر ہے۔''



ایک پاگل ''تم نے کہاں تک پڑھا ہے؟''

دوسرا پاگل۔ ''میں نے ایم اے کیا ہے اب سوچ رہا ہوں میٹرک کرلوں۔''



منیجر (رات کو ہوٹل میں ٹھہرنے والے مسافر سے)

سر! امید ہے کہ آپ کی رات سکون اور اطمینان سے کٹی ہوگی؟

مسافر! جی ہاں! آپ کے مچھر مجھے اڑا کر لے جاتے اگر بستر کے کھٹمل مجھے پکڑ نہ لیتے۔



دو آدمیوں کے پاس گھوڑے تھے۔ وہ دونوں سفر پر نکلے۔ رات ایک سرائے میں ٹھہرے تو دونوں کو یہ فکر ہوئی کہ گھوڑے نہ بدل جائیں اس لیے ان میں سے ایک نے گھوڑے کی دم کاٹ لی۔ جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ دوسرے کی دم بھی کٹی ہوئی ہے۔ وہ بہت پریشان ہوئے اور اگلی رات انہوں نے نشانی کے طور پر اپنے ایک گھوڑے کا کان کاٹ دیا جب صبح ہوئی تو دوسرے کا کان بھی کٹا ہوا تھا۔

آخر ان میں سے ایک نے کہا کہ بلاوجہ ہم اپنے گھوڑے کاٹ رہے ہیں ''ایسا کرتے ہیں کہ سفید گھوڑا تم لے لو اور میں کالا گھوڑا لے لوں۔''



ایک پروفیسر صاحب طب کے طلبہ کو کلاس میں مختلف قسم کے دماغ دکھا رہے تھے ایک دماغ اٹھا کر انہوں نے کہا۔ ''یہ مصر کے کالے گدھے کا دماغ ہے یہ بہت نایاب ہے یہ نسل دنیا سے مٹ چکی ہے۔''

پھر انہوں نے فخریہ لہجے میں کہا ''اس قسم کے دماغ ساری دنیا میں صرف دو ہی ہیں ایک مصر کے میوزیم میں اور دوسرا میرے پاس......''



استاد: کلاس کو بتا رہے تھے کہ انسان کی نسل حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی۔

حمید: لیکن ماسٹر صاحب میرے ابو تو کہتے ہیں کہ ہم بندر کی نسل سے ہیں۔

استاد: بیٹے، اپنے خاندان کی باتیں کلاس میں نہیں کرتے۔



بچوں کی کلاس میں استاد نے پوچھا۔ بچو بتاؤ پاکستان کی کل آبادی کتنی ہے۔ ''ایک چھوٹے سے بچے نے ہاتھ اٹھا کر کہا ساڑھے دس کروڑ اور ایک۔'' استاد نے کہا۔ ''ساڑھے دس کروڑ تو ٹھیک ہے مگر ایک کا کیا مطلب۔''

لڑکے نے جواب دیا ''سر میرا چھوٹا بھائی جو آج ہی پیدا ہوا ہے۔''



ایک خاتون کار چلا رہی تھی اچانک ایک سائیکل سوار کو ٹکر ماردی تھوڑی دور آگے جا کر ایک اونٹ کو زخمی کر دیا پھر سڑک عبور کرتے ہوئے ایک بوڑھے کو مشکل سے بچایا کچھ آگے پہنچی تو محکمہ ٹیلیفون کا ملازم کھمبے پر چڑھ کر کچھ درست کر رہا تھا خاتون نے ہلکا قہقہہ لگایا اور ساتھ ہی بیٹھے ہوئے شوہر سے کہنے لگی ''ڈر کر مارے کھمبے پر چڑھ گیا ہے سمجھتا ہے مجھے کار چلانا نہیں آتی۔''



رات کے اندھیرے میں ایک راہزن نے ایک مسافر کا راستہ روکا اور اپنی جیب سے خنجر نکال کر کہا ''جو کچھ تمہاری جیب میں ہے نکال دو۔''

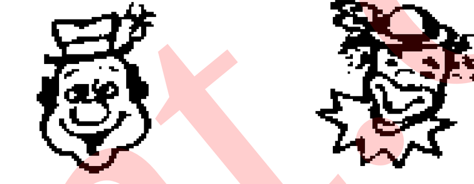
مسافر نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ریوالور نکالا اور بولا ''میرے پاس تو یہی کچھ ہے بتاؤ تمہاری جیب میں کتنا مال ہے۔''



ایک امریکن عورت اپنے مکان کی بالائی منزل کی کھڑکی صاف کر رہی تھی کہ اچانک اس کا پاؤں پھسلا اور وہ نیچے کوڑے کے ڈرم میں آگری اور وہیں پھنس گئی۔ اتنے میں ادھر سے ایک غیر ملکی سیاح کا گزر ہوا۔ وہ اسے دیکھ کر اپنے ساتھی سے کہنے لگا ''یار یہ امریکی لوگ بھی کتنے فضول خرچ ہیں کوڑے میں کتنی اچھی اچھی چیزیں پھینک دیتے ہیں۔



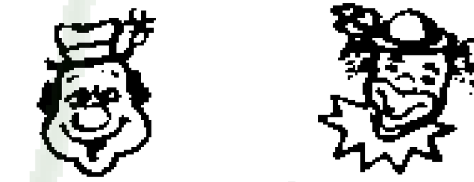
ایک دوست نے دوسرے دوست سے کہا۔
"میں منہ دھو کر ہمیشہ آئینہ دیکھتا ہوں کہ چہرہ صاف ہو گیا ہے کہ نہیں۔"
دوسرا دوست بولا "میں اس چکر میں نہیں پڑتا میں تو بس منہ صاف کر کے تولیہ دیکھ لیتا ہوں۔"



پروفیسر نے ایک لڑکے سے کہا؟
تم ہر روز پہلے پیریڈ میں دس منٹ دیر سے کیوں آتے ہو؟
لڑکے نے جواب دیا "سر میں تو وقت پر پہنچنے کی کوشش کرتا ہوں مگر مجبوری یہ ہے کہ گرلز کالج دس منٹ دیر سے کھلتا ہے۔



عورت (سبزی والے سے) "اگر سبزی اچھی نہ ہوئی تو پکی پکائی واپس کر جاؤں گی۔"
سبزی والا "اگر ہو سکے تو ایک دو روٹیاں بھی ساتھ لیتی آنا۔"



اسد (اسلم سے) "اسلم تمہارے نئے انگلش ٹیچر کیسا پڑھاتے ہیں؟"
اسلم "پڑھاتے تو اچھا ہیں مگر ایک دن میں نے ان سے پوچھا سر گیٹ آؤٹ کا مطلب کیا ہے؟ تو کہنے لگے۔
"باہر چلے جاؤ۔"



ایک ڈاکٹر ایک شخص کا معائنہ کر رہا تھا اچانک اس نے کہا۔
"یہ مر چکا ہے" تھوڑی دیر میں مریض نے آنکھیں کھولیں اور پانی مانگا جس پر اس کے گھر والوں نے کہا۔
وہ سمندر ہے، ہم اس کی لہریں ہیں۔ اچانک ایک آواز آئی۔
وہ دیگ ہے تم اس کے چمچے ہو۔



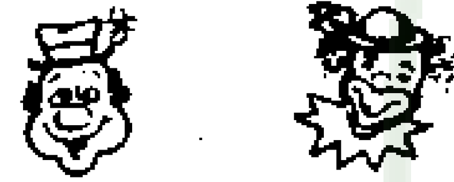
استاد (شاگرد سے) "اس نے خودکشی کی اور اسے خودکشی کرنی پڑی"، میں کیا فرق ہے۔
شاگرد: پہلا جملہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ پڑھا لکھا تھا بیروزگار تھا دوسرے جملے سے پتا چلتا ہے کہ وہ شادی شدہ تھا۔"



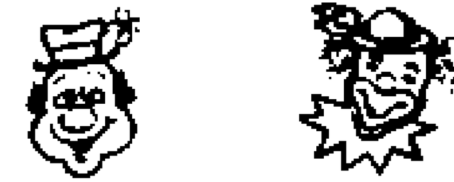
ایک صاحب حجام کی دکان پر بال کٹوانے گئے بال کاٹنے والے حجام نے پوچھا "جناب بال کیسے کاٹوں۔"
وہ صاحب بولے "خاموشی سے۔"



سائنس دان (بچے سے) "بیٹا بڑے ہو کر آپ کیا بنیں گے؟"
بچہ: "میں مریض بنوں گا تا کہ ڈاکٹروں کی خدمت کر سکوں۔"



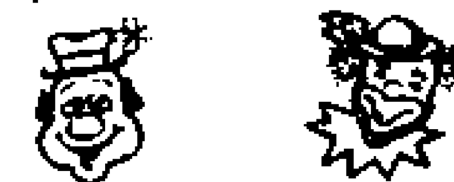
استاد: غذا کی کتنی اقسام ہیں؟
شاگرد: دو
استاد: شاباش کون کون سی؟
شاگرد: ایک حلال اور دوسرا حرام۔



ڈاکٹر نے اپنے ایک مریض کو نسخہ لکھ کر دیا اور کہا اگر اس نسخہ سے فائدہ ہو تو مجھے ضرور اطلاع دینا۔
مریض: وہ کیوں؟
ڈاکٹر: مجھے بھی یہی تکلیف ہے۔



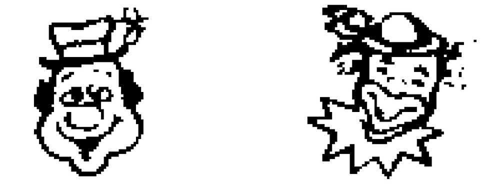
مالک تم نے ایک خط ڈالنے میں اتنی دیر کیوں کر دی؟
نوکر: کیا کرتا جناب جس لیٹر بکس پر جاتا ہوں اس پر تالا لگا ہوا تھا۔



بچے نے ایک دن گھر آ کر شکایت کی کہ اسے اسکول میں بلیک بورڈ نظر نہیں آتا۔
ماں باپ سخت پریشان ہوئے بچے کو ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ ڈاکٹر نے ہر طرح کے آلات سے بچے کی آنکھوں کا معائنہ کیا وہ بالکل ٹھیک تھیں۔
ڈاکٹر نے پریشان ہو کر پوچھا؟
بھئی تم ہی بتاؤ تمہیں بلیک بورڈ کیوں نظر نہیں آتا؟
بچے نے معصومیت سے کہا ڈاکٹر صاحب میرے آگے کی سیٹ پر ایک بہت لمبا سا لڑکا جو بیٹھتا ہے۔



اسکول میں پہلی جماعت میں داخلے کے لیے بچوں کا انٹرویو ہو رہا تھا جب ایک چھوٹے سے بچے کی باری آئی تو میڈم نے اسے اپنے سامنے والی کرسی پر بٹھایا۔ بچے کی ماں میڈم کی کرسی کے پیچھے کھڑی ہو گئی اور اشارے سے بچے کو جوابات بتانے لگی میڈم نے بچے سے پوچھا۔ منے میاں دو اور دو کتنے ہوتے ہیں؟ ماں نے فوراً انگلیوں کی مدد سے بچے کو چار کا اشارہ کیا اور بچے نے جواب دیا چار پھر میڈم نے بچے سے پوچھا اچھا تین میں سے اگر دو نکال دو تو کتنے بچیں گے؟ ماں نے ایک انگلی کا اشارہ کیا اور بچے نے آرام سے بتا دیا ''ایک'' میڈم نے بچے کو شاباش دی پھر پوچھا۔
اچھا دو میں سے دو نکالیں تو کتنے بچیں گے؟ ماں نے فوراً انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے ایک گول دائرہ بنا کر صفر کا اشارہ کیا تو بچے نے کہا سوراخ۔

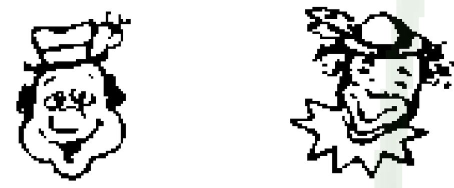


ایک انگریز جسے صحیح اردو نہیں آتی تھی دکان دار سے بولا۔
او مین! جس کے گوشت کو بیف کہتے ہیں وہ کون سا اینیمل (جانور) ہوتا ہے؟
دکاندار: گائے
انگریز: اور اس کے چائلڈ (بچے) کو کیا کہتے ہیں؟
دکاندار: بچھڑا۔
انگریز: او مین! بوچرا وہ جو اس کا ڈرنک کرتا ہے وہ کیا ہوتا ہے؟

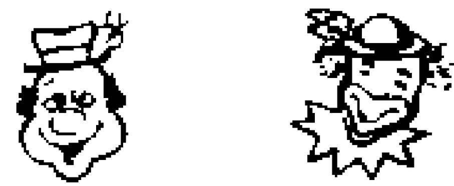
دکاندار: دودھ۔
انگریز: او مین پہلے کیوں نہیں بتایا ایک کلو دودھ دو۔



کوریئر سروس کا ایک ہرکارہ دوڑتا ہوا اپنے دفتر سے نکلا، دروازے سے اس نے فٹ پاتھ پر ایک لمبی چھلانگ لگائی، دھڑم سے وہ منہ کے بل فٹ پاتھ پر گرا، چند لمحے کے لیے گویا چکرا سا گیا، ایک راہگیر نے اسے اٹھایا، اس کے کپڑے جھاڑے، ڈاک کا تھیلا اٹھا کر اسے دیتے ہوئے ہمدردی سے پوچھا ''زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔''
''چوٹ کو چھوڑیئے'' ہرکارہ پیٹھ سہلاتے ہوئے بولا۔
''اگر آپ نے دیکھا ہو تو یہ بتا دیجئے کہ وہاں سے میری موٹر سائیکل کس نے ہٹائی ہے، جہاں میں نے چھلانگ لگائی تھی۔''



ایک بچہ حساب کا سوال حل کر رہا تھا لیکن ہر مرتبہ جواب غلط آتا اور ایک روپے کی کمی رہ جاتی، ماسٹر صاحب غصے سے بولے۔
''جب تک صحیح جواب نہیں نکالو گے، چھٹی نہیں ملے گی'' بچے نے دوسری مرتبہ اور کوشش کی لیکن جواب میں بدستور ایک روپے کی کمی رہی، اس نے تنگ آ کر جیب میں سے ایک روپیہ نکالا اور ماسٹر صاحب کی میز پر رکھ کر بولا ''یہ لیجئے ایک روپیہ اور اب مجھے چھٹی دیجئے۔''



ایک دوست ''تمہیں باتونی قسم کی عورتیں پسند ہیں یا دوسری قسم کی؟''
دوسرا دوست (حیرت سے) ''کیا عورتوں کی دوسری قسم بھی ہے۔''



امریکہ کی ایک ریاست کینٹ میں چوری کے خلاف ایک مسودہ قانونی پر بحث ہوئی۔
دوسرے روز جب اجلاس ہوا تو اسپیکر نے اراکین کو یہ اطلاع دی کہ ''مسودہ قانون چوری ہو گیا ہے۔''

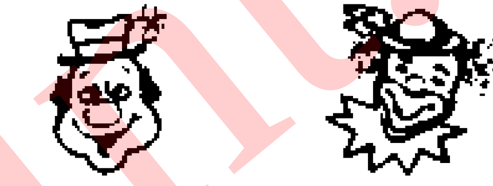


"بھئی مجھے یاد نہیں آتا کہ تم سے کب میں نے بیس روپے ادھار لیے تھے۔" "جب تم نشے میں تھے۔"

"اچھا وہ! مگر وہ تو میں نے تم کو واپس کر دیے تھے؟"

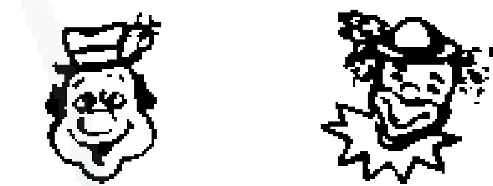
"کب"

"جب تم نشے میں تھے۔"



استاد "جانوروں کے بال کیوں بڑے ہوتے ہیں؟"

شاگرد "جناب جنگل میں حجامت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔"



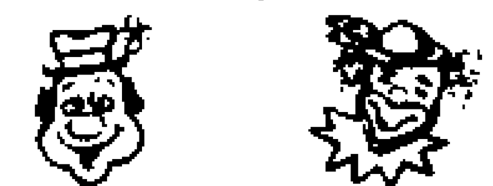
علاقے میں سخت سیلاب آ گیا۔ ایک کنبے نے اپنا چھوٹا بچہ دور رشتے دار کے پاس بھیج دیا کہ وہ وہاں حفاظت سے رہ سکے۔ دو روز بعد والدین کو یہ تار ملا "بچہ واپس بھیج رہا ہوں، اس کے بجائے سیلاب ادھر بھیج دیجیے۔"



چھوٹا بھائی! "بھائی میرا ایک دوست بالکل عجیب دا میر ہے۔"

بڑا بھائی...... "تم غلط جملہ بول رہے ہو لفظ عجیب وغریب ہوتا ہے۔"

چھوٹا بھائی...... "میرا دوست عجیب تو ہے لیکن غریب نہیں۔ وہ امیر ہے۔"



نعیم: کل میں نے تمہیں خواب میں دیکھا تھا۔

اکرم: تم جھوٹ بول رہے ہو۔

نعیم: نہیں میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔

اکرم: تو اچھا بتاؤ میں نے کس رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

نعیم: سوچتے ہوئے! معلوم نہیں کیوں کہ خواب بلیک اینڈ وائٹ تھا۔



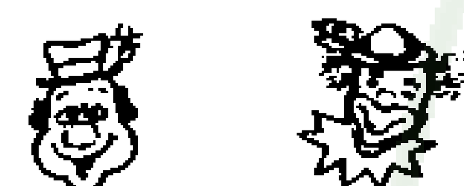
بیوی (شوہر) تم نے خوامخواہ اپنی جان خطرے میں ڈال کر اپنے دوست کو بچایا ہے۔

شوہر: کیا کرتا کمبخت نے میرا سوٹ جو پہن رکھا تھا۔



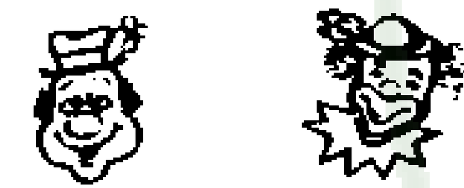
ایک شخص عمارت کی چوتھی منزل پر کمرے میں پہنچا اور اندر داخل ہو کر سامنے بیٹھے ہوئے شخص سے کہا۔ "ڈاکٹر صاحب مجھے دمے کی شکایت ہے۔ سانس پھول جاتا ہے۔ تھوڑے سے کام سے دل دھک دھک کرنے لگتا ہے۔

کمرے میں بیٹھے ہوئے شخص نے کہا "ورزش کیجیے اور اچھی سی عینک لگوا لیجیے اس لیے کہ ڈاکٹر نچلی منزل پر ہے میں وکیل ہوں۔"

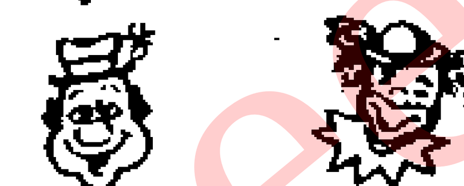


ایک شخص بورڈ لے کر پینٹر کے پاس گیا اور کہا کہ اس پر لکھنا ہے "ضمیر الدین، کتب فروش"

دوسرے دن جب وہ سائن بورڈ لینے پہنچا تو اس پر لکھا تھا "کتب الدین ضمیر فروش"



ایک آدمی مینڈک پر تجربہ کر رہا تھا۔ اس نے مینڈک کو میز پر رکھا اور اس کے قریب جا کر تالی بجائی۔ مینڈک زور سے اچھلا۔ اس نے مینڈک کی ایک ٹانگ کاٹ دی۔ پھر اس کے قریب جا کر تالی بجائی۔ مینڈک ذرا سا اچھلا اور گر پڑا۔ اب اس نے مینڈک کی دوسری ٹانگ بھی کاٹ دی اور قریب جا کر تالی بجائی۔ اس بار مینڈک ذرا سا بھی نہ اچھلا اس آدمی نے یہ تجربہ اپنی نوٹ بک میں یوں لکھا کہ "اگر مینڈک کی دونوں ٹانگیں کاٹ دی جائیں تو وہ بہرہ ہو جاتا ہے۔"

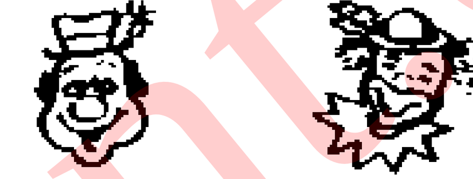


ایک بادشاہ نے کسی خوشی کے موقع پر سب قیدیوں کو رہا کرنے کا حکم دیا ان میں ایک بوڑھا بھی تھا۔ بادشاہ نے بوڑھے سے پوچھا۔ "بابا آپ یہاں کب سے قید ہیں؟"

"آپ کے باپ دادا کے زمانے سے۔" بوڑھے نے جواب دیا۔ بادشاہ نے کہا "اسے پھر سے قید کر دو یہ ہمارے بزرگوں کی نشانی ہے۔"



ایک مسافر ریل گاڑی میں سفر کر رہا تھا کہ ٹکٹ چیکر آ گیا اور مسافر سے بولا "ٹکٹ دکھاؤ" مسافر نے جواب میں پوچھا "تمہاری ملازمت کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟" ٹکٹ چیکر نے جواب دیا "بیس سال۔" مسافر نے افسوس سے کہا کتنے دکھ کی بات ہے تم نے ابھی تک ٹکٹ نہیں دیکھا۔



ایک عورت نے دوسری عورت سے کہا ہمارا خاندان بڑا پرانا ہے جہانگیری بادشاہ سے اب تک ہمارے خاندان کا شجرہ محفوظ ہے ویسے آپ کا خاندان کتنا پرانا ہے؟ دوسری خاتون نے جواب دیا پتا نہیں ہمارے خاندان کا ریکارڈ طوفان نوح میں بہہ گیا تھا۔



بیٹا (باپ سے) ابو مجھے اسکول جانے کے لیے ایک کار خرید دیں۔

باپ (غصے سے) اللہ نے تمہیں دو پاؤں کس لیے دیئے ہیں؟

بیٹا: ایک ایکسیلیٹر دبانے کے لیے اور دوسرا بریک لگانے کے لیے۔



پروفیسر صاحب لیکچر دے رہے تھے "اگر ایک آدمی ایک مکان کو بارہ دن میں تعمیر کرتا ہے تو بارہ آدمی اس مکان کو ایک دن میں تعمیر کریں گے تم میری بات سمجھ گئے؟

جی ہاں! اگر ایک کشتی بحر اکاہل کو تیس دن میں عبور کرتی ہے تو تیس کشتیاں ایک دن میں عبور کریں گی۔ شاگرد نے جواب دیا۔



ایک چھوٹی بچی وکیل صاحب کے گھر گئی۔ وہاں پر اس نے ڈھیروں کتابیں دیکھ کر وکیل صاحب سے پوچھا "انکل کیا آپ بھی ابو کی طرح لائبریری کی کتابیں واپس نہیں کرتے؟"



"دودھ کو خراب ہونے سے بچانے کا آسان طریقہ کیا ہے؟"

استاد نے شاگردوں سے پوچھا۔

"جناب! اسے گائے کے پیٹ میں ہی رہنے دیا جائے۔" ایک جانب سے آواز آئی۔



تین دوست پکنک منانے گئے۔ انہوں نے طے کیا کہ ہر ایک دو دو چیزیں لائے گا۔ ایک دوست دو بسکٹ کے ڈبے لایا۔ دوسرا دوست دو سیب لایا تیسرا دوست اپنے دو بھائیوں کو لے آیا۔



ایک لڑکا سائیکل پر اسکول جا رہا تھا کہ راستے میں بارش ہو گئی اور وہ گر پڑا لہٰذا اس نے سوچا کہ اسکول پہنچنے میں دیر ہو جائے گی۔ اس لیے کیوں نہ چھٹی کی درخواست دے دوں۔ اس نے لکھا۔

مائی ڈیئر ماسٹر، ہپ ہپ واٹر۔
چھم چھم چھم ہو گیا دھڑم
سو آئی ایم کین ناٹ کم۔
سینڈی تانگہ، آئی ول کم۔
یور اسٹوڈنٹ، ایم نجم۔



ایک صاحب کے یہاں تین نوکر تھے۔ ایک کا نام کھارا، دوسرے کا نام باسی اور تیسرے کا نام مہنگا۔

ایک دفعہ ان کے یہاں ایک مہمان تشریف لائے۔ صاحب نے نوکروں سے کہا کہ جلدی سے کھانا تیار کرو جب مہمان کھانے کی میز پر بیٹھے تو صاحب نے کہا! کھارا۔ پانی لے آؤ۔ مہمان نے کہا نہیں نہیں مجھے پیاس نہیں لگ رہی۔ تھوڑی دیر بعد صاحب نے کہا باسی۔ کھانے لے آؤ۔" مہمان یہ سن کر میز پر سے اٹھے اور کہنے لگے مجھے بھوک نہیں ہے میں گھر جا رہا ہوں پھر صاحب نے کہا "مہنگا رکشتہ لے آؤ۔" یہ سن کر مہمان رفو چکر ہو گئے۔



ایک لڑکی نے اپنے ہم جماعت لڑکے کو چھیڑتے ہوئے کہا۔تمہارے ہاتھ کتنے نازک، کتنے خوبصورت ہیں۔یہ تو کسی لڑکی کے جسم پر ہونے چاہئیں۔لڑکے نے قریب کھسکتے ہوئے کہا۔اچھا جب تم کہتی ہو تو۔یہی سہی۔



ایک صاحب کو دفتر میں بیٹھے بیٹھے اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے مقابلے میں پیرس کی سیر کا انعام جیتا ہے۔انہوں نے فوراً خوشی خوشی اپنی بیوی کو ٹیلی فون کیا۔پیاری۔کیا تم پیرس چلنا چاہتی ہو۔بیوی نے بشاش لہجے میں جواب دیا۔یقیناً پیرس تو ایک مدت سے میرے خوابوں میں بسا ہوا ہے میں ضرور آپ کے ساتھ چلوں گی۔آپ کون صاحب بول رہے ہیں۔



ایک عورت نے اپنی سہیلی کو بتایا۔مرد بھی کتنی جلدی رنگ بدلتا ہے۔اب دیکھو نا۔دو مہینے ہماری شادی کو ہوئے ہیں۔اب شوہر صاحب مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتے۔



تنہائی میں جب وہ اپنی محبوبہ کے حسن کے قصیدے جی بھر کے پڑھ چکا تو محبوبہ نے پوچھا کیا میں سچ مچ پہلی لڑکی ہوں۔جس کی تم نے اس قدر تعریفیں کیں؟ نوجوان نے چند لمحے سوچنے کے بعد جواب دیا۔ہو بھی سکتی ہو۔میری یادداشت اتنی تیز نہیں۔



ایک سنسان سڑک پر ایک خوبصورت عورت اکیلی چلی جارہی تھی کہ اس کے قریب ایک کار آ کر رکی۔کار چلانے والے نوجوان نے شائستگی کے ساتھ کہا۔لفٹ چاہیے تو حاضر ہے۔عورت نے جواب دیا۔شکریہ ابھی ابھی ایک صاحب نے لفٹ دے کر میری مدد کی تھی اور میں وہیں سے آ رہی ہوں۔

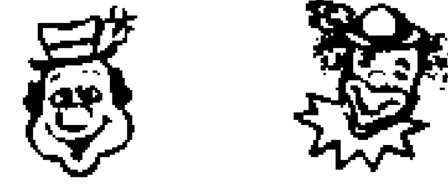


ایک ننھے سے بچے نے اپنے باپ سے پوچھا۔پاپا میں کہاں سے آیا ہوں باپ نے سر کھجا کر گھبراتے ہوئے جواب دیا۔یہ بات ابھی تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی۔ذرا اور بڑے ہو جاؤ پھر بتاؤں

گا۔بچہ بولا۔اس میں بڑے ہونے کا کیا سوال ہے۔میں تو بس یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جس طرح میرا دوست وکی کراچی سے آیا ہے۔میں کہاں سے آیا ہوں۔



دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی ایک عورت نے اپنے پریمی سے کہا۔جلدی سے کھڑکی کے راستے باہر کود جاؤ۔میرا شوہر آ گیا ہے۔پریمی ہچکچاتے ہوئے بولا۔لیکن پیاری ہم تیرھویں منزل پر ہیں۔عورت نے اسے ڈانٹا، جلدی۔یہ وہم پرست بننے کا وقت نہیں ہے۔



ایک صاحب نے کہیں راستے میں ایک جیتی جاگتی قیامت کو دیکھا تو ان کا دل مچل گیا۔انہوں نے عاشقانہ بانکپن کے ساتھ اسے اشاروں کی زبانی محبت کا اظہار کیا۔لڑکی نے جواب میں پانچ انگلیاں دکھائیں۔ان صاحب نے پانچ روپے کا نوٹ لڑکی کی طرف بڑھا دیا اور اگلے ہی لمحے ان کے گال پر پانچ انگلیوں کے نشان ابھر آئے۔

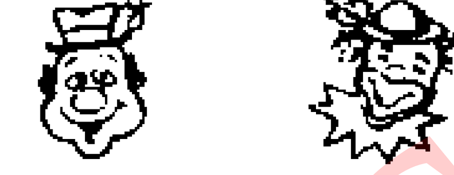


عدالت میں جج نے ملزمہ سے پوچھا۔اس پستول بندوق کے زمانے میں تم نے اپنے شوہر کو تیر کمان سے کیوں قتل کیا۔ملزمہ نے جواب دیا۔کیونکہ میں یہ نہیں چاہتی تھی کہ میرے بچوں کی آنکھ کھلے۔



ایک شیر شکار کو نکلا تو ایک لومڑی اور ایک گیدڑ بھی اس کے ساتھ ہو لیے۔شیر نے تھوڑی دیر میں ہی ایک گدھا۔ایک ہرن اور ایک خرگوش مار لیا۔پھر اس نے گیدڑ سے کہا۔میاں گیدڑ ذرا اس شکار کی تقسیم کرنا۔گدھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گیدڑ نے کہا۔یہ سب سے بڑا حصہ ہے۔اسے آپ نوش فرمائیں۔ہرن میں لیے لیتا ہوں اور خرگوش پر لومڑی کا حق ہے شیر نے غصے میں آ کر گیدڑ کے ایک زوردار تھپڑ رسید کیا۔جس سے اس کی ایک آنکھ جاتی رہی۔اس کے بعد اس نے لومڑی سے کہا اب تم تقسیم کرو۔لومڑی بولی۔خرگوش آپ کے ناشتے کے لیے ہے ہرن دوپہر کے کھانے کے لیے مناسب

رہے گا اور گدھے کو جب بھی بھوک لگے نوش فرما لیجئے گا۔ شیر نے خوش ہو کر پوچھا۔ لومڑی اتنی اچھی تقسیم تم نے کہاں سے سیکھی۔ لومڑی نے جواب دیا۔ گیدڑ کی ایک آنکھ سے۔



ایک دوپہر کو ایک پرانی کھٹیچر کار نئی دہلی کے ایک ریستوران کے سامنے آ کر رکی۔ اس زنگ آلود کار کی چھت کا کپڑا تار تار تھا اور انجن سے دھوئیں کے بادل اٹھ رہے۔ کار چلانے والا اتر کر قریب کھڑے ہوئے ایک آدمی سے کہنے لگا۔ بھائی ذرا کار کا دھیان رکھنا۔ میں ابھی ٹیلیفون کر کے واپس آیا۔ اس آدمی نے حامی بھر لی جب کار چلانے والا ٹیلیفون کر کے واپس آیا تو اس آدمی نے دس روپے طلب کیے۔ کار چلانے والے نے حیران ہو کر کہا۔ دس روپے یہ تو سراسر زیادتی ہے۔ میں نے تو دس منٹ بھی نہیں لگائے۔ اس آدمی نے جواب دیا۔ جناب میں وقت کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں اس وقت خفت کا معاوضہ طلب کر رہا ہوں۔ جو مجھے اس کار کے پاس کھڑے رہنے سے ہوئی۔ سب لوگ یہی سمجھ رہے تھے کہ یہ کار میری ہے۔

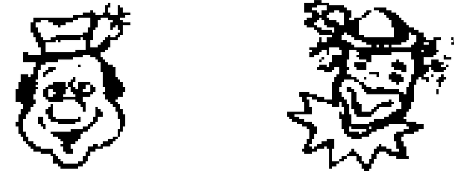


امریکہ کے ایک چھوٹے سے شہر کے ریلوے پلیٹ فارم پر ایک ریڈ انڈین مگن لیٹا ہوا دھوپ سینک رہا تھا۔ ایک سیاح نے اس سے کہا سنو بھئی تم کوئی روزگار تلاش کیوں نہیں کرتے۔ ریڈ انڈین نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔ کیوں آخر میں کام کیوں کروں۔ سیاح نے جواب دیا۔ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ بینک میں تمہاری کچھ رقم ہو۔ ریڈ انڈین بولا۔ کیوں رقم کی مجھے کیا ضرورت ہے۔ سیاح نے بوکھلا کر کہا۔ تاکہ تم باقی زندگی آرام سے بسر کر سکو اور پھر تمہیں کبھی کام نہ کرنا پڑے ریڈ انڈین بولا۔ لیکن کام تو میں آج بھی نہیں کر رہا ہوں۔

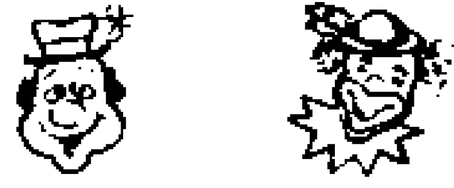


پیرس کے ایک پارک میں ایک نوجوان جوڑا ایک گھنے کنج میں بیٹھا راز و نیاز کی باتیں کر رہا تھا۔ ایک ہندوستانی سیاح نے لطف کی خاطر چھپ کر ان کی باتیں سننے اور ان کی حرکتوں کا جائزہ لینے کی ٹھانی۔ لڑکا کہہ رہا تھا۔ بس صرف ایک اور لڑکی نے پھر نفی میں سر ہلا دیا۔ ادھر ہندوستانی سیاح کا اشتیاق برابر بڑھ رہا تھا۔ اسے ایسی بات کی توقع تھی۔ جو اس ماحول میں ممکن ہو سکتی تھی لیکن جب لڑکی نے لڑکے

کے مسلسل اصرار پر وضاحتی جواب دیا۔ تو ہندوستانی سیاح بجھ کر رہ گیا۔ جواب یہ تھا۔ عجیب خود غرض آدمی ہو۔ صرف ایک سگریٹ ہی تو باقی رہ گیا ہے۔ میں گھر جا کر رات کے کھانے کے بعد کیا پیوں گی۔



ایک کلرک اسٹیڈیم میں بیٹھا فٹ بال کا مقابلہ دیکھ رہا تھا۔ کہ یکایک پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی روح فنا ہو گئی۔ اس کا افسر اس سے کہہ رہا تھا۔ تم یہاں کیسے؟ تم نے تو کہا تھا کہ تمہیں اپنے چچا کے جنازے میں شرکت کرنا ہے۔ کلرک بولا۔ ہو بھی سکتا تھا۔ میرے چچا اس مقابلے میں ریفری ہیں۔



ایک کمپنی کی خوبصورت اسٹینو گرافر نے اپنے مینجنگ ڈائریکٹر کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اگر آپ کمپنی کے لیے ایسا سیلز مین رکھنا چاہتے ہیں جو اپنی باتوں کے جادو سے کائیاں سے کائیاں گاہک کو ذرا سی دیر میں شیشے میں اتار لے تو ان صاحب ہی کو رکھئے گا جو اس جگہ کے لیے آئے ہیں اور دس منٹ سے آپ کے بلاوے کا انتظار کر رہے ہیں۔ اتنے وقفے میں ہی انہوں نے مجھے اپنے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ کر لیا ہے۔



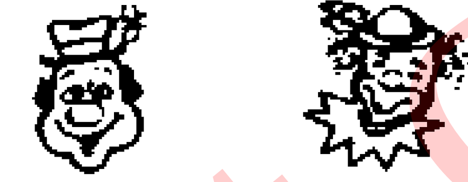
امریکہ میں ایک فوجی کیمپ کے قریب ایک شخص مشتبہ حالت میں گھومتا ہوا پکڑا گیا۔ اسے پوچھ گچھ کے لیے کمانڈنگ افسر کے سامنے پیش کیا گیا۔ کمانڈنگ افسر نے اس سے پوچھا۔ تم کوئی غیر ملکی ہو یا امریکی؟ اس شخص نے امریکی ہونے کا دعویٰ کیا تو کمانڈنگ افسر نے کہا۔ اچھا تو ذرا ہمارا قومی ترانہ، ستاروں بھرا جھنڈا، تو سناؤ۔ اس شخص نے شرمندہ ہو کر اعتراف کیا۔ وہ تو مجھے یاد نہیں۔ کمانڈنگ افسر نے کہا۔ تم جا سکتے ہو۔ مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم امریکی ہی ہو۔



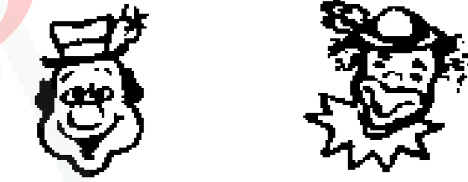
موٹر سائیکل پر سوار ٹریفک کانسٹیبل نے ایک پرانی چھکڑے جیسی کار کا پیچھا کیا اور برابر میں پہنچ کر ڈرائیور سے پوچھا۔ آپ نے سرخ بتی دیکھ کر کار روکی کیوں نہیں۔ ڈرائیور نے جواب دیا۔ آپ بھی میری جگہ ہوتے تو اور کیا کرتے۔ دو گھنٹے تک ہینڈل گھما گھما کر میں نے اس چھکڑے کو اسٹارٹ کیا تھا۔



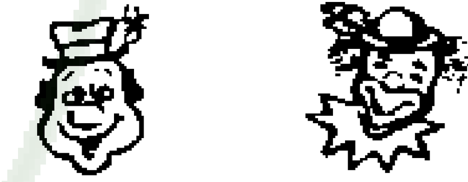
ایک مرتبہ ونسٹن چرچل سے کسی نے پوچھا کیا یہ دیکھ کر آپ کو خوشی نہیں ہوئی کہ جب آپ کی تقریر ہوتی ہے تو ایسی بے پناہ بھیڑ امڈ آتی ہے۔ چرچل نے جواب دیا نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اگر مجھے پھانسی دی جا رہی ہو تو اس سے بھی زیادہ بے پناہ بھیڑ امڈ آئے گی۔



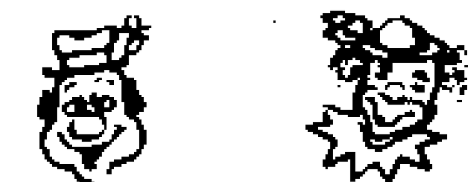
ہالی وڈ کی ایک اداکارہ نے اپنی اداکارہ سہیلی سے کہا۔ میرا اپنا بوائے فرینڈ ہر اعتبار سے مکمل ہے۔ وہ نہ شراب پیتا ہے نہ جوا کھیلتا ہے۔ نہ کسی دوسری لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے۔ سہیلی بولی۔ خدا کی پناہ ایسی صورت میں تم آئندہ کبھی اس سے طلاق کیسے لوگی۔



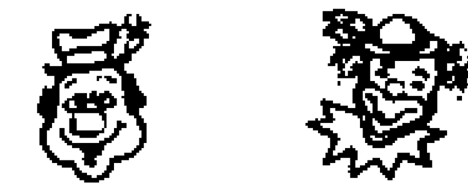
ایک ڈینٹسٹ نے اپنے ایک مریض کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کم بخت نے چھ ماہ سے میرا بل ادا نہیں کیا۔ آج میں اپنی رقم وصول کر کے ہی رہوں گا۔ یہ کہہ کر وہ باہر چلا گیا جب وہ واپس آیا تو بیوی اس کے چہرے سے ہی بھانپ گئی کہ اسے رقم وصول کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ اس نے کہا معلوم ہوتا ہے بات بنی نہیں۔ ڈینٹسٹ نے جواب دیا۔ بنتی کیا خاک اس کمبخت نے نہ صرف میرے پیسے ادا نہیں کیے بلکہ میرے ہی دانتوں سے مجھے کاٹ بھی لیا۔



ایک سن رسیدہ کنواری عورت ایک نوجوان ڈاکٹر کے پاس پہنچی اور اس سے کہنے لگی۔ ڈاکٹر صاحب درد نے مجھے بے چین کر رکھا ہے۔ ڈاکٹر کچھ کہے بغیر اس کے پیٹ پر ہلکی ہلکی مالش کرنے لگا۔ پھر بولا۔ اس طرح کچھ راحت مل رہی ہے۔ عورت نے جواب دیا۔ بہت زیادہ مگر ڈاکٹر صاحب میرے کان میں درد ہے۔



نفسیاتی علاج کے ڈاکٹر نے مریض کی روداد سننے کے بعد کہا۔ تو آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آپ کے خوابوں کا مطلب کیا ہے۔ مریض نے جواب دیا۔ ان کے مطلب کی پرواہ نہ کیجئے مجھے صرف ان کے نام پتے دیجئے۔



ایک نفسیاتی علاج کے ماہر ڈاکٹر کو ایک صاحب نے بتایا۔ کہ روزانہ رات کو میں ایک پریشان کن خواب دیکھتا ہوں۔ میں یک بند دروازے کے سامنے کھڑا ہوں۔ جس پر کچھ لکھا ہوا ہے۔ میں دروازے کو لاکھ دھکیلتا ہوں مگر وہ کھلتا ہی نہیں۔ ڈاکٹر نے پوچھا۔ اور دروازے پر کیا لکھا ہوتا ہے۔ ان صاحب نے جواب دیا۔ ہینڈل اپنی طرف کھینچو۔



ایک بچے نے مطلب کے اندر جھانکتے ہوئے کہا۔ کیا دانتوں کے ڈاکٹر صاحب موجود ہیں۔ نرس نے پیار سے اس سے کہا۔ اس وقت تو نہیں ہیں۔ کیا کام ہے تمہیں بچے نے جواب دیا۔ ممی نے مجھے دانت نکلوانے کے لیے بھیجا ہے۔ اچھا یہ بتائیے اب ڈاکٹر صاحب کس وقت مطلب میں موجود نہیں ہوں گے۔



پارک میں ایک نوجوان نے کسی طرح ایک خوبصورت لڑکی سے باتیں کرنے کا راستہ نکال ہی لیا۔ باتوں باتوں میں اس نے کہا۔ ہر بڑے شہر میں میرا کاروبار ہے بیس جگہوں پر میری کوٹھیاں ہیں۔ جب بھی تم مجھ سے ملنا چاہو۔ مجھے ٹیلیفون کر دینا میری رولز رائس کار تمہیں لینے کے لیے پہنچ جائی گی۔ لڑکی نے مرعوب ہوتے ہوئے پوچھا آپ کا فون نمبر کیا ہے۔ ایک کاغذ کے پرزے پر فون نمبر لکھ کر لڑکی کو تھماتے ہوئے نوجوان نے کہا۔ یہ نمبر اس نائی کی دوکان کا ہے۔ جس کے اوپر کے کمرے میں میں رہتا ہوں وہ مجھے بلا دے گا۔



ایک لڑکے نے اپنے باپ سے پوچھا۔ پاپا شادی کرنے میں کتنا خرچ ہوتا ہے باپ نے جواب دیا۔ پتہ نہیں بیٹا۔ میں تو ابھی تک ادائیگی کر رہا ہوں۔

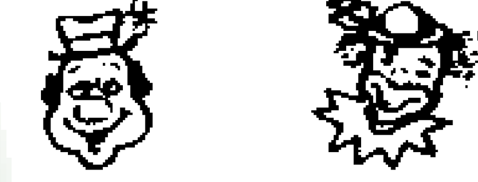


ایک کمیونسٹ مر کر دوزخ میں گیا تو دوزخ کے داروغہ سے پہلی بات اس نے یہی کہی بھئی مزہ آ گیا۔ جنت میں آ کر میں واقعی بہت خوش ہوں۔ داروغہ بولا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ یہ جنت نہیں ہے۔ کمیونسٹ نے کہا۔ یہ تو تمہارا خیال ہے۔ میں سیدھا سائبیریا سے آ رہا ہوں۔



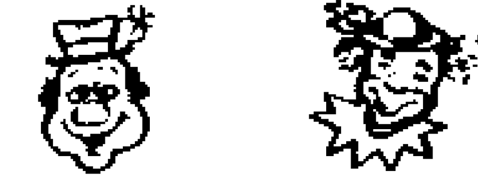
ایک کارخانے میں اجتماعی بیمہ سکیم شروع کی گئی۔ کارخانے کے ایک کے علاوہ تمام ملازمین نے اس پر دستخط کر دیے۔ اسکیم میں ایک شرط لازمی تھی کہ تمام ملازمین کو اس پر دستخط کرنا ہوں گے۔ ورنہ پالیسی جاری نہیں کی جائے گی۔ چنانچہ فورمین سے لے کر کارخانے کے منیجر تک سب نے اس ملازم سے درخواست کی اور سمجھایا کہ وہ دستخط کر دے مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ آخر کارخانے کا مالک آیا اور اسے الگ لے جا کر کہا۔

دیکھو اگر تم دستخط نہ کرو گے تو تمہیں نوکری سے نکال دوں گا۔ ملازم نے چپ چاپ پالیسی پر دستخط کر دیے۔ مالک نے کہا۔ تم نے پہلے دستخط کیوں نہیں کیے تھے۔ ملازم نے جواب دیا۔ آپ سے پہلے کسی نے مجھے اتنے واضح الفاظ میں نہیں سمجھایا تھا۔



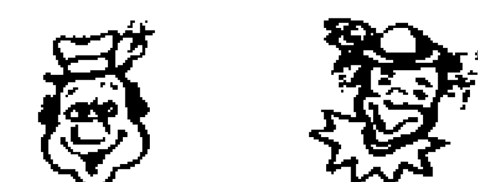
ڈاکٹر نے مریض سے کہا۔ میں نے اپنی فیس بالکل واجبی بتائی ہے۔ ویسے آپ کی مرضی ہے مگر جاتے جاتے یہ تو بتایئے کہ وہ کون سا ڈاکٹر ہے جو بغیر رقم لیے دانت نکال دے گا۔

مریض: ایک صاحب سے میں نے قرضہ لیا ہوا ہے۔ وہ آج مجھے الٹی میٹم دے گئے ہیں کہ شام تک رقم نہ ملی تو وہ میرے دانت باہر نکال دیں گے۔



زبان اور قواعد کے ایک استاد کلاس میں لیکچر دے رہے تھے۔ اگر آپ کوئی لفظ پانچ بار دہرائیں تو وہ ہمیشہ کے لیے آپ کا ہو جائے گا۔

پہلی صف میں بیٹھی ہوئی ایک لڑکی نے زیر لب دوہرانا شروع کر دیا جمی جمی......!



ضرورت مند بیوہ کی ضرورت تھی ایک کنجوس نے اپنا خون دے کر اس کی جان بچائی۔ بیوہ بہت خوش ہوئی۔ اس نے کنجوس کو ایک ہزار روپے انعام دیا۔

کچھ ہی دنوں بعد بیوہ کو دوبارہ خون کی ضرورت پڑی۔ کنجوس کو پانچ سو روپے دیئے۔

حسن اتفاق سے بیوہ کو تیسری مرتبہ پھر خون کی ضرورت پڑی اور وہی آڑے وقت میں اس

کے کام آیا۔ اس مرتبہ بیوہ نے اسے ایک پیسہ بھی نہ دیا اور پیار بھری نظروں سے دیکھ کر اس کا شکریہ ادا کیا۔ کیونکہ اس کی رگوں میں موجود کنجوس کا خون اپنا رنگ دکھا رہا تھا۔



میزبان (مہمان سے) جناب آپ کو کھانا کھاتے ہوئے تین گھنٹے ہو گئے ہیں مگر آپ ابھی تک کھانے پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

مہمان: جناب دعوتی کارڈ پر لکھا ہے کہ کھانے کا وقت ایک سے تین بجے تک۔



میزبان (مہمان سے) سنایئے جناب خیریت کے ساتھ آئے ہیں؟

مہمان: نہیں جناب میں تو اکیلا ہی آیا ہوں۔



نوکر (مالک سے) جناب میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ آپ نے مجھے ایک روپیہ انعام دیا ہے۔

مالک: فکر مت کرو۔ میں تمہاری تنخواہ سے کاٹ لوں گا۔



ماں (بیٹے سے) دیکھو بیٹے اگر تم ہاتھ دھوؤ گے تو تمہیں ایک بسکٹ دوں گی، منہ بھی دھوؤ گے تو دو بسکٹ دوں گی اور اگر پاؤں بھی دھوؤ گے تو تین بسکٹ دوں گی۔

بیٹا: (جلدی سے) امی! اگر میں نہا لوں تو کیا بسکٹ کا پورا ڈبہ دیں گی؟

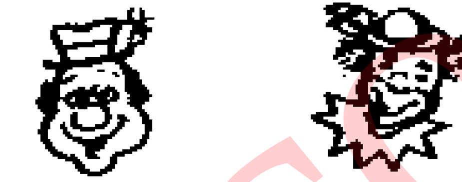


پہلا دوست (دوسرے سے) یار! میری بیوی اتنی موٹی ہے کہ جب ایک دن میں نے اس کا وزن مشین پر کرایا تو پرچی پر لکھا تھا۔ براہ کرم ایک وقت میں ایک صاحب وزن کرائیں۔



مالک (نوکر سے) تم نے مچھلی دھو کر کیوں نہیں پکائی؟

نوکر: جناب یہ تو خود ہی پانی میں نہا کر آئی تھی۔



ایک شخص (سپاہی سے) اگر نلکے پر نہانا منع ہے تو آپ نے اس وقت کیوں نہ بتایا جب میں کپڑے اتار رہا تھا۔

سپاہی: نہانا منع ہے، کپڑے اتارنا نہیں۔



بیٹا: امی آپ کہاں پیدا ہوئی تھیں؟

امی: بیٹے! کراچی میں۔

بیٹا: اباجان کہاں پیدا ہوئے؟

امی: لاہور میں۔

بیٹا: میں کہاں پیدا ہوا تھا؟

امی: فیصل آباد میں۔

بیٹا: تو پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم اکٹھے کیسے ہو گئے؟



بچہ:......فون پر ہیڈ ماسٹر سے۔ جناب میرا لڑکا بیمار ہے۔ آج سکول نہیں آ سکتا۔

ہیڈ ماسٹر (آواز پہچانتے ہوئے) یہ کون بول رہا ہے؟

بچہ (گھبرا کر) جناب فون پر میرے ابو بول رہے ہیں۔



ایک دوست (دوسرے سے) کل میری اور بیوی کی جنگ ہوئی۔

دوسرا: آخر جیت کس کی ہوئی؟

پہلا (فخر سے) میری۔

دوسرا (وہ کس طرح؟)

پہلا: وہ میرے پاس گھٹنوں کے بل چل کر آئی اور کہا چارپائی کے نیچے سے نکل آؤ۔



دو دوست آپس میں اپنے بزرگوں کا ذکر کر رہے تھے۔

پہلا بولا: میرے نانا بہت اچھے تیراک تھے انہوں نے ایک بار دریا میں چھلانگ لگائی تو تین سال بعد نکلے تھے۔

دوسرے نے کہا: یہ کون سی بڑی بات ہے۔ میرے دادا نے ایک بار دریا میں چھلانگ لگائی تو ابھی تک باہر نہیں نکلے۔



ایک پروفیسر کے شاگرد نے اپنی شادی پر انہیں مدعو کیا اور لکھا کہ آپ کو یہ جان کر مسرت ہو گی کہ ہم ایک سے دو ہو رہے ہیں۔

پروفیسر نے جواب دیا۔

میری دعا ہے کہ آپ ایک ہو کر رہیں۔



کاروبار کے سلسلے میں رحیم میاں پیرس پہنچے تو فرانسیسی زبان سے ناواقفیت کی بناء پر انہیں قدم قدم پر بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک روز ریسٹوران میں کھانا کھا رہے تھے کہ ان کے پاس ایک لڑکی آ بیٹھی۔ رحیم میاں کو نوالے حلق سے نیچے اتارنا دوبھر ہو گئے۔ دل ہی دل میں دعا کی کہ خدایا اسے اردولنا آتی ہو۔ پھر لڑکی سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا:

"تمہیں ہماری زبان آتی ہے؟"

لڑکی نے مسکرا کر کہا: یس۔ تھوڑا تھوڑا۔

رحیم میاں خوشی سے جھوم اٹھے۔ "تھوڑا تھوڑا آخر کتنا تھوڑا؟"

"صرف تھری ہنڈرڈ فرانک۔" لڑکی نے جواب دیا۔



ایک چھوٹے سے دیہات کا پولیس مین، جو وہاں بیس سال سے تھا، دیہاتیوں میں بڑا غیر مقبول تھا جب کہ پولیس مین کا دعویٰ تھا کہ اپنے فرائض کی بجا آوری کرتے ہوئے وہ دیہات کے ہر باشندے کو حوالات کی سیر کرا چکا ہے۔

بیس سال بعد اس کا دوسرے دیہات میں تبادلہ کر دیا گیا جب وہ چارج دینے بیٹھا تو اچانک اسے یاد آیا کہ مقامی پادری صاحب آج تک اس کی گرفت میں نہیں آئے۔ اس نے فوراً معذرت چاہی اور کچھ دیر بعد چارج دینے کا وعدہ کر کے چرچ کی طرف دوڑا۔

اتفاق سے پادری صاحب سائیکل پر بیٹھے تشریف لا رہے تھے۔ پولیس مین آڑ میں ہو گیا اور جونہی ان کی سائیکل قریب سے گزری وہ اچھل کر اس طرح سامنے آیا کہ سائیکل اس سے ٹکرا جائے تاکہ وہ غیر محتاط ڈرائیونگ کے جرم میں پادری صاحب کو بھی حوالات کی سیر کرا دے۔

مگر خوش قسمتی سے پادری صاحب نے بروقت بریک لگا لیے۔

پولیس مین نے شکست خوردہ انداز میں گہری سانس لی۔

''مجھے افسوس ہے پادری صاحب! میں نے دیہات کے ہر باشندے کو حوالات میں بند کیا۔ آپ واحد انسان ہیں جو ہمیشہ میرے ہاتھ سے بچ نکلے۔''

پادری صاحب مسکرائے: ''وجہ جانتے ہو؟''

''نہیں۔''

''دراصل میرے ساتھ ہمیشہ خدا رہتا ہے۔''

''اس وقت بھی جبکہ آپ سائیکل پر تشریف لا رہے تھے، خدا آپ کے ساتھ تھا؟''

''ہاں'' پادری صاحب نے فخر سے سر کو جنبش دی۔

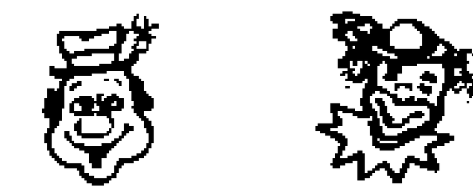
''وہ مارا'' پولیس مین نے لپک کر پادری صاحب کا ہاتھ پکڑ لیا: ''جناب عالی! میں آپ کو سائیکل پر ڈبل سواری کرنے کے جرم میں گرفتار کرتا ہوں۔''



بیٹا (باپ سے) ابا جان! آپ کے بال سفید کیوں ہوتے جا رہے ہیں؟

باپ (اطمینان سے) بیٹے! شرارتی بچوں کے والدین کے بال سفید ہو جاتے ہیں۔

بیٹا (جلدی سے) اچھا اب سمجھا اسی لیے دادا جان کے سب بال سفید ہیں۔



ایک آدمی نے قصاب کی دکان سے گوشت لیا اور ساتھ پکانے کا طریقہ بھی لکھوایا۔ ترکیب کو جیب میں ڈالا اور گوشت سر پر رکھ کر چل دیا۔

راستے میں چیل پڑی اور سارا گوشت جھپٹ لے گئی۔ وہ شخص بڑے اطمینان سے بولا: بڑی خوشی سے لے جا لیکن پکائے گی کیسے؟ ترکیب تو میرے پاس ہے۔



دو پاگل بیٹھے گپیں ہانک رہے تھے۔ ایک دوسرے سے کہنے لگا: اگر ایک ہاتھی درخت پر چڑھا ہوا اور نیچے اترنا چاہتا ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

پہلا پاگل کچھ دیر سوچنے کے بعد: اسے چاہیے کہ کسی پتے پر بیٹھ کر خزاں کا انتظار کرے۔



عمران (کامران سے) مجھے حساب کے ماسٹر بہت پسند ہیں۔

کامران (تعجب سے) وہ کیوں؟

عمران: اس لیے کہ وہ مجھے بات بات پر کلاس سے باہر نکال دیتے ہیں۔



بیٹا (امی سے) وہ گل دان جو آپ کل لائی تھیں اگر کوئی وہ توڑ دے تو آپ کیا کریں گی؟

امی: میں اس کا سر پھوڑ دوں گی۔

بیٹا: تو جلدی چلیے ابو نے وہ گلدان توڑ دیا ہے۔



ایک موٹے آدمی کو ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ گھڑ سواری کیا کرو۔ چند دن بعد ڈاکٹر نے مریض سے پوچھا کہیے کچھ دبلے ہوئے؟

موٹے نے جواب دیا:

میں تو نہیں البتہ گھوڑا بے حد دبلا ہو گیا ہے۔



تین سپاہی جنگل میں سفر کر رہے تھے راستے میں انہوں نے دیکھا کہ ایک شیر ان کی طرف آ رہا ہے۔

ایک سپاہی ڈر کے کہنے لگا آؤ بھاگ چلیں۔ دوسرا بولا: کسی اونچے درخت پر چڑھ جائیں۔

تیسرا ٹریفک کانسٹیبل تھا۔ بولا:

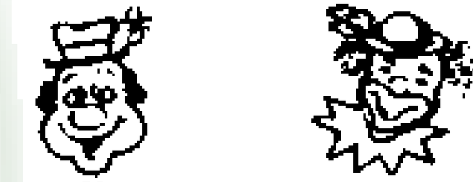
''ارے ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہے وہ اپنے بائیں ہاتھ سے گزرے گا، ہم اپنے بائیں ہاتھ سے گزریں گے۔



مریض متواتر تین روز دوا استعمال کرنے کے بعد ڈاکٹر کے پاس پہنچا۔ ڈاکٹر نے پوچھا:

اب تو جناب کی طبیعت کچھ ہلکی ہو گئی ہوگی۔

مریض نے جواب دیا: ''طبیعت تو نہیں البتہ جیب ہلکی ہو گئی ہے۔''

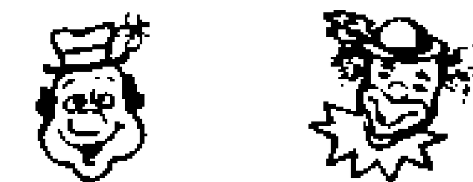


ایک دیہاتی بلا اجازت ایک شادی والے گھر میں گھس گیا لوگوں نے پوچھا۔

کیوں بھئی کیا وجہ ہے جو اس خوبصورت گھر میں گھس آئے ہو؟

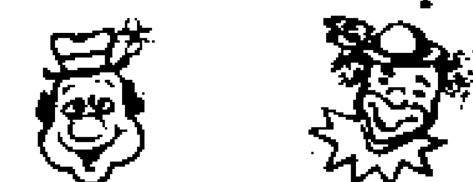
دیہاتی بولا:

دراصل بات یہ ہے کہ باہر گیٹ پر لکھا ہے ''خوش آمدید۔''



استاد (شاگرد سے) تم نے جغرافیہ کا کام کیوں نہیں کیا؟

شاگرد: کل کے اخبار میں ایک صدر کا بیان ہے کہ ہم دنیا کا نقشہ بدل دیں گے۔ اس لیے کوئی فائدہ نہیں۔



ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا دوسرے سے کہا۔

ذرا جلدی سے اپنے گھر سے ایک بیلچہ تو لا دیں۔ میرا ایک دوست ٹخنوں تک کیچڑ میں پھنسا ہوا ہے۔

دوسرا آدمی نے کہا:

کمال کرتے ہو میں ایک دن گھٹنوں تک دھنسا ہوا تھا اور نکل آیا تھا۔ تمہارا دوست ٹخنوں تک دھنسا ہوا ہے، کیوں نہیں نکل سکتا؟

پہلا آدمی بولا:

دراصل وہ سر کے بل گرا ہے۔



برطانوی: ہمارے ملک میں آب دوز کشتیاں سمندر کی تہہ کے ساتھ چلتی ہیں۔

امریکی (حیران ہو کر) کیا بالکل سمندر کی تہہ کے ساتھ؟

برطانوی: نہیں تھوڑا سا اوپر۔

امریکی: ہمارے ملک کے ہوائی جہاز آسمان کے ساتھ ساتھ پرواز کرتے ہیں۔

برطانوی: (تعجب سے) کیا بالکل آسمان کے ساتھ؟

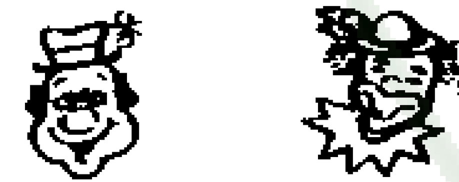
امریکی: نہیں تھوڑا سا نیچے۔

جب پاکستانی کی باری آئی تو اس نے کہا۔

ہمارے ملک میں لوگ ناک سے روٹی کھاتے ہیں۔

باقی دونوں حیران ہو کر: ناک سے روٹی کھاتے ہیں؟

پاکستانی: نہیں جناب، تھوڑا سا نیچے۔



خواتین کے ہوسٹل میں آگ لگی۔ فائرمینوں نے انتہائی جرأت اور بہادری کا کارنامہ انجام دیتے ہوئے صرف دو گھنٹوں میں آگ پر قابو پا لیا۔

آگ دو گھنٹے میں بجھ گئی لیکن فائرمینوں کو باہر نکالنے میں پورے دو دن لگ گئے۔



استاد: قیامت کے دن زمین پھٹ جائے گی۔ آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، غرض ہر چیز ہو جائے گی۔

شاگرد: ماسٹر صاحب! تو کیا اس دن سکول میں چھٹی ہوگی؟



ایک صاحب بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے۔ان کے پاس بیٹھے ہوئے شخص نے کہا:

کیا آپ تھوڑی دیر کے لیے مجھے اپنی عینک اتار کر دے سکتے ہیں۔

پہلے شخص نے عینک اتار کر دے دی تو دوسرا شخص بولا:

اب آپ کے لیے اخبار بے کار ہے وہ بھی مجھے دے دیجئے۔



سپاہی (ایک افیونی سے) تم نشے میں سڑک پر پڑے ہو میرے ساتھ فوراً تھانے چلو۔

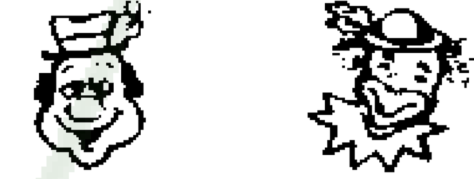
افیونی: اگر.....اگر مجھ میں چلنے کی ہمت ہوتی تو گھر نہ چلا جاتا۔



ایک بادشاہ نے ایک شاعر کو خوش ہو کر ایک مریل کمزور سا گھوڑا دیا۔ جب شاعر اسے گھر لے کر گیا تو وہ رات کو ہی مر گیا۔ دوسرے دن وہ بادشاہ کے پاس گیا تو بادشاہ نے پوچھا کہ گھوڑا کیسا ہے۔

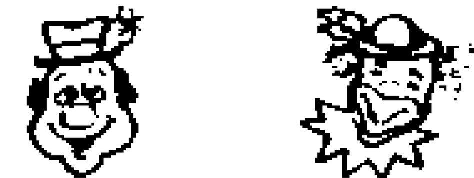
شاعر نے کہا۔

بادشاہ سلامت: اس کی رفتار اتنی تیز تھی کہ ایک ہی رات میں جست لگا کر اگلے جہاں پہنچ گیا۔



گاہک (غصے سے) قصائی کو: دیکھو جی کتنی دیر سے کہہ رہا ہوں پہلے مجھے فارغ کر دیں۔

قصائی: بس جناب اب آپ ہی کا قیمہ بنانے والا ہوں۔



ایک جاہل (بابو جی) آپ انگریزی سمجھ سکتے ہیں؟

بابو جی: ہاں جی اگر اردو میں بولی جائے تو سمجھ لیتا ہوں۔



ایک صاحب بہادر کی عدالت میں گائے کی چوری کا مقدمہ پیش ہوا۔ صاحب بہادر گائے کا نام سن کر گھبرائے اور کہا گائے عدالت میں پیش کی جائے۔

فریقین نے عذر کیا کہ گائے کوٹھے پر نہیں آ سکتیں آپ نیچے چل کر ملاحظہ فرمائیں۔

صاحب بہادر نیچے آئے۔ گائے کو دیکھ کر کہنے لگے: تم بہت کھراب لوگ ہے۔ گائے گائے پکارتا ہے یہ نہیں کہتا کہ بیل کا مسز ہے۔



باپ: بیٹا تم کیوں رو رہے ہو؟

بیٹا: ماسٹر جی نے مارا ہے۔

باپ: کیوں؟

بیٹا: انہوں نے ایک بات پوچھی تھی جس کا جواب پوری کلاس سے میں نے دے دیا۔

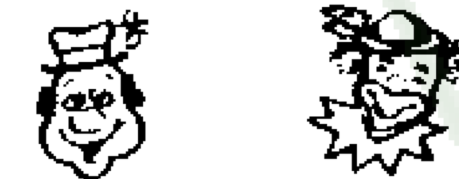
باپ: کون سی بات؟

بیٹا: انہوں نے پوچھا تھا میری کرسی کس نے توڑی ہے؟



ایک مسافر (دوسرے سے) جناب آپ ہر اسٹیشن پر اتر کر اگلے اسٹیشن کا ٹکٹ کیوں خرید رہے ہیں؟

دوسرا: جناب مجبوری ہے۔ ڈاکٹر نے لمبے سفر سے منع کر رکھا ہے۔



ایک شخص اپنے دوست سے باتیں کر رہا تھا: "اگر تم میرے پاس آؤ تو یہ لو ایڈریس اور آ کر گھٹنوں سے دروازہ کھٹکھٹا لینا۔"

دوسرا شخص (حیران ہو کر) مگر گھٹنے سے کیوں؟

پہلا شخص: اب مجھے ایسا نادان بھی نہ جانو جو یہ سمجھ لوں کہ تم خالی آؤ گے۔



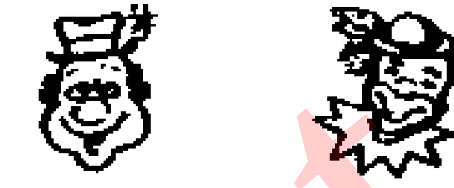
بڑی بہن (چھوٹی کو ڈانٹتے ہوئے) رفیعہ خاموش ہو جاؤ میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے۔

نورین معصومیت سے: لاؤ باجی میں سوئی دھاگہ سے سی دیتی ہوں۔



ایک ڈاکٹر نے ایک آدمی کو بل بنا کر بھیجا جس پر لکھا کہ آج یہ بل ایک سال کا ہو گیا مگر ادائیگی ابھی نہیں ہوئی۔اس آدمی نے بل پر یہ عبارت لکھ کر واپس کر دیا:

''سالگرہ مبارک۔''



ہوٹل میں بہت گرمی تھی۔ایک گاہک نے اپنا کوٹ اتار کر ایک جگہ ٹانگ دیا اور اس پر ایک پرچہ چسپاں کر دیا:

کوئی میرا کوٹ نہ چرائے، میں باکسنگ کا عالمی چیمپئن ہوں۔

تھوڑی دیر بعد اس نے دیکھا تو کوٹ غائب تھا اور ایک دوسرے پرچے پر تحریر تھا:

''مجھے پکڑنے کی کوشش نہ کرنا میں دوڑ کا عالمی چیمپئن ہوں۔



دروازے پر فقیر صدا لگا رہا تھا،''بھوکا ہوں،خدا کے نام پر روٹی دو۔''

اندر سے آواز آئی:''معاف کرو بابا مالکن گھر پر نہیں ہے۔''

فقیر نے جھلا کر کہا:''روٹی مانگ رہا ہوں مالکن نہیں۔''



دو گپی آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ایک نے کہا:

ایک دفعہ میں اتنے ٹھنڈے ملک میں گیا جہاں موم بتی کی آگ بھی جم جاتی تھی۔دوسرے نے کہا:

چھوڑو یار۔ایک دفعہ میں اتنے برفانی ملک میں گیا جہاں منہ سے باتیں کرتے وقت آواز بجائے برف کے گولے باہر آتے تھے۔پھر ان برف کے گولوں کو گرم کرتے تب کہیں جا کر بات کی آتی تھی۔



ایک افیمی (دوسرے سے) آج میں دکان پر بیٹھا تھا کہ شیر آ گیا اور دکان میں رکھی ہوئی ساری گھاس کھا گیا۔

دوسرا افیمی: معاف کرنا آئندہ میں شیر کو باندھ کر رکھوں گا۔



ایک دوست (دوسرے سے) آرام سے بیٹھو ورنہ مکا مار کر ملتان پہنچا دوں گا۔

دوسرا: یار ذرا آہستہ سے مارنا کیوں میں نے ساہیوال اترنا ہے۔



کنجوس مسافر: ایک کمرے کا کیا کرایہ ہے؟

ہوٹل والا: پہلی منزل کے ہر کمرے کا کرایہ پندرہ روپے دوسری منزل کے کمروں کا دس روپے اور تیسری منزل کے کمروں کا پانچ روپے۔

مسافر: کیا اس ہوٹل کی چوتھی منزل ہے؟

ہوٹل والا: جی نہیں۔

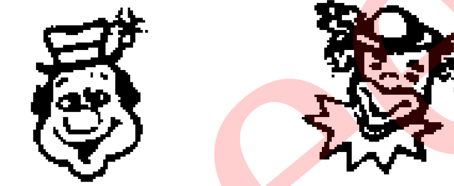
مسافر: تو پھر یہ ہوٹل میرے کام کا نہیں۔میں تو اونچے ہوٹل پسند کرتا ہوں۔



حسان: میرے ابو بہت بہادر ہیں۔

انجم: وہ کیسے؟

حسان: دادی جان کہتی ہیں کہ بچپن میں جب وہ روتے تو سارا گھر سر پر اٹھا لیتے تھے۔



ایک صاحب انتقال فرما گئے۔رشتہ داروں نے فیصلہ کیا کہ مرحوم کا ایک فوٹو ہو جائے بطور یادگار۔چنانچہ فوٹو گرافر کو بلایا گیا۔اس نے اپنا کیمرہ فٹ کیا۔لاش کے چہرے سے کپڑا اٹھایا گیا۔فوٹو گرافر نے حسب عادت لاش سے مخاطب ہو کر کہا:

''ذرا مسکرائیے۔''



فوجی افسر: تم نے بیس کارتوس ضائع کیے آخر تمہاری گولی نشانے پر کیوں نہیں لگتی۔

رنگروٹ: حضور میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ یہاں سے تو ٹھیک جاتی ہے۔



ڈاکٹر صاحب بڑی خوشی سے بولے۔

مبارک ہو تمہارے کان کا آپریشن بڑا کامیاب رہا ہے۔

مریض: کیا کہا ڈاکٹر صاحب! ذرا میرے قریب آ کر بتائیں۔



بیٹا خوشی خوشی گھر آیا اور بولا:

ابا جان! آج میں نے تقریری مقابلے میں اول انعام حاصل کیا ہے۔

باپ قدرے درشتی سے بولا۔

''اول انعام''

بیٹا: کیوں ابو! آپ خوش نہیں ہوئے؟

باپ: بھاگ جاؤ! تمہاری ساری عادتیں روز بروز اپنی ماں کی طرح ہوتی جا رہی ہیں۔



ایک لڑکا پانی کے ٹب میں بیٹھا سبق یاد کر رہا تھا کہ اتنے میں اس کے ابو آ گئے۔

ابو: بیٹا! تم پانی میں بیٹھ کر سبق یاد کیوں کر رہے ہو؟

بیٹا: ابو آپ ہی نے تو کہا تھا کہ تازہ دم ہو کر پڑھا کرو۔



استاد (وسیم سے) ندی نالے کہاں سے نکلتے ہیں؟

وسیم: جناب مجھے تو معلوم نہیں۔

استاد: اچھا ندیم! تم بتاؤ۔

ندیم: ندی کا تو پتہ نہیں البتہ نالوں کا پتہ ہے کہ وہ ہماری شلواروں اور پاجاموں سے نکلتے ہیں۔



ایک شخص بازار سے عینک کا شیشہ لینے گیا۔ چشمہ بناتے وقت دکاندار نے غلطی سے دوربین کے شیشے لگا دیے چشمہ پہن کر وہ شخص باہر نکلا تو ایک ریڑھی والے کے پاس گیا اور پوچھا یہ تربوز کیا بھاؤ ہیں؟

ریڑھی والے نے مسکرا کر کہا:

میرے بھائی چشمہ اتار کر دیکھیے یہ تربوز نہیں بلکہ انگور ہیں۔



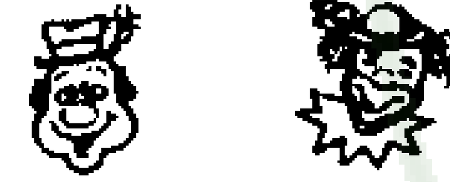
استاد (امتحان کے کمرے میں) مجید! تم قلم بند کر کے بیٹھے ہو، پرچہ حل کیوں نہیں کرتے؟

مجید! جناب پرچے پر لکھا ہے کہ شیر شاہ سوری کے حالات قلم بند کرو۔ اس لیے میں قلم بند کر کے بیٹھا ہوں۔



استاد (شاگرد سے) جب میں تمہاری عمر کا تھا تو بالکل تمہارے جیسا تھا۔

شاگرد: تو کیا آپ بھی میری طرح سکول سے بھاگا کرتے تھے؟

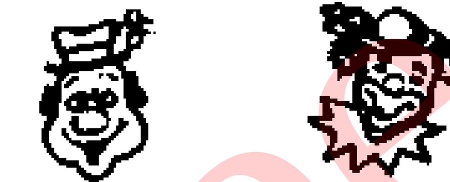


بادشاہ نے اپنے مسخرے ملازم سے کہا:

رات میں نے خواب میں دیکھا کہ تم گندے پانی میں اور میں شہد میں نہا رہا ہوں۔

مسخرے نے فوراً جواب دیا:

حضور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں آپ کو اور آپ مجھے چاٹ رہے ہیں۔



مسافر صاحب کلاس میں بچوں کو دودھ کے فائدے بتا رہے تھے۔ انہوں نے ایک بچے سے پوچھا:

''اچھا بھئی ایسی چیزوں کے نام بتاؤ جن میں دودھ ہوتا ہے۔ شکیل نے سوچتے ہوئے کہا:

''دہی...... کھیر...... آئس کریم اور...... بھینس۔''



لڑکا (نائی سے) میری حجامت اچھی طرح بنانا۔

نائی: کس نمونہ کی ہو؟

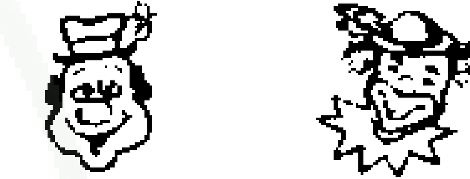
لڑکا: جیسے میرے والد صاحب کی ہے۔ درمیان سے صفائی اور ارد گرد جھالر۔



سواری (تانگے والے سے) تانگہ خالی ہے جاؤ گے۔

تانگے والا: جی ہاں باؤ جی۔

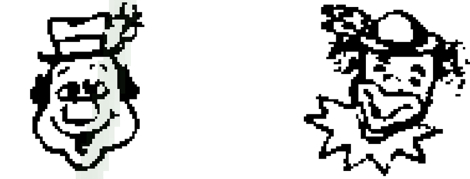
سواری: جاؤ پھر کھڑے وقت کیوں ضائع کر رہے ہو؟



استاد (شاگرد سے) سبق پڑھاتے ہوئے:

"جدہ کہاں ہے؟"

شاگرد: جناب کتاب کے صفحہ نمبر 150 کی آٹھویں سطر پر۔



ڈاکٹر: آج کتنے مریض فوت ہوئے ہیں؟

کمپاؤنڈر: جناب دس۔

ڈاکٹر: میں نے تو گیارہ کے لیے دوائی بھیجی تھی۔

کمپاؤنڈر حضور ایک مریض نے دوا پینے سے انکار کر دیا تھا۔



گاؤں کے ایک دیہاتی کا ڈول اور رسی ڈاکو چرا کر لے گئے۔ کچھ دنوں بعد دیہاتی نے اشتہار دیا:

جس کسی نے میری رسی اور ڈول چرایا ہے وہ براہ کرم میرا کنواں بھی لے جائے کیونکہ اس کے بغیر میرا کنواں بے کار پڑا ہے۔



ایک شخص کو لائبریری سے کتابیں چرانے کی عادت پڑ گئی اور یہ عادت اتنی بڑھی کہ رفتہ رفتہ لائبریری خالی ہو گئی۔ ایک دن تنگ آ کر لائبریرین ان صاحب کے گھر آئے اور کہا:

اجازت ہو تو لائبریری کا بورڈ اتار کر آپ کے گھر لگا دوں۔



وکیل نے اپنے موکل سے کہا:

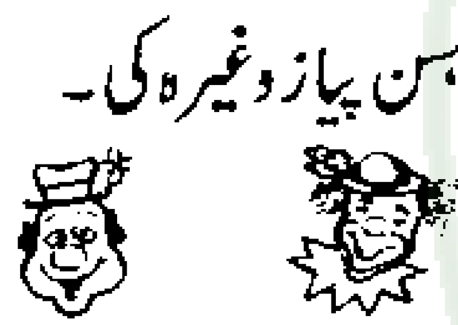
مجھے یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ سبزیوں کی دکان میں چوری تم نے نہیں کی اور تمہیں بے گناہ پکڑا گیا ہے۔ اب میں تمہیں آسانی سے بری کرا سکوں گا اور فیس بھی تھوڑی لوں گا۔

صرف پانچ سو روپے۔

"پانچ سو روپے" موکل نے کہا۔

میرے پاس تو تین سو روپے ہیں۔ یہ تو آپ نقد لے لیں باقی دو سو کی آپ سبزیاں لے لیں بہت سستی دوں گا۔

ایک بوری آلو اور ایک بوری لہسن پیاز وغیرہ کی۔



منے میاں کی امی انہیں بڑی نرمی سے سمجھا رہی تھیں:

دیکھو بیٹے! اگر تم سے کوئی غلطی ہو جائے تو ٹھنڈے دماغ سے سوچا کرو۔

یہ کہہ کر منے کی امی کام میں لگ گئیں۔ منے میاں اٹھے اور پانچ روپے کی برف لا کر سر پر رکھ لی۔ جب منے میاں کی امی نے یہ حال دیکھا تو منے کو ڈانٹا۔ اس پر منے میاں نے کہا:

"امی آپ ہی نے تو کہا تھا کہ اپنی غلطی کو ٹھنڈے دماغ سے سوچا کرو۔"



ایک چھوٹی سی لڑکی گھر میں چلا چلا کر دعا مانگنے لگی۔

اے خدا! مجھے اچھی گڑیا لا دے۔ مجھے ایک چھوٹی سی سائیکل لا دے۔

بڑی بہن نے ڈانٹا: آہستہ بولو خدا بہرہ نہیں ہے۔

چھوٹی لڑکی بولی: مگر ابا جان تو بہرے ہیں۔



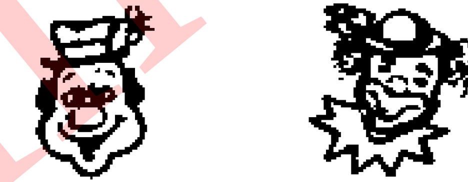
راہگیر: تمہیں شرم آنی چاہیے ہٹے کٹے ہو کر بھیک مانگتے ہو۔

فقیر: نہیں جناب میں تو یہ جائزہ لینا چاہتا ہوں کہ اس شہر میں کتنے سخی ہیں۔



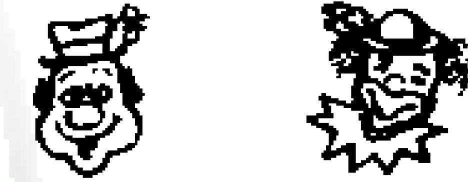
مجسٹریٹ (چور سے) تم نے دن دھاڑے شوکیس کے اندر سے ہار کیوں چوری کیا۔

چور: جناب! میں وہاں سے گزرا تو دکان پر لکھا تھا کہ ایسا سنہری موقع پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔



استاد (شاگرد سے) بگلا ایک ٹانگ پر کیوں کھڑا ہوتا ہے۔

شاگرد: جناب اسے معلوم ہے کہ اگر اس نے دوسرا پاؤں بھی اٹھالیا تو گر جائے گا۔



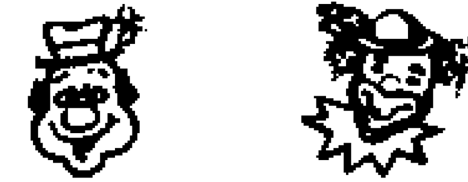
ایک مرتبہ سرکس ہو رہا تھا کہ ایک شیر پنجرہ توڑ کر باہر نکل آیا۔ سب لوگ چیختے چلاتے ادھر ادھر بھاگنے لگے لیکن میں شیر کے پنجرے میں بڑی بہادری سے چلا گیا۔

دوسرے صاحب بڑے حیران ہو کر بولے:

تو کیا شیر نے آپ کو کچھ نہیں کہا:

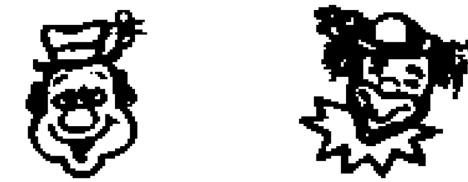
پہلے صاحب بولے:

ارے وہ کہتا بھی کیسے؟ میں نے اندر سے کنڈی جو لگالی تھی۔



ایک لڑکے نے لال رنگ کے کپڑے پہننے سے توبہ کر لی۔ اپنے دوست کو بتاتے ہوئے اس نے کہا:

یار حمید! عجیب احمق لوگ ہیں۔ میں سڑک کے کنارے کسی سواری کے انتظار میں کھڑا تھا۔ انتظار کرتے کرتے مجھے جماہی آ گئی۔ قریب سے گزرتے ہوئے ایک شخص نے مجھے لیٹر بکس سمجھ لیا اور میرے منہ میں خط ٹھونس کر چلتا بنا۔



مریضہ چلائی: ڈاکٹر صاحب! میری زبان دیکھیے۔ میں پانچ منٹ سے باہر بیٹھی ہوں۔

ڈاکٹر نے کہا:

بس محترمہ! زبان اب اندر کر لیں۔ مجھے آپ کے لیے نسخہ لکھنا تھا۔ وہ میں نے سکون سے لکھ لیا۔



جیل کی نظر بندی کے بعد فلم کے ڈائریکٹر نے جیلر صاحب کا شکریہ ادا کیا تو جیلر صاحب نے جواب دیا: ''ڈائریکٹر صاحب اس میں شکریہ کی کیا بات ہے، اس جیل کے دروازے آپ کے لیے ہمیشہ کھلے رہیں گے۔''



ایک سیاستدان سے کسی نے پوچھا: جب آپ نے تقریر کے دوران حاضرین کو بتایا کہ آپ نے کبھی ووٹ نہیں خریدے تو ان پر کیا اثر ہوا؟''

''اثر''......سیاستدان بولا۔

''چند ایک نے تالیاں بجائیں اور......باقی سب اٹھ کر چلے گئے۔''



ٹریفک سارجنٹ: (غصہ سے) تم نے میرے اشارے پر کار کیوں نہ روکی۔

ڈرائیور: ''جناب میں سمجھا کہ آپ مجھے سلامی دے رہے ہیں۔''



ایک بھیڑیا سرراہ جا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک سوفٹ اونچی دیوار پر بکری کا بچہ کھڑا ہے۔ بھیڑیے کے منہ میں پانی بھر آیا۔ بکری کے بچے نے جو یہ کیفیت دیکھی تو طنزاً پوچھا۔ ''چچا جان مزاج تو اچھے ہیں؟'' بھیڑیے نے جلا کر جواب دیا۔ ''بیٹے یہ تو نہیں بول رہا، سوفٹ اونچی دیوار بول رہی ہے۔''



لڑکا: ابا جان! امی بچوں کی تربیت کے اصول سے بالکل ناواقف ہیں۔

باپ: ''کیسے بیٹا۔''

لڑکا: ''جب میں جاگ رہا ہوتا ہوں تو وہ مجھے سونے پر مجبور کر دیتی ہیں اور جب میں سو رہا ہوتا ہوں تو مجھے جگا دیتی ہیں۔''

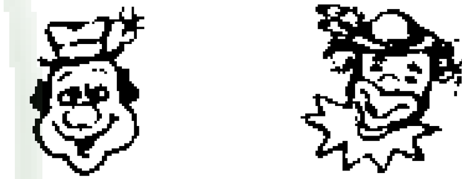


خروشیف (سابقہ وزیر اعظم) ایک بار کسی گاؤں کے دوسرے پر گئے ایک کسان سے باتوں کے دوران انہوں نے پوچھا ''کیوں بھئی انقلاب کے بعد اب تم پہلے کی نسبت خوشحال ہو؟''

کسان نے جواب دیا۔ ''انقلاب سے پہلے میرے پاس جوتوں کے دو جوڑے تھے۔ اب ایک جوڑا ہے۔''

خدا کا شکر کرو، افریقہ میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جن کو پہننے کے لیے کپڑا بھی نہیں ملتا۔ وزیر اعظم نے کہا۔

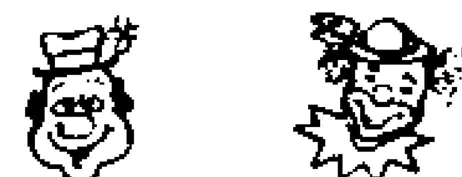
وہاں کب انقلاب آیا؟ کسان نے حیرانی سے پوچھا:



ایک بار برطانیہ کے سابقہ وزیر اعظم لائیڈ جارج پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے بولے ''ہم ناروے اور ڈنمارک کی آزادی کے لیے لڑیں گے۔ ہمیں عوام کی آزادی کی خاطر لڑنا پڑے گا۔ ہم سوئٹزرلینڈ کی آزادی کے لیے لڑیں گے۔ ہم......'' انہوں نے کئی ممالک کے نام گنوا دیے۔

حزب اختلاف کے سربراہ نے جھلا کر کہا۔ ''اور ہم جہنم کی آزادی کی خاطر لڑیں گے۔''

''ضرور ضرور'' مسٹر لائیڈ مسکراتے ہوئے بولے۔ ''ہر شخص کو اپنے وطن کی آزادی کی فکر ہوتی ہے۔''



ایک شرابی جھومتا ہوا شراب خانے میں آیا اور بار مین سے بولا: ''ایک پیگ ہمارے لیے لاؤ اور ایک ایک پیگ تمام لوگوں کو پلا دو۔ اور ہاں سنو ایک پیگ تم بھی پی لے لو۔

بار مین نے تعمیل کر دی۔ لیکن جب بل دیا گیا تو شرابی کی جیب خالی نکلی۔ بار مین نے بیروں کو حکم دیا اور انہوں نے شرابی کو مار پیٹ کر باہر نکال دیا۔ کچھ دنوں بعد وہی شرابی پھر لہراتا ہوا آیا اور بولا ''ایک پیگ ہمارے لیے۔''

بار مین بولا۔ اور ایک ایک سب گاہکوں کے لیے اور ایک میرے لیے؟''

نہیں نہیں! شرابی بول پڑا۔ ''تم نہ پینا! تم تو ایک پیگ پیتے ہی بدمست ہو جاتے ہو۔''



مارشل اسٹالن، چرچل اور روزویلٹ تہران کانفرنس میں شرکت کے لیے ایک سٹاف کار میں سفر کر رہے تھے۔ اچانک ایک گائے راستہ روک کر کھڑی ہو گئی۔

مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ نے یکے بعد دیگرے اسے راستے سے ہٹانے کی کوشش کی، لیکن وہ نہ ہٹی۔ تو مارشل اسٹالن نے کار سے اتر کر گائے کے کان میں کچھ چپکے سے کہا اور وہ فوراً راستے سے ہٹ گئی۔ جب مارشل اسٹالن سے یہ پوچھا گیا کہ انہوں نے گائے کے کان میں ایسی کیا بات کہہ دی تھی کہ وہ راستہ چھوڑ کر الگ ہو گئی تو انہوں نے کہا۔ میرے دوستو! صرف نفسیات کی بات ہے۔ میں نے کہا تھا کہ ''تمہارے لیے ایک مشترکہ فارم بنانے جا رہا ہوں۔''



اسمبلی کی رکنیت کے ایک امیدوار نے جب اپنی انتخابی تقریر ختم کی تو اس کے مداح نے یوں مبارکباد دی۔

''جناب والا! سبحان اللہ! بے حد مدلل تقریر تھی۔ جس دیدہ دلیری کے ساتھ آپ نے مسائل کو نظر انداز کیا ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا۔''



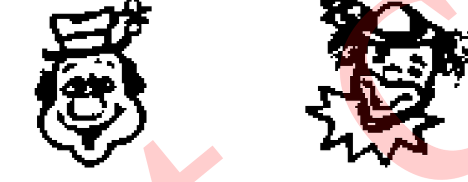
جرمنی میں پچھلے دنوں جب ٹائیفائیڈ کی وبا پھیلی تو ماہرین نے پانی کی آلودگی کو اسکا ذمہ دار قرار دیا۔ اس وبا نے فوج میں خاص طور پر کھلبلی مچائی جرمنی میں متعین امریکی فوج کے افسروں نے اپنے جوانوں کو اس بیماری سے بچانے کے لیے صفائی ستھرائی کا اعلیٰ ترین معیار سختی سے برقرار رکھنے پر زور دیا۔ اور اس ضمن میں متعدد احکامات جاری کیے۔ ایک حکم یہ بھی تھا۔

''استعمال سے قبل برف بھی ابالی جائے گی۔''



بادشاہ: (مسخرے سے) تمہیں موت کا حکم دیا جاتا ہے۔ البتہ تمہیں اتنی رعایت دی جاتی ہے کہ موت کا طریقہ تم خود بخود تجویز کرلو؟

مسخرہ: (کچھ سوچ کر) ''جناب میں بڑھاپے کی موت مرنا چاہتا ہوں۔''



مشہور کروڑ پتی جان ڈی راک فیلر روزانہ بس سے گھر جایا کرتے تھے۔ ایک روز وہ دفتر سے نکلنے لگے تو انہیں خیال آیا کہ ان کی جیبوں میں تو نوٹ ہی نوٹ ہیں، کنڈیکٹر کو بھلا کیا دیں گے۔ نوٹ بھنانے کے وہ قائل تھے نہیں۔ چنانچہ بڑے سوچ بچار کے بعد وہ اپنی سیکرٹری کے پاس آئے اور اس سے پچیس سینٹ (آپ پچیس پیسے سمجھ لیجئے) کا ایک سکہ ادھار لے کر کہنے لگے کہ ''کل یاد سے اپنے پیسے واپس لے لینا۔''

سیکرٹری نے کہا ''راک فیلر صاحب! آپ بھی کمال کرتے ہیں۔ پچیس سینٹ بھی بھلا واپس کرنے کی چیز ہوتے ہیں؟''

''کیوں نہیں ہوتے؟'' کروڑ پتی راک فیلر نے پلٹ کر کہا۔ ''بی بی! یہ ایک ڈالر پر دو سال کا سود ہے۔''



مسافر: (ملاح سے) لانچ ڈگمگا رہی ہے۔ میرا دل ڈوبا جا رہا ہے۔ کوئی خطرہ تو نہیں؟

ملاح: (سنجیدگی سے) خطرے کی کوئی بات نہیں۔ میری لانچ بیمہ شدہ ہے اور مجھے تیرنا آتا ہے۔



''آخر ایک کلاس کے سامنے لیکچر کیسے دیا جائے۔'' نئے پروفیسر نے بوڑھے پروفیسر سے پوچھا۔

''بہت آسان ہے۔ کلاس میں جا کر کھڑے ہو، آہستہ سے لیکچر شروع کر دو۔ جب ختم ہو جائے تو بڑی احتیاط سے چلتے ہوئے کلاس میں سے نکل جاؤ۔''

''احتیاط سے کیوں؟''

''اس لیے کہ کلاس تمہارے پاؤں کی آواز سے جاگ نہ اٹھے۔''



لڑکی (شرما کر)..... تو پھر تم نے ابو سے بات کی؟

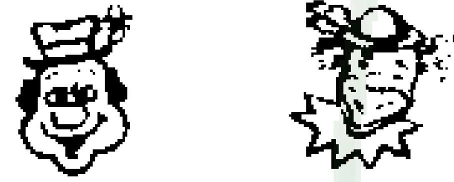
لڑکا: ''ہاں، ہاں۔''

لڑکی! انہوں نے کیا کہا۔

لڑکا: انہوں نے پوچھا کہ تمہاری بینک میں کتنی رقم جمع ہے میں نے کہہ دیا پانچ ہزار''

لڑکی: (دوپٹے سے کھیلتے ہوئے) پھر کیا ہوا؟''

لڑکا: انہوں نے وہ رقم مجھ سے ادھار لے لی۔

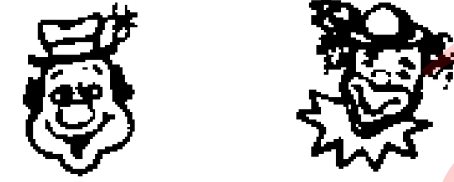


میڈیکل کالج کے پروفیسر نے لڑکوں سے کہا یہ انسانی کھوپڑی ہے۔ بتاؤ یہ مرد کی ہے یا ورت کی؟

''عورت کی'' طالب علم نے جواب دیا۔

شاباش، لیکن تم نے اتنی جلدی کیسے معلوم کرلیا کہ یہ کھوپڑی عورت کی ہے۔

''جناب، اس کھوپڑی کے گھسے ہوئے جبڑے سے''

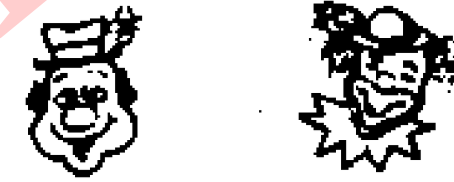


پہلی سہیلی۔ اری تمہاری نئی نئی شادی ہوئی ہے اپنی شادی کی بات تو بتاؤ۔

دوسری سہیلی: شادی تو ہوئی لیکن بیکار۔ پرانی باتیں۔

پہلی: وہ کیوں۔

دوسری: ان کی تمام عادتیں ہمارے ہمسائے جیسی ہیں۔



ایک گاڑی پلیٹ فارم سے باہر نکل رہی تھی کہ بوڑھا بھاگم بھاگ وہاں پہنچا۔ وہ دونوں ایک بینچ پر بیٹھ کر دوسری گاڑی کا انتظار کرنے اور ایک دوسرے سے جھگڑنے لگے۔

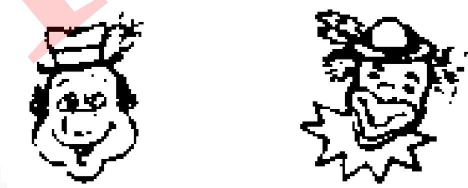
''اگر تم شاپنگ میں سست رفتاری کا مظاہرہ کرتیں تو ہم گاڑی پکڑ سکتے تھے۔ میاں نے کہا اور تم بھاگم بھاگ نہ آتے تو ہمیں دوسری گاڑی کے لیے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑتا۔ بیوی نے جواب دیا۔



ایک آدمی پلیٹ فارم پر کبھی ادھر کبھی ادھر بھاگ رہا تھا۔

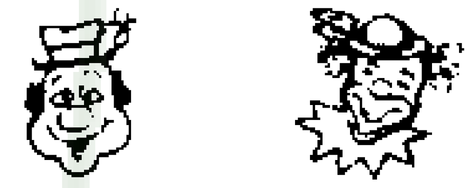
گارڈ نے کھڑا کرلیا اور پوچھا کہاں جانا ہے؟

آدمی: صاحب جانا تو چار دن بعد لیکن پریکٹس ابھی سے کر رہا ہوں۔



ایک نوکر بھاگا بھاگا بیگم صاحبہ کے پاس گیا اور بولا بیگم صاحبہ، اعلان ہوا ہے کہ جو کسی چیز میں ملاوٹ کرے گا اسے سخت سزا دی جائے گی۔''

بیگم: ہائے میں مرگئی۔ میں نے تو ابھی آلو اور پالک ملا کر پکائے ہیں۔



فون پر ایک شخص نے ٹیکسی کمپنی کے منیجر سے شکایت کی۔

''میں نے آدھے گھنٹے قبل ایئرپورٹ جانے کے لیے ٹیکسی کا آرڈر دیا تھا لیکن ٹیکسی ابھی تک نہیں پہنچی......ہوائی جہاز کی روانگی میں صرف چند منٹ رہ گئے ہیں۔''

''ہمیں افسوس ہے جناب۔'' دوسری طرف سے آواز آئی۔ ''بہر حال آپ پریشان نہ ہوں۔ جہاز کبھی کبھی دیر سے روانہ ہوتے ہیں۔''

''آج یقیناً دیر سے روانہ ہوگا۔'' وہ شخص غصے سے بولا۔ ''کیونکہ میں اسی جہاز کا پائلٹ بول رہا ہوں۔''



جونز دون دھوکے باز ہے۔ گولف کے ایک کھلاڑی نے اپنے دوست سے کہا، آئندہ میں اس کے ساتھ ہرگز نہیں کھیلوں گا۔''

''کیوں کیا ہوا؟'' اس کے دوست نے پوچھا۔

''تم مجھے یہ بتاؤ کہ اسے اپنی گمشدہ گیند پوائنٹ کے قریب کس طرح مل سکتی ہے۔ جبکہ اس کی یہ گمشدہ گیند تمام وقت میری جیب میں موجود رہی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ دھوکے باز ہے۔ ہے نا۔''



ایک عورت نے اپنی سہیلی سے شکایت کرتے ہوئے کہا کہ اس کے نئے اپارٹمنٹ کی دیواریں اتنی پتلی ہیں کہ جو کچھ بھی وہ کہتی ہے۔ اس کے پڑوسی سن سکتے ہیں۔''

''اوہ میرا خیال ہے کہ تم اس مصیبت سے نجات پا سکتی ہو۔'' اس کی سہیلی نے کہا۔ ''تم ایسا کرو کہ اپنی دیواروں پر اندر کی طرف سے موٹا پلاسٹر کرادوں۔''

''نہیں، یہ ممکن نہیں ہے۔'' اس نے جواب دیا۔ ''اگر ہم نے ایسا کرادیا تو ہم ان کی باتیں کس طرح سن سکیں گے۔''



ایک دیہاتی پلیٹ فارم پر کھڑا تھا کہ ایک گارڈ کو دیکھ کر اس نے پوچھا کہ کراچی سے آنے والی ٹرین کب آئے گی گارڈ نے جواب دیا دس بجے، گارڈ جانے لگا تو دیہاتی نے کہا جی ذرا سنیے جو لاہور سے آتی ہے وہ کتنے بجے آئے گی۔ گارڈ نے جواب دیا گیارہ بجے۔ گارڈ پھر جانے لگا تو پھر دیہاتی نے روک لیا اور پوچھا جو کوئٹہ سے ٹرین آتی ہے۔ وہ کتنے بجے آئے گی گارڈ نے تنگ آکر غصے سے پوچھا۔

''تمہیں جانا کہاں ہے؟''

دیہاتی نے معصومیت سے جواب دیا۔ ''جی مجھے لائن کراس کرنی ہے۔''



ایک آدمی اپنے دوست کو بتا رہا تھا کہ اس نے دنیا کا ہر شہر دیکھا ہے۔ ہر ملک گھوما ہے۔ دنیا کے ہر حصے میں قیام کیا ہے۔ ایک آدمی پاس ہی یہ سن رہا تھا۔ اس نے کہا پھر تو آپ جغرافیہ بھی جانتے ہوں گے۔

دوسرے نے کہا ''ہاں ہاں میں وہاں پورا ایک ہفتہ رہا ہوں۔''



کمپنی کے ڈائریکٹر نے نئے کلرک کو بلایا اور غصے سے کہا ''تم نے ملازمت کے پہلے دن ہی سے جھگڑے شروع کر دیئے ہیں۔ مجھے پتا چلا ہے کہ تم نے منیجر صاحب کو کاہل ،نکما، جاہل اور نالائق کہا۔''

''جی ہاں ،سر'' کلرک نے جواب دیا۔

''تم نے انہیں سفارشی اور کام چور بھی کہا؟''

''یس سر''

''تم نے اسی پر بس نہیں کی ،انہیں بدشکل خچر، ڈھینچو ڈھینچو کرنے والا اور کاٹھ کا الو بھی کہا؟''

''نو سر'' کلرک نے کہا ''میں یہ کہنا بھول گیا تھا۔''



ڈاکٹر (مریض سے) میں مریض کی آنکھ دیکھ کر اس کا مرض بتا دیتا ہوں۔ دیکھو، تمہاری بائیں آنکھ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں ٹی بی ہے۔

مریض: جناب یہی آنکھ مصنوعی ہے۔



مریض: ڈاکٹر صاحب میرے دونوں کان بند ہو گئے ہیں۔ میں سن نہیں سکتا۔

ڈاکٹر: آپ کی عمر کتنی ہے؟

مریض: 90 سال۔

ڈاکٹر: آپ نے بہت کچھ سن لیا۔ اب مزید کچھ سننے کی ضرورت نہیں۔



ایک آدمی بڑا کنجوس تھا۔ جب وہ اپنے بچوں کو روٹی دیتا تو اسے گھی کے بند ڈبے پر رگڑ دیتا۔ ایک دفعہ وہ شہر سے باہر گیا تو گھی کا ڈبا الماری میں بند کر گیا۔ واپس آیا تو بچوں سے پوچھا۔ تم نے روٹی کیسے کھائی؟'' بچوں نے کہا ''الماری پر رگڑ کر۔''

آدمی غصے سے بولا ''ارے نالائقو! کبھی تو بغیر گھی کے بھی کھا لیا کرو۔''



پولیس والا (کار والے سے) آپ نے اشارہ توڑا ہے۔ آپ کا چالان ہوگا۔ لائسنس نکالیے۔

کار والا: معاف کر دیجیے، جناب میرے پاس لائسنس نہیں ہے۔

پولیس والا: لائسنس بھی نہیں ہے اور کہتے ہو معاف کر دیں؟

کار والا: جناب، مہربانی ہوگی زندگی میں پہلی بار کار چوری کی ہے۔

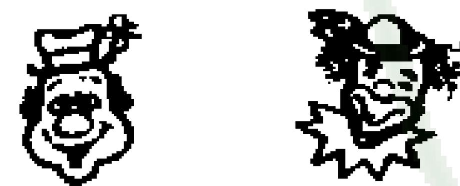


بیوی (شوہر سے) میں پانچ منٹ کے لیے پڑوسن کے گھر جا رہی ہوں۔ پندرہ منٹ بعد چولہے پر سے دیگچی اتار لینا، اور آدھ گھنٹے بعد منے کو فیڈر سے دودھ پلا دینا۔



ماسٹر صاحب نے بچوں کو خاموشی کے فائدے بتائے اور پھر ان سے پوچھا ''جو شخص مسلسل بولتا ہو اور کسی دوسرے کو بولنے کا موقع نہ دے اسے ہم کیا کہیں گے؟''

پچھلے کونے سے آواز آئی ''ماسٹر صاحب''



ایک عورت نے بھکاری کو روکھی سوکھی روٹیاں دیں۔ بھکاری روٹیاں لے کر کھڑا رہا۔ عورت نے کہا ''روٹیاں تو دے دیں۔ اب کیوں کھڑے ہو؟''

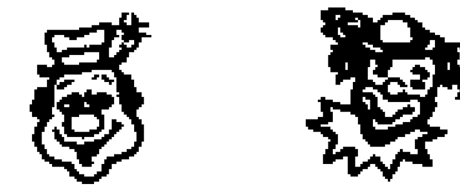
بھکاری بولا ''ہاضمے کی گولیاں بھی دے دیں۔''



نہروں کے محکمے کا ایک افسر گشت کر رہا تھا کہ نہر میں ایک آدمی کو دیکھ کر رک گیا۔ اس نے چیخ کر اس سے کہا: ''سنو نہر میں تیرنے کی اجازت نہیں ہے۔''

آدمی نے ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے کہا ''تیر کہاں رہا ہوں، میں تو ڈوب رہا ہوں۔''

''پھر ٹھیک ہے'' افسر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

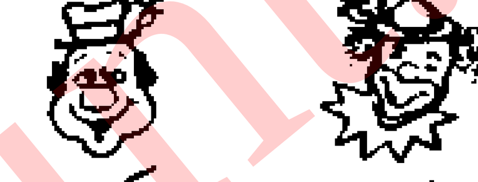


ایک آدمی اپنے گدھے کو نہلا رہا تھا۔ اس کے ہمسائے نے پوچھا "ارے بھئی اسے کس خوشی میں نہلا رہے ہو؟"

آدمی نے کہا "آج اس کی شادی ہے۔"

ہمسایہ بولا "اس خوشی میں ہمیں کیا کھلاؤ گے؟"

"جو دولہا کھائے گا وہ تم بھی کھا لینا۔" آدمی نے جواب دیا۔



ایک بہت دولت مند مگر بے حد کنجوس خاتون کہیں جا رہی تھیں کہ راستے میں ان کے فیملی ڈاکٹر مل گئے۔ خاتون کو کھانسی کی شکایت تھی۔ انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ موقع سے فائدہ اٹھایا جائے اور فیس دیئے بغیر ڈاکٹر سے دوا معلوم کر لی جائے۔

وہ ڈاکٹر سے پوچھنے لگیں "معاف کیجیے، ڈاکٹر صاحب آپ کو کھانسی کی شکایت ہوتی ہے تو آپ کیا کرتے ہیں؟"

ڈاکٹر نے کچھ سوچا اور پھر بولا "کرتا کیا ہوں، بس کھانستا رہتا ہوں۔"



بیوی شاپنگ کر کے گھر واپس آئی اور شوہر سے بولی "دیکھیے میں آپ کے لیے کتنا اچھا رومال لائی ہوں۔"

شوہر نے حیرت سے کپڑے کو دیکھا اور بولا کہا: "اتنا بڑا رومال! یہ تو کوئی چھ گز کا ہوگا۔"

بیوی بولی "آپ کے رومال سے جو کپڑا بچے گا نا اس سے میں اپنا سوٹ سلوا لوں گی۔"



شوہر نے چائے کے لیے چینی مانگی تو بیوی نے "آؤٹ آف اسٹاک ہے۔"

بچے نے آؤٹ آف اسٹاک کا مطلب پوچھا تو باپ نے کہا "گھر یا دکان میں کوئی چیز نہ ہو تو اسے آؤٹ آف اسٹاک کہتے ہیں۔"

دوسرے دن باپ کے کچھ دوست ملنے کے لیے آئے تو بچے نے ان سے کہا "ڈیڈی آؤٹ آف سٹاک ہیں۔"



ایک بچے نے ہوائی جہاز میں اودھم مچا رکھا تھا۔ کبھی ادھر بھاگ کر جاتا، کبھی ادھر، ایک مسافر نے جو بہت دیر سے سونے کی کوشش کر رہا تھا بچے کو پاس بلایا اور اسے پانچ روپے کا نوٹ دے کر بولا "لو بیٹا یہ پانچ روپے اور باہر جا کر کھیلو۔"



استاد (شاگرد سے) تم اتنی دیر سے سکول کیوں آئے ہو؟

شاگرد: جناب بارش کی وجہ سے سڑک پر کیچڑ ہو گئی تھی۔ میں ایک قدم آگے چلتا تو دو قدم پیچھے پھسل جاتا۔

استاد: پھر تم یہاں کیسے پہنچے؟

شاگرد: جناب میں نے اپنا منہ گھر کی طرف کر لیا تھا۔



بلال: امی اس دفعہ ابا جان بھی الیکشن میں کھڑے ہو رہے ہیں۔

امی: ہونہہ! تمہارے ابا میرے سامنے تو کھڑے ہو نہیں سکتے، الیکشن میں کیا کھڑے ہوں گے۔



پہلا دوست: میرے خاندان کے کسی آدمی نے کبھی کسی کی نوکری نہیں کی۔

دوسرا دوست (حیرت سے) تو پھر وہ کیا کرتے تھے؟

پہلا دوست: بھیک مانگا کرتے تھے۔



دو افیمی فٹ پاتھ پر سو رہے تھے کہ ایک چور آیا اور ان کا تکیہ اٹھا کر لے گیا۔ ایک افیمی نے کہا "چور ہمارا تکیہ لے گیا ہے۔"

دوسرے افیمی نے کہا "رضائی لینے آئے گا تو پکڑ لیں گے۔"



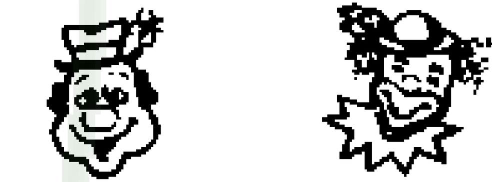
ایک خاتون اپنی بہن کے ہاں مہمان آئیں۔ جس روز انہیں واپس جانا تھا، انہوں نے دیکھا کہ ان کا بھانجا ان کی زبردست آؤ بھگت کر رہا ہے۔ وہ بڑی خوش ہوئیں اور بولیں "لگتا ہے تمہارا دل نہیں چاہ رہا کہ میں یہاں سے جاؤں۔"

"جی ہاں۔ کاش! آپ چند روز اور ٹھہر جائیں۔" بھانجے نے اداسی سے کہا "دراصل ڈیڈی کہہ رہے تھے کہ تمہاری خالہ چلی جائیں، پھر میں تمہاری خبر لوں گا۔"



کسی اسکول میں آگ لگ گئی۔ تمام بچے اور ٹیچر باہر آ گئے۔ بچے بہت خوش تھے کہ چلو آج اسکول سے جان چھوٹی، لیکن ایک بچہ اداس سا ایک طرف کھڑا تھا۔ اس کے ٹیچر نے سوچا کہ شاید اس بچے کو اسکول جلنے کا رنج ہوا ہے۔ اس نے بڑے پیار سے پوچھا "بیٹا تم کیوں اداس ہو؟ دوسرے بچے تو اسکول میں آگ لگنے سے بہت خوش ہیں۔"

بچے نے برا سا منہ بنا کر کہا "سر اسکول تو جل گیا آپ تو صحیح سلامت ہیں۔"



استاد (شاگرد سے) بت پرست کسے کہتے ہیں؟

شاگرد: بتوں کی پوجا کرنے والے کو۔

استاد: شاباش! اچھا یہ بتاؤ سرپرست کسے کہتے ہیں؟

شاگرد: سر کی پوجا کرنے والے کو۔



بیوی (شوہر سے) دیکھئے میں آپ کے لیے کتنے اچھے جوتے لائی ہوں۔

شوہر (حیرت سے) مگر یہ تو زنانہ ہیں۔

بیوی: اوہو! دکان دار نے مردانہ کے بجائے زنانہ جوتے دے دیئے۔ چلو، آپ کے نہیں تو میرے کام آ جائیں گے۔



میاں بیوی، کسی بات پر آپس میں بحث کر رہے تھے۔ منا باہر سے آیا اور بولا "آپ لڑ کیوں رہے ہیں؟"

بیوی نے کہا "منے، ابو سے مت بولنا میں تمہیں دو روپے دوں گی۔"

میاں نے کہا "منے امی سے مت بولنا۔ میں تمہیں تین روپے دوں گا۔"

منا بولا "میں آپ دونوں سے نہیں بولتا۔ نکالیے پانچ روپے۔"

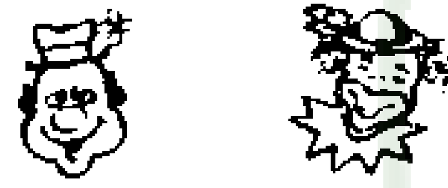


استاد (شاگرد سے) کوئی لمبا سا لفظ لکھو۔

شاگرد نے "ربڑ" لکھا۔

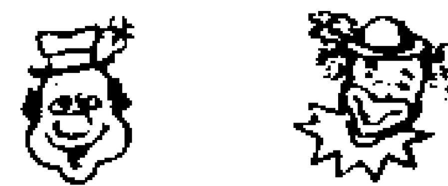
استاد: یہ تو بہت چھوٹا لفظ ہے۔

شاگرد: جناب آپ اسے جتنا چاہیں لمبا کر سکتے ہیں۔



ڈاکٹر: آپ کے جسم میں ٹامن کی کمی ہے۔ اسے پورا کرنے کے لیے آپ ایسے پھل زیادہ استعمال کریں جنہیں چھلکے سمیت کھایا جا سکے۔ ویسے آپ کا پسندیدہ پھل کون سا ہے؟

مریض: جی ناریل۔

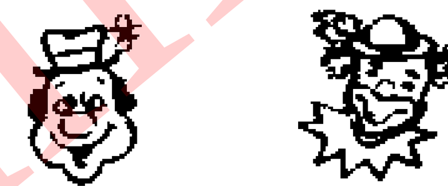


استاد (شاگرد سے) موسلادھار کو جملے میں استعمال کرو۔

شاگرد: جناب مجھے موسلادھار کا مطلب نہیں آتا۔

استاد: اس کا مطلب ہے "بہت تیز"

شاگرد: آج میں بارش میں موسلادھار دوڑا۔



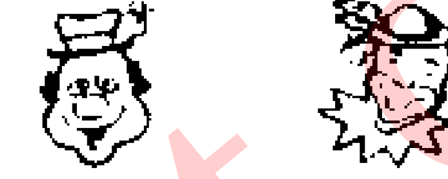
بیٹا: ابا جان کیا یہ درست ہے کہ بڑوں کا علم بچوں سے زیادہ ہوتا ہے؟

باپ: ہاں، یہ درست ہے۔

بیٹا: اچھا تو یہ بتایئے کہ ٹیلی فون کس نے ایجاد کیا تھا؟

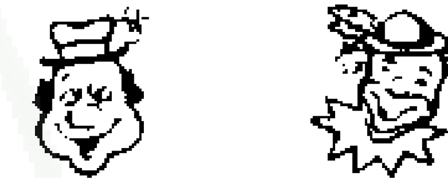
باپ: گراہم بیل نے۔

بیٹا: گراہم بیل نے کیوں ایجاد کیا؟ اس کے باپ نے کیوں نہیں ایجاد کیا؟



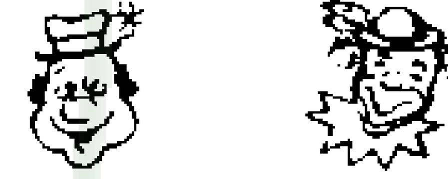
’’تم جب بھی کسی ریستوران میں جاتے ہو وہاں کی ویٹریس پر چاہے وہ کتنی ہی بدصورت نہ ہو۔‘‘ مر مٹتے ہو۔ آخر کیوں؟‘‘

’’کم پیسوں میں اچھا اور زیادہ کھانا حاصل کرنے کے لیے۔‘‘



پہلا دوست: میں بہت ہی کم گو انسان ہوں۔

دوسرا دوست: میں بھی کم گو ہوں کیونکہ تمہاری طرح میری بھی شادی ہو چکی ہے۔‘‘



لڑکا: میں ہمیشہ اپنے دلی جذبات و احساسات کا اظہار پھولوں سے کیا کرتا ہوں۔‘‘

لڑکی: ’’لیکن مجھے تو تم نے صرف ایک ہی پھول بھیجا ہے۔‘‘

لڑکا: ’’شاید تمہیں یہ علم نہیں کہ میں بہت کم گو واقع ہوا ہوں۔‘‘



انسپکٹر آف اسکولز معائنے کے لیے آئے تو انہیں پتہ چلا کہ چوتھی جماعت کے لڑکے بہت جھوٹ بولتے ہیں اس لیے وہ سب سے پہلے اسی کلاس میں پہنچے اور ایک لڑکے سے کہا۔

تم ایک خوبصورت جھوٹ بولو میں تمہیں پانچ روپے دوں گا۔

لڑکا بولا ابھی تو آپ کہہ رہے تھے۔ میں دس روپے دوں گا۔



نیویارک میں ایک فلیٹ کے دروازے پر دستک ہوئی، اندر سے ایک عورت نے آواز دے کر پوچھا کیا بات ہے، کون ہو تم؟

جواب ملا، بی بی ہم پولیس والے ہیں آپ کے شوہر کی لاش لے کر آئے ہیں، ان کے اوپر سے سڑک کوٹنے والا انجن گزر گیا ہے۔

تو پھر مجھے دروازے پر بلانا ضروری ہے کیا، دروازے کے نیچے سے اندر کھسکا دو۔ اندر سے خاتون کی آواز آئی۔



بیٹا (امی سے) امی مجھے بھی چائے دیں۔

امی (بیٹے سے) چائے نہیں پیتے کالے ہو جاؤ گے۔

بیٹا: امی کیا کوے نے بھی چائے پی تھی۔



ایک پٹواری صاحب کا ایک راستہ سے گزر ہوا تو انہیں دیکھ کر ایک کتا بھونکنے لگا۔

پٹواری فرمانے لگے کاش تمہاری ایک ایکڑ زمین ہوتی تو تم سے نمٹ لیتا پھر آئندہ تمہیں میرے سامنے زبان کھولنے کی جرأت نہ ہوتی۔



گاہک (دکاندار سے) اس ٹائی کی کیا قیمت ہے۔

دکاندار: پچاس روپے۔

گاہک: پچاس روپے میں تو اچھا خاصا جوتوں کا جوڑا مل سکتا ہے۔

دکاندار: تو پھر جوتوں کا جوڑا لے کر گلے میں لٹکائیں۔



ایک دیہاتی شہر آیا اور حلوائی کی دکان سے پانچ روپے کی برفی مانگی۔ دکاندار نے برفی کم تولتے ہوئے تھوڑی سی برفی دیہاتی کو دے دی۔

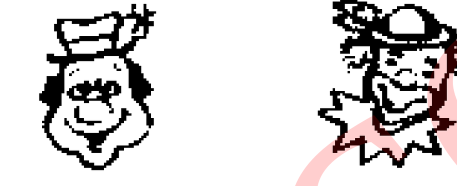
دیہاتی بولا: یہ کیا، یہ تو بہت کم برفی ہے۔

دکاندار بولا: کوئی بات نہیں کھانے میں آسانی رہے گی۔

دیہاتی بہت چالاک تھا اس نے بھی ایک روپیہ دکاندار کو دے دیا۔

دکاندار بولا: یہ کیا، تم نے تو پانچ روپے کی برفی مانگی تھی اور ایک روپیہ دے رہے ہو۔

دیہاتی بولا: کوئی بات نہیں گننے میں آسانی رہے گی۔



شاگرد استاد سے سر آج میں بہت خوش ہوں۔

استاد وہ کیوں؟ شاگرد: سر آج میں نے وسیم اکرم کو دیکھا۔

استاد: کہاں پر؟

شاگرد: سر ٹی وی پر۔



ایک سیاح ایران آیا اور اپنے گائیڈ سے پوچھنے لگا ''ایرانی تابع مہمل کا استعمال اتنا زیادہ کیوں کرتے ہیں مثلاً پیرو ویرو اور شادی واری وغیرہ۔''

گائیڈ نے نخوت سے جواب دیا۔

''ایسا تو صرف جاہل واہل کرتے ہیں۔''



باپ: بیٹا پانچ اور پانچ کتنے ہوئے؟

بیٹا: دس۔

باپ: شاباش! تو یہ دس پیسے انعام۔

بیٹا: (منہ بسور کر) اگر مجھے خبر ہوتی تو بیس بتاتا۔



حامد: خالد، تم کہاں سے جا رہے ہو؟

خالد: جہاں سے میں آ رہا ہوں۔

حامد: تم کہاں سے آ رہے ہو؟

خالد: جہاں میں جا رہا ہوں۔



باپ: آج پرچے عقل سے حل کیے ہیں؟

بیٹا: ابا جان، میں آج صبح سے عقل کو تمام بازار میں ڈھونڈتا رہا لیکن کہیں نہ ملی، میں نے مجبوراً پرچے سیاہی سے کر دیئے۔

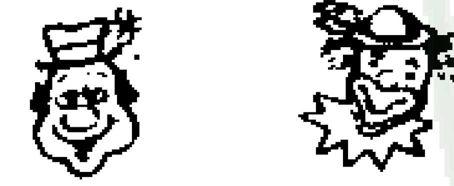


ایک صاحب ہوائی جہاز میں پہلی بار سفر کر رہے تھے جہاز کی سیڑھیوں کی طرف تیزی سے بڑھے تو ائر ہوسٹس نے انہیں روکنے کے لیے کہا ''ویٹ پلیز''

ان صاحب نے جلدی سے کہا ''ایک سو اسی پونڈ''



دوڑ کا مقابلہ ہو رہا تھا سب لوگ دوڑتے ہوئے جا رہے تھے ان میں سے ایک موٹا آدمی بھی تھا۔ ایک آدمی نے کہا آپ تو پہلے نمبر پر آئے ہیں۔ موٹے آدمی نے کہا پہلے یہ بتاؤ کہ میرے پیچھے کتا کس نے چھوڑا تھا۔



ایک جیل خانے میں ایک قیدی نے کہا میں نے زندگی میں پہلی بار بیوقوفی کی۔ دوسرے قیدیوں نے پوچھا کیا بیوقوفی کی۔

تو قیدی نے جواب دیا میں نے ایک بار بینک میں ڈاکہ ڈالا میں نے کیشیئر سے کہا کہ مجھے پیسے نکال کر دو تو اس نے نکال دیئے اور میں وہیں بیٹھ کر گننے لگا۔



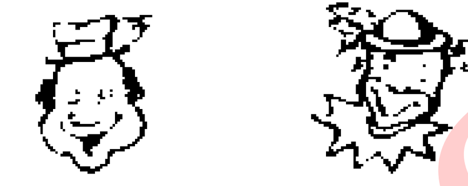
فرنیچر کی دکان پر ایک شخص نے آکر غصے سے کہا۔

''میں کل جو کرسی لے گیا تھا وہ فوراً ہی ٹوٹ گئی۔''

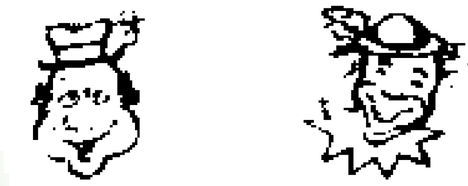
فرنیچر والے نے بڑے آرام سے جواب دیا۔ ''بھائی کوئی اس پر بیٹھ گیا ہوگا، ورنہ ہماری کرسی اتنی جلدی نہیں ٹوٹ سکتی۔



ایک فوجی نے گھر فون کیا اور پریشان لہجے میں کہا ''امی جان میرا کورٹ مارشل ہو گیا ہے۔''
مبارک ہو بیٹا ماں نے خوش ہو کر کہا، اللہ نے چاہا تو جلد ہی فیلڈ مارشل بھی بن جاؤ گے۔



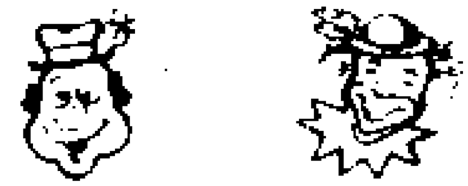
ایک نوجوان کرکٹ کھیل رہا تھا۔ وہاں پر ایک بچہ بیٹھا رو رہا تھا۔ ایک بوڑھے کا وہاں سے گزر ہوا تو بچے کو روتا دیکھ کر رک گیا۔
''بیٹے تم کیوں رو رہے ہو؟'' بوڑھے نے پوچھا۔
بچہ کہنے لگا ''اس لیے کہ نوجوان جو کچھ کر رہا ہے، میں نہیں کر سکتا۔''
یہ سنتے ہی اس بوڑھے نے بھی رونا شروع کر دیا۔



ایک طالب علم نے داخلہ کے لیے اس وقت کالج میں درخواست دی جب داخلے کا وقت گزر چکا تھا کالج پرنسپل نے کہا۔
''معاف کیجئے گا۔ اب کوئی سیٹ خالی نہیں ہے۔''
طالب علم نے جلدی سے کہا: ''جناب آپ سیٹ کی فکر نہ کریں میں اس کا خود انتظام کر لوں گا کیونکہ میرا باپ کارپینٹر ہے اور وہ بہت عمدہ میز کرسیاں بناتا ہے۔''



مالک (نوکر سے) میں نے تم سے کہا تھا، چاول مرغی کے بچے کو ڈال دو، تم نے بلی کو ڈال دیئے ہیں۔
نوکر: جناب! مرغی کا بچہ بلی کے پیٹ میں ہے۔



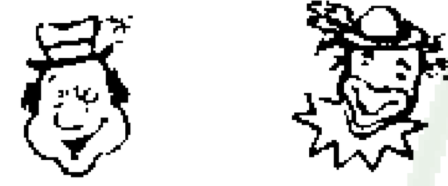
ایک صاحب اپنے ایک دوست سے پوچھنے لگے ''آپ کے بڑے لڑکے کا نام کیا ہے؟''
انہوں نے جواب دیا ''نفیس کریم، چھوٹے لڑکے کا نام رئیس کریم۔''
پہلے صاحب نے بیچ میں ٹوک کر کہا ''تو پھر آپ کی بیٹی کا نام یقیناً آئس کریم ہو گا۔''



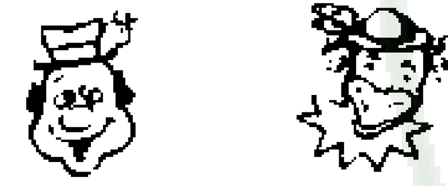
خالد (لیاقت سے) میرے انکل نے ہاکی کا عالمی ریکارڈ توڑ دیا ہے۔
لیاقت: یہ ہاکی کھیلنے والے بھی کچھ نہ کچھ توڑتے ہی رہتے ہیں۔ کل بھائی جان ہاکی کھیلنے گئے تھے ٹانگ تڑوا کر واپس آئے۔



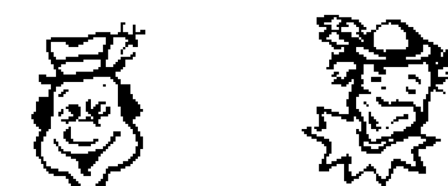
ایک شخص ''چھوٹی چھوٹی تصویریں دیکھ کر مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے۔ بڑی بڑی تصویروں کی بات ہی کچھ اور ہے۔''
دوسرا شخص: ''لگتا ہے آپ آرٹ نقاد ہیں۔''
''نہیں میں فریم بنانے والا ہوں۔'' دوسرے نے جواب دیا۔



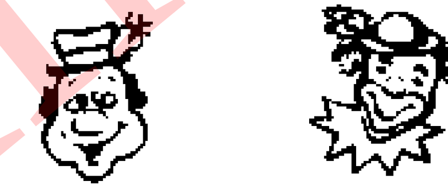
ایک ڈاکٹر (اپنے دوست سے) ''یار میں سوچ رہا ہوں کہ اس گاؤں میں اپنا کلینک کھول لوں۔''
دوست: ''تمہارا خیال تو نیک ہے مگر یہاں کا قبرستان چھوٹا ہے۔''



اختر: گھاس کھانے سے کبھی آنکھیں خراب نہیں ہوتیں۔
سعید: تم یہ کیسے کہتے ہو؟
اختر: میں نے کبھی گھوڑوں کو چشمہ لگاتے نہیں دیکھا۔



نانی اماں نے منے سے کہا ''بیٹے جب تمہیں کھانسی آیا کرے تو منہ کے آگے ہاتھ رکھ لیا کرو۔''
منے نے کہا: ''نانی اماں آپ فکر نہ کریں میرے دانت آپ کی طرح نقلی نہیں ہیں۔''



حجام کی دکان پر شیو کراتے ہوئے ایک گاہک کے زخم لگا تو اس نے حجام سے پوچھا آپ کے پاس دوسرا استرا ہے؟

حجام نے پوچھا: کیوں آپ خود شیو کرنا چاہتے ہیں۔

گاہک: بولا نہیں میں اپنا دفاع کرنا چاہتا ہوں۔



ایک بچہ گلی میں کھڑا رو رہا تھا ایک بڑے میاں ادھر سے گزرے انہوں نے کہا میں تمہاری جگہ ہوتا تو یوں نہ روتا۔

بچے نے جواب دیا مجھے تو اسی طرح رونا آتا ہے آپ کا جس طرح جی چاہے رولیں۔



ایک فلم ڈائریکٹر دوسرے سے تم نے اپنے اسسٹنٹ کو کیوں جواب دے دیا؟

دوسرا: وہ میری ہر بات میں اس قدر ہاں میں ہاں ملانے کا عادی ہو گیا تھا کہ مجھے غلط اور درست میں تمیز ہی نہ رہتی تھی۔



ایک نوجوان نے اپنی محبوبہ کے کمسن بھائی کو لالچ دیتے ہوئے کہا اگر تم اپنی بہن کے بالوں کی ایک لٹ مجھے لا دو تو میں تمہیں پانچ روپے انعام دوں گا۔

بچہ بولا: اگر آپ پچاس روپے دیں تو میں باجی کی پوری وگ لا کر دینے کو تیار ہوں۔



''تم یہ کیوں سمجھتے ہو کہ پولیس والے جنت میں نہیں جا سکتے؟'' باپ نے بیٹے سے پوچھا۔

اس لیے کہ وہاں کرنے کے لیے ان کے پاس کوئی کام نہیں ہوگا، بیٹے نے جواب دیا۔



بیٹے کا رزلٹ کارڈ دیکھ کر باپ نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا ''خدا کی پناہ..... یہ رزلٹ ہے تمہارا ۲۰ بچوں کے کلاس میں تم آخری نمبر پر آئے ہو..... اس سے برا رزلٹ میں نے آج تک نہیں دیکھا۔''

ابو کیا ہمیں خدا کا شکر نہیں ادا کرنا چاہیے کہ کلاس میں ۲۰ سے زیادہ بچے نہیں تھے؟'' بیٹے نے معصومیت سے سوال کیا۔



آدھی رات کو کسی نے ڈاکٹر کو فون کیا اور کہا ڈاکٹر صاحب مجھے نیند نہیں آ رہی۔

ڈاکٹر نے جل کر کہا تم ٹیلیفون کو کان سے لگا کر لیٹ جاؤ میں تمہیں لوری دیتا ہوں۔



افسر نے ایک امیدوار سے انٹرویو لیتے ہوئے پوچھا ''تم کتنی جماعتیں پڑھے ہوئے ہو؟''

امیدوار نے کہا ''جناب میں جماعتیں تو صرف 12 پڑھا ہوا ہوں لیکن امتحان کا تجربہ 20 سال کا ہے۔



استاد نے شاگرد سے پوچھا: آپ کس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں؟

شاگرد بولا: آپ مجھے گدھا کہتے ہیں، امی گھر پر الو کہتی ہیں، ابو مجھے لنگور کہتے ہیں اور دادا کہتے ہیں میرا پوتا شیر ہے شیر۔

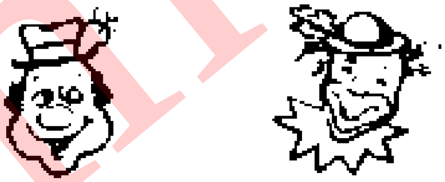


کتے فروخت کرنے والے کے پاس کئی کتے تھے۔ ایک صاحب کو ایک کتا پسند آ گیا۔ انہوں نے کتے بیچنے والے سے پوچھا۔

''کیا آپ کے پاس اس کتے کا شجرۂ نسب ہے؟''

کتے بیچنے والے نے ایک نظر ان صاحب کی طرف اور پھر کتے کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

''جناب والا۔ اگر اس بے زبان کی زبان ہوتی تو وہ آپ جیسے شخص سے ہمکلام ہونا بھی پسند نہ کرتا۔''

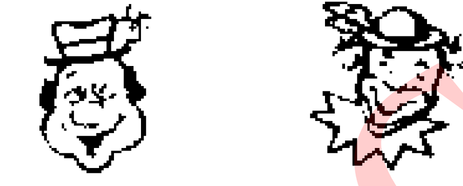


شراب کی بوتل ٹوٹ کر فرش پر گر پڑی۔ شراب فرش پر بہنے لگی۔ تین چوہے بلوں سے نکلے اور شراب چاٹ گئے۔ تھوڑی دیر میں وہ نشے میں دھت ہو رہے تھے۔ پہلا چوہا نشے میں للکارا۔

''میں جا رہا ہوں۔ میں محمد علی باکسر کو سیدھا کر دوں گا۔''

دوسرا چوہا بولا۔ ''میں چین جا کر ماؤزے تنگ کو ختم کر دوں گا۔''

تیسرے چوہے نے مسکرا کر کہا۔ ''میں اوپر جا رہا ہوں۔ بلی سے شادی کرنے.....''



کان کنوں کا ایک ساتھی کان پھٹنے سے ہلاک ہو گیا۔ مرنے والے کا نام حمید تھا۔ اس کے تینوں دوست سوچنے لگے کہ حمید کی بیوی کو یہ خبر کون پہنچائے گا۔ بالآخر انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم میں سے ارشد بہت سمجھ دار ہے، یہ فرض اسے سونپنا چاہیے۔ ارشد کو ساتھ لے کر وہ حمید کے گھر کی طرف چل پڑے۔ ارشد نے حمید کے گھر پر دستک دی۔ اندر سے ایک خاتون کی آواز آئی تو ارشد نے پوچھا۔ ''کیا تم حمید کی بیوہ ہو۔''

''کیا بکواس کرتے ہو۔ میں بیوہ نہیں۔ اس کی بیوی ہوں۔''

''شرط لگا لو۔ تم بیوہ ہو۔'' ارشد نے جواب دیا۔



ایک خوفزدہ بدصورت عورت بھاگتی بھاگتی ایک سپاہی کے پاس گئی۔ ''ادھر دیکھو۔ وہ شخص میرا پیچھا کر رہا ہے۔ میرا خیال ہے اس نے شراب پی رکھی ہے۔''

سپاہی نے بدصورت عورت کو غور سے دیکھا اور بولا۔ ''ہاں بلاشبہ۔ اس نے شراب پی رکھی ہے۔''



''کہو بھئی کیا تمہارے بھائی نے بولنا شروع کر دیا۔'' ماموں نے اپنے بھانجے سے پوچھا۔

''میرے بھائی کو بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ روتا ہے اور اسے ہر چیز مل جاتی ہے۔''

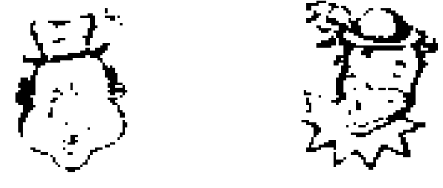


والدین خاصے پریشان تھے۔ ان کی بچی بولتی ہی نہ تھی۔ جب وہ بڑی ہوئی تو ان کی پریشانی مزید بڑھ گئی۔ جب وہ چار سال کی تھی تو اچانک وہ ایک کھانے کی میز پر بول پڑی۔

''مجھے نمک دے دیجئے۔''

اس کو بولتے سن کر والدین بہت حیران ہوئے۔ پھر خوشی کے مارے پوچھا۔ ''بیٹی آج کیسے بول پڑی ہو۔''

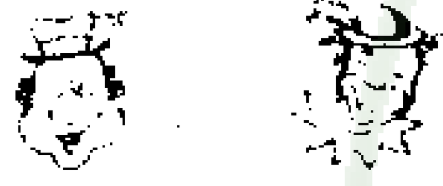
''آج تک مجھے جو کچھ ملتا رہا۔ مجھے پسند تھا۔ آج کھانے میں نمک کم تھا۔ اس لیے بولنا پڑا۔''



ایک بھلکڑ نے اپنے دوست سے کہا۔ ''مجھے پانچ سو روپے ادھار دے دو۔ میں کراچی سے واپس آ کر تمہیں لوٹا دوں گا۔''

''تم کراچی سے کب لوٹو گے۔'' دوست نے پوچھا۔

''کراچی کون جا رہا ہے؟'' بھلکڑ نے پوچھا۔



ایک جگہ دیوار پر کچھ اشتہار اس طرح لگے ہوئے تھے کہ ان کی عبارت آپس میں مل گئی تھی۔

''آج ایک سیاسی جماعت اور مشہور چیونٹیوں کے درمیان ایک میچ کھیلا جا رہا ہے جس کے ستارے ہیں گھوڑا، چابی اور مہمان اداکار صابن آپ سے درخواست ہے کہ ایک کنڈیشنڈ مرغ کھانے کے لئے اسٹیڈیم میں آ کر ہر قسم کا کپڑا خریدیں۔



دانتوں کا ڈاکٹر (لڑکے سے): خواہ مخواہ شور مچانا اور چلانا بند کرو۔ میں نے ابھی تک تمہارے دانت کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔

لڑکا: جی ہاں، مجھے پتا ہے، مگر آپ میرے پاؤں پر کھڑے ہیں۔



عورت (لڑکے سے): بیٹا آپ کا گھر کہاں ہے؟

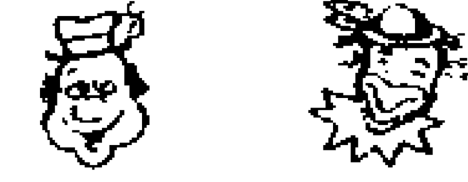
لڑکا: اسکول کے سامنے۔

عورت: اور اسکول کہاں ہے؟

لڑکا: میرے گھر کے سامنے

عورت: اچھا تو آپ کا گھر اور اسکول دونوں کہاں ہیں؟

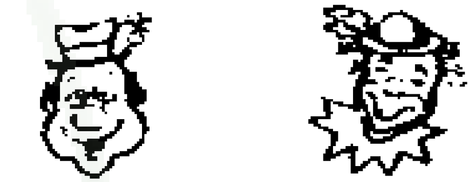
لڑکا: ایک دوسرے کے آمنے سامنے۔



ایک دفعہ ملا نصیر الدین دواخانہ کھول کر بیٹھ گئے۔ ایک من چلے کو شرارت سوجھی۔ وہ بولا:

''حکیم صاحب، مجھے بھی کوئی دوا تجویز فرما دیں۔ جب میں سونے کے لئے آنکھیں بند کرتا ہوں تو کچھ نظر نہیں آتا۔ جب کھانا کھا لیتا ہوں تو بھوک نہیں لگتی۔''

ملا فوراً بولے ''یہ پڑیاں لو، ایک صبح جاگنے سے پہلے اور دوسری رات سونے کے بعد کھا لینا انشاء اللہ شفا ہوگی۔''

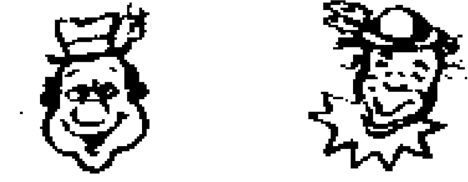


دو دوست جنگل میں جا رہے تھے کہ ایک شیر سامنے آ گیا۔ ایک دوست تو فوراً درخت پر چڑھ گیا۔

دوسرے دوست کو چڑھنا نہیں آتا۔ وہ درخت پر چڑھے ہوئے دوست سے بولا ''مجھے بھی درخت پر چڑھاؤ۔''

دوسرا جو پہلے ہی خوف زدہ تھا، کہنے لگا:

''جب شیر چلا جائے گا تو میں تمہیں درخت پر چڑھا دوں گا۔''



ایک دوا فروش اپنے مددگار لڑکے کے ساتھ عمر کو صدیوں لمبی کرنے کی دوا بیچنے کے لئے زبان کے جوہر دکھا رہا تھا۔ اس نے مجمع سے کہا میری دوا سے آپ ہزار برس تک کی عمر پا سکتے ہیں۔ خود مجھے دیکھئے اس دوا کی بدولت میں پانچ سو برس کی عمر کو پہنچنے کے باوجود جوان ہوں مجمع میں سے ایک شخص نے چپکے سے دوا فروش کے مددگار لڑکے سے پوچھا، کیا واقعی تمہارے مالک کی عمر پانچ سو برس ہے۔ لڑکے نے جواب دیا مجھے کیا معلوم میں تو ان کے ساتھ دو سو برس سے ہوں۔؟



کلب میں ایک صاحب نے تین آدمیوں اور ایک کتے کو ایک ساتھ تاش کھیلتے دیکھا تو وہ حیران ہو گئے اور کہنے لگے بہت ہی ہوشیار کتا معلوم ہوتا ہے۔ کتے کا مالک بولا۔ اتنا ہوشیار بھی نہیں۔ کم بخت کے پاس جب بھی اچھے پتے آتے ہیں دم ہلانے سے اپنے آپ کو نہیں روک سکتا۔



ایک صاحب نے اپنے بنگلے کے سامنے سے گزرتے ہوئے ایک راہ گیر کو روکا۔ اور دو درجن بوتلوں کی ایک پیٹی اسے سونپتے ہوئے کہا۔ میری طرف سے بہترین شراب کی یہ دو درجن بوتلیں قبول کرو۔ راہ گیر حیران ہو کر بولا۔ کیا بات ہے آپ کون ہیں کوئی سخی کروڑ پتی، موجودہ دور کے حاتم طائی۔ ان صاحب نے جواب دیا۔ نہیں صرف پھیپھڑوں کے کینسر کا مریض۔



ایک مشہور فلم ساز کی ایک ایک کر کے تین فلمیں فلاپ ہو گئیں تو بھی اس کے ٹھاٹ باٹ میں فرق نہ آیا۔ ایک سیٹھ قرض کی واپسی کا تقاضا کرنے کے لئے اس کے پاس پہنچا تو اس نے سیٹھ کو عمدہ شراب پیش کی اور قرض کی رقم ادا کرنے سے معذرت چاہی۔ سیٹھ نے برہم ہو کر کہا۔ دیکھئے صاحب آپ قرض خواہوں کی ادھار لی ہوئی رقمیں تو ادا کر نہیں کر سکتے او شراب اتنی مہنگی پیتے پلاتے ہیں۔ فلم ساز نے جواب دیا۔ آپ غصہ کرنے میں جلد بازی سے کام لے رہے ہیں۔ میں نے اس شراب کی قیمت بھی کہاں ادا کی ہے۔



پارک میں دو خستہ حال بوڑھے بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ ایک نے کہا۔ زندگی میں میری ناکامی کا سبب یہ ہے کہ میں نے ہمیشہ صرف اپنی عقل پر بھروسہ کیا کبھی کسی کے مشورے پر عمل کرنا مناسب نہ سمجھا۔ دوسرا بولا۔ کمال ہے اور میں ایک ایسا آدمی ہوں جس نے ہمیشہ صرف دوسروں کے مشوروں پر عمل کیا۔



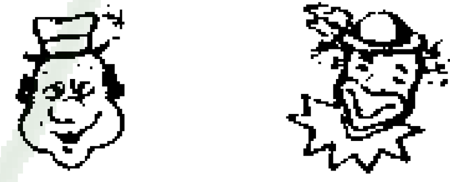
میرا ایک کلاس فیلو لڑکا مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔ مجھے بھی اس سے گہری محبت ہے۔اس کی ایک عادت سے مجھے بہت پریشانی ہوتی ہے وہ میری خاطر دل کھول کر خرچ کرتا ہے۔اس کی اس عادت کو چھڑانے کی کوئی ترکیب بتایئے۔اس سے شادی کر لیجئے۔



ایک صاحب نے اپنے دوست سے کہا۔ یہ عمران بھی خوب آدمی ہے میں نے اپنی ساری زندگی میں اتنا زیادہ تیز بولنے والا شخص نہیں دیکھا۔دوست بولا کیوں نہ ہو۔آخر اس کا باپ چیزیں نیلام کرنے کا کام کرتا تھا اور اس کی ماں ایک عورت تھی۔



ایک ہٹے کٹے فقیر کو ایک مالدار تاجر ملامت کرنے لگا۔تم نے بس ہاتھ پھیلانا ہی سیکھا ہے۔ ذرا اپنی حالت دیکھو فٹ پاتھ پر سوتے ہو۔کپڑے پھٹے ہیں۔بھوک سے ادھ مرے ہو رہے ہو۔کچھ کام کیوں نہیں کرتے؟ میں ہی تمہیں کام دے سکتا ہوں۔فقیر بولا کام کس کے لئے ایک اپنے جیسے نکھے آوارہ گرد آدمی کے کھانے پینے کا انتظام کرنے کے لئے۔



ایک شخص نے اپنے ایک دوست سے کہا۔معلوم ہوتا ہے۔علی کافی دن تک ہسپتال میں رہے گا۔دوست نے پوچھا۔کیوں؟ کیا تم اس کے ڈاکٹر سے مل چکے ہو۔اس شخص نے جواب دیا۔نہیں مگر میں اس کی نرس سے مل چکا ہوں۔



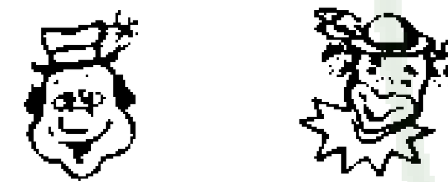
ایک بھکاری نے ایک دولت مند عورت سے کہا کیا آپ اپنے صاحب کا کوئی بہت پھٹا پرانا کوٹ مجھے دے سکتی ہیں۔عورت بولی۔مگر تمہارا اپنا کوٹ تو بالکل نیا جیسا معلوم ہوتا ہے۔بھکاری نے کہا۔میں جانتا ہوں۔مگر یہ کوٹ میرا سارا دھندا ٹھپ کر رہا ہے۔



ہسپتال میں ایک مریض کو ایک خوبصورت نرس نے سہارا دے کر اٹھایا تو مریض بولا جی چاہتا ہے کہ اسی طرح بانہوں میں رہ کر دم توڑ دوں۔نرس بولی تمہاری خواہش پوری بھی ہو سکتی ہے۔اگلے بیڈ کے پاس کھڑے ہوئے ڈاکٹر نے تمہاری بات سن لی ہے اور وہ میرا منگیتر ہے۔



دو لفنگوں نے سڑک کے کنارے ایک موٹر سائیکل کھڑی دیکھی جس کے ساتھ سائیڈ کار بھی لگی ہوئی تھی۔ایک فوراً موٹر سائیکل پر سوار ہو گیا۔دوسرا سائیڈ کار میں کود گیا۔پہلا موٹر سائیکل کو بجلی کی سی تیزی سے دوڑانے لگا۔کافی دور نکل جانے پر پہلے لفنگے کو موٹر سائیکل کے شور کے درمیان پیچھے سے اپنے ساتھی کی آواز سنائی دی۔ذرا آہستہ چلاؤ۔خدا کے لئے آہستہ چلاؤ پہلے نے مڑ کر دیکھا اس کے ساتھی بری طرح ہانپ رہا تھا۔اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور وہ بار بار یہی کہے جا رہا تھا ذرا آہستہ چلاؤ پہلے نے پوچھا آہستہ کیوں دوسرے نے جواب دیا اس لئے کہ کم بخت سائیڈ کار کا تلا غائب ہے اور مجھے دوڑنا پڑ رہا ہے۔



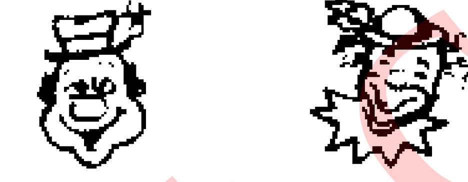
ایک صاحب سے ہوٹل کے منیجر نے کہا براہ کرم ہوٹل کا کمرہ آج ہی خالی کر دیجئے رات گئے بہت زیادہ شور مچانے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔وہ صاحب بولے مگر میں نے رات کو ذرا بھی شور نہیں مچایا تھا۔منیجر نے کہا آپ نے تو نہیں مگر ان لوگوں نے یقیناً شور سنا تھا۔جو آپ کو اٹھا کر آپ کے کمرے تک لائے تھے۔



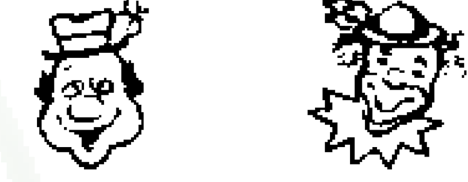
ایک صاحب نے سر بازار اپنے دوست کو روکا اور دوستی کا واسطہ دے کر اس سے کہا یار میں بٹوا گھر پر ہی بھول آیا۔کچھ خریداری کر چکا ہوں۔اب دکاندار کو پیسے دینے ہیں۔دوست بولا۔ میں ضرور تمہاری مدد کروں گا۔آخر دوست ہی دوست کے کام آتا ہے۔یہ پانچ روپے لو یہیں سے گھر جاؤ اور اپنا بٹوا لے آؤ۔



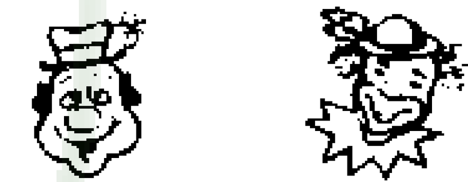
ایک بدمست شرابی نے سرراہ ایک عورت سے کہا تم دنیا کی سب سے بھدی اور بدصورت عورت ہو۔عورت ناک چڑھا کر بولی اور تم دنیا کے سب سے زیادہ نشہ باز ہو۔شرابی نے کہا۔لیکن میرا نشہ تو صبح تک اتر جائیگا۔



چڑیا گھر میں شتر مرغ کے پنجرے کے قریب کھڑی ہوئی دو عورتوں سے گائیڈ نے کہا یہ شتر مرغ ہے۔اسے بہت کم دکھائی دیتا ہے۔اور وہ تقریباً ہر چیز کھا کر ہضم کر سکتا ہے۔ایک عورت نے دوسری عورت سے چپکے سے کہا۔خدا کی پناہ یہ تو آوارہ قسم کا شوہر بن سکتا ہے۔



ایک چور کسی اہل علم کے گھر چوری کی نیت سے داخل ہوا لیکن وہاں اسے کچھ نہ ملا۔صرف ایک ٹوٹی ہوئی دوات دکھائی دی چور کوئلے سے دیوار پر لکھ آیا ''تمہاری فقر دیکھ کر میں اپنے آپ کو مال دار سمجھنے لگا ہوں۔''



کتب فروش نے ایک موٹی کتاب نوجوان گاہک کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا۔

جناب یہ انسائیکلو پیڈیا ہے دنیا کی ساری معلومات اس میں موجود ہیں۔

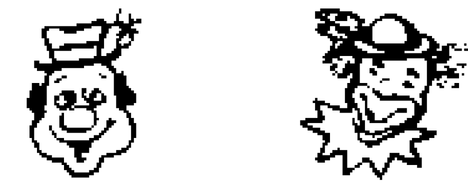
نوجوان نے وہ کتاب اسے واپس کرتے ہوئے کہا!

شکریہ جناب مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی میں نے اب شادی کر لی ہے۔



ایک شوہر کی دو بیویاں آپس میں لڑ رہی تھیں دوران جنگ ایک کہہ رہی تھی آج بدھ ہے جبکہ دوسری کہہ رہی تھی نہیں آج جمعرات ہے۔

شوہر نے ان کی تکرار سنی تو غصے سے بولا۔میں پاگل ہوں جو جمعہ پڑھ کے آرہا ہوں۔



فرانس کے سابق صدر پیرس میں تجریدی آرٹ کی ایک نمائش دیکھنے گئے' ان سے دریافت کیا گیا'' تجریدی آرٹ کے بارے میں اپ کے تاثرات کیا ہیں۔۔۔۔؟''

سابق صدر نے جواب دیا'' اپنی طویل زندگی میں صرف یہ سمجھ سکا ہوں کہ ہر شے کو سمجھنا ضروری نہیں۔



سیکریٹری دیر سے دفتر پہنچی تو افسر نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''مس روزی! آج تم آفس دیر سے کیوں آئی؟''

''سر ایک نوجوان میرا پیچھا کر رہا تھا۔''

''تو اس بات کا دیر سے آنے سے کیا تعلق ہے؟''

سر وہ بہت آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔''



بس میں بیٹھی ہوئی ایک بوڑھی عورت نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے نشے میں دھت نوجوان سے کہا شاید تمہیں احساس نہیں کہ تم سیدھے دوزخ کی طرف جا رہے ہو۔نوجوان یہ سنتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔اور گھبرا کر بولا خدا کی پناہ کنڈیکٹر بس روک کر مجھے اتار دیجیے میں غلط بس میں سوار ہو گیا ہوں۔



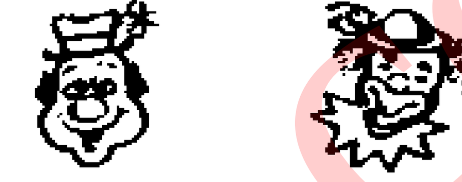
ایک صاحب کی بیوی بہت دن سے میکے میں رہ رہی تھی اور کسی طرح آنے کا نام ہی نہ لیتی تھی۔تنگ آ کر انہوں نے ایک مقامی اخبار ڈاک کے ذریعے اپنی بیوی کو بھیج دیا۔اخبار میں سے ایک خبر انہوں نے تراش کر الگ کر لی تھی۔ان کی بیوی پہلی ہی ٹرین سے شوہر کے پاس آنے کے لئے روانہ ہو گئی۔



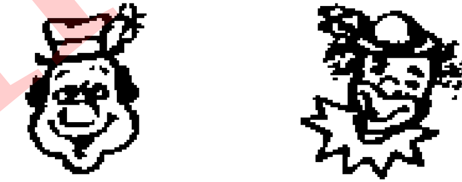
ایک امریکی مرنے کے بعد جنت پہنچا تو چار آدمیوں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھ کر حیران رہ گیا۔اس نے ایک فرشتے سے پوچھا کیا بات ہے جنت میں بھی آدمیوں کو زنجیروں میں جکڑا جاتا ہے۔فرشتے نے جواب دیا بہت مجبور ہو کر ہمیں یہ قدم اٹھانا پڑا۔یہ چاروں کسی بھی طرح واپس ٹیکساس پہنچنے کے لئے مرے جا رہے تھے۔



ایک صاحب کو ان کی بیوی نے اطلاع دی کہ جس ملازم کو دو روز پہلے گھر میں رکھا گیا تھا۔ اسے اس نے چلتا کر دیا۔ وہ بولے اسے کارگزاری کا موقع دیئے بغیر ہی بیوی بولی۔ نہیں۔ تمہیں کارگزاری کا موقع دیئے بغیر۔



ایک فوجی نے اپنے ساتھی کو بتایا۔ میں اکیلا تھا اور خطروں سے کھیلنا چاہتا تھا اس لئے فوج میں شامل ہو گیا۔ ساتھی بولا۔ میں شادی شدہ تھا۔ اس لئے سکون کی تلاش میں فوج میں شامل ہو گیا۔



ایک نوجوان اپنی بیوی کے ساتھ پارک میں چہل قدمی کر رہا تھا۔ اتنے میں ایک خوبصورت لڑکی نوجوان کے پاس آئی۔ اس کا مزاج پوچھا تو نوجوان نے بتایا کہ یونیورسٹی کے دنوں میں یہ لڑکی اور میں ایک ساتھ سویا کرتے تھے۔ بیوی بولی کتنی شرمناک بات ہے۔ کہاں سوتے تھے۔ نوجوان نے جواب دیا۔ فزکس کی کلاس میں۔



ایک نوجوان کو ڈاکٹر نے تاکید کی۔ چند برس کے لئے تمہیں عورت اور شراب میں سے کم از کم ایک کو چھوڑنا ہوگا۔ وہاں موجود ایک بوڑھا آدمی نوجوان سے کہنے لگا۔ شراب چھوڑ دو۔ شراب تو تم بڑھاپے میں بھی پی سکتے ہو۔



ایک صاحب نے نفسیاتی معالج سے کہا۔ ڈاکٹر صاحب آپ کو یاد ہوگا۔ سال بھر پہلے آپ نے مجھے یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ اعصابی سکون حاصل کرنے کے لئے مجھے خوبصورت لڑکیوں کے ساتھ وقت گزارنا چاہئے۔ تاکہ بزنس میرے ذہن پر سوار نہ رہے۔ ڈاکٹر بولا۔ جی ہاں یاد تو ہے۔ ان صاحب نے کہا کیا۔ آپ اب میرے ذہن پر بزنس سوار کرنے کے لئے کوئی نسخہ تجویز کر سکتے ہیں۔



پیرس کے ایک نائی کی دکان میں نائی کے کتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک گاہک نے نائی سے کہا۔ بھئی تمہارا کتا کتنی توجہ کے ساتھ تمہیں بال کاٹتے ہوئے دیکھتا رہتا ہے۔ یہ تمہارا فن دیکھنے کا

بہت شوقین ہے۔ نائی نے جواب دیا۔ نہیں جناب شوق کی بات نہیں اس کی دلچسپی کی وجہ یہ ہے کہ کبھی کبھی گاہک کا کان کٹ کر نیچے گر جاتا ہے۔



عدالت میں جج نے ملزم سے پوچھا۔ تمہیں اپنی بیوی کی پٹائی کرنے پر کس بات نے اکسایا ملزم نے جواب دیا۔ جناب عالی۔ اس وقت اسی کی پشت میری طرف تھی۔ کمرے کی صفائی کے لئے جھاڑو میرے ہاتھ میں اور پچھلا دروازہ پورا کھلا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کیوں نہ تقدیر آزمائی جائے۔



ایک بچے نے اپنی ماں کو بڑے فخر سے بتایا۔۔۔۔۔ آج میں نے ایک بڑا بھلائی کا کام کیا ہے سڑک پر ایک بچہ ایک کتے کو لاتیں مار رہا تھا میں نے بچے کو لاتیں مار کر بھگا دیا۔



ایک انشورنس ایجنٹ سے اس کے باس نے پوچھا۔ ''کہو بھئی آج تمہیں بارہ گاہکوں سے ملنا تھا' ملے؟''

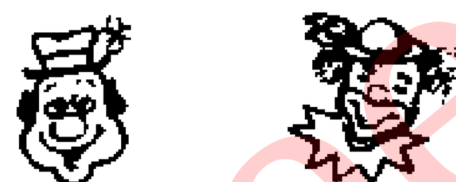
''جی ہاں سب سے ملا۔'' ایجنٹ نے جواب دیا۔

''کیا نتیجہ رہا؟ یعنی کیا کہا ان لوگوں نے؟''

''سر جو گالیاں انہوں نے دیں ان کے سمیت بتاؤں یا گالیاں حذف کر کے بتاؤں۔''

''بھئی گالیوں کے علاوہ کیا کہا؟'' باس نے کہا

''پھر انہوں نے کچھ نہیں کہا جناب'' جواب ملا۔



ایک لڑکا ایک گدھے کو کان سے پکڑ کر کھینچتا ہوا پولیس اسٹیشن کے سامنے سے گزر رہا تھا۔ پولیس والوں کو شرارت سوجھی ایک سپاہی نے لڑکے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''ارے اپنے بھائی کو کان سے پکڑ کر کیوں کھینچے لئے جا رہے ہو؟'' ''اس لئے کہ یہ کہیں پولیس میں بھرتی نہ ہو جائے۔'' لڑکے نے فوراً جواب دیا۔



ٹیچر (کلاس کے طلبہ سے) بیٹا! اب آپ کو دن رات محنت کرنا ہو گی کیونکہ آپ کے امتحانات سر پر ہیں اور پرچے بھی پریس میں جا چکے ہیں۔ اب اگر طلبہ میں سے کسی نے کوئی سوال کرنا ہو تو بلا جھجک پوچھے۔

(کلاس کے ایک کونے سے آواز آئی) سر جی! پرچے کون سے پریس میں گئے ہیں؟۔۔۔



ڈاکٹر (بوڑھے مریض سے) میں تمہیں ایسی دوا دوں گا کہ تم جوان ہو جاؤ گے۔

بوڑھا مریض (تقریباً چیختے ہوئے) نہیں نہیں ڈاکٹر! اگر میں جوان ہو گیا تو مجھے ''پینشن'' کون دے گا۔؟



ایک لڑکا باغ میں درخت پر چڑھا آم توڑ رہا تھا کہ اتنے میں چوکیدار آ گیا وہ غصے سے بولا؟

شرم نہیں آتی چوری کرتے ہوئے بتا تیرا باپ کہاں ہے۔

لڑکا نہایت معصومیت سے بولا۔ وہ دوسرے درخت پر چڑھے ہوئے ہیں؟



بیٹا (باپ سے) کیا آپ اندھیرے میں لکھ سکتے ہیں۔

باپ۔ ہاں ہاں اس میں کیا مشکل ہے۔

بیٹا تو پھر جلدی سے لائٹ بجھا کر میری اسکول رپورٹ پر دستخط کر دیں۔



بیٹا (باپ سے) ابو جان میں دادی جان سے شادی کروں گا۔

باپ۔ نہیں بیٹا وہ تو میری امی ہیں۔ کسی کی امی سے شادی نہیں کرتے۔

بیٹا (معصومیت سے) تو پھر آپ نے میری امی سے شادی کیوں کی؟



تین شخص ٹرین میں سفر کر رہے تھے۔ ایک شخص کہنے لگا کہ مجھے نمونیا ہے کھڑکی بند کر دو دوسرا کہنے لگا مجھے گرمی لگ رہی ہے کھڑکی کھول دو' اس بات پر دونوں کی لڑائی ہو گئی' تیسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا کہ بھائی لڑتے کیوں ہو کھڑکی کا تو شیشہ ہی نہیں ہے۔



دو بوڑھے آپس میں لڑ رہے تھے ان دونوں کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم دنیا کے سب سے زیادہ بوڑھے شخص ہیں۔

پہلا بولا میں تب پیدا ہوا تھا جب پانی پت کی جنگ ہو رہی تھی۔

دوسرا بولا میں تب پیدا ہوا تھا جب نیلام گھر شروع ہوا تھا۔

دوسرا بولا پھر تو تم جیت گئے کیونکہ میں اتنا بوڑھا نہیں ہوں۔



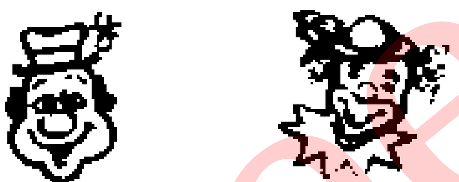
ایک ڈاکٹر کو ماشاءاللہ اور انشاءاللہ کہنے کی عادت تھی۔ ایک دن ایک مریض ڈاکٹر کے پاس گیا اور کہا۔

مریض۔۔۔ ڈاکٹر صاحب میرے پیٹ میں درد ہے۔

ڈاکٹر۔۔۔ ماشاءاللہ۔

مریض۔۔۔ کیا میں مر جاؤں گا۔

ڈاکٹر۔۔۔ انشاءاللہ۔



ایک دیہاتی مولی کھا رہا تھا۔ ایک انگریز اس سے ٹکرا گیا۔

انگریز نے کہا۔۔۔ آئی ایم ساری۔

دیہاتی۔۔۔ ساری مانگتا ہے میں آدھی بھی نہیں دوں گا۔



ایک بچہ بھرے بازار میں اپنی والدہ سے بچھڑ گیا بہت گھبرایا آخر کار بازار کے کونے پر کھڑے ہوئے پولیس کے سپاہی سے یوں مخاطب ہوا۔

کیا آپ نے کسی عورت کو میرے بغیر جاتے ہوئے دیکھا ہے۔



ماں۔۔۔میرے بچے جب تمہیں نیند آجائے گی تو میں اپنے کمرے میں چلی جاؤں گی اور فرشتے یہاں آ کر تمہاری حفاظت کریں گے۔

بیٹا۔۔۔آپ میری مٹھائیاں الماری میں بند کر دیں اگر فرشتے نے دیکھ لیا تو چپکے سے کھالیں گے۔



ایک سیاح کسی گاؤں میں گیا وہاں ایک دیہاتی سے پوچھا۔

یہاں کسی نے اپنا نام روشن کیا ہے۔

نہیں جناب یہاں تو ابھی تک بجلی نہیں آئی۔



ایک لڑکا حاضر جوابی میں بہت مشہور تھا۔ ہسپتال کی تعمیر کے لئے بنیاد کھودی جا رہی تھی تو وہاں آ کھڑا ہوا۔ قصبے کی میونسپل کمیٹی کا چیئرمین بھی معائنے کے لئے آیا ہوا تھا۔ لڑکے نے اس سے پوچھا۔

''یہ گڑھے کس لئے کھودے جا رہے ہیں؟'' چیئرمین لڑکے کو پہچان کر مسکرایا اور بولا۔ ''ان گڑھوں میں قصبے کے سارے بدمعاش ڈال دیئے جائیں گے۔''

لڑکے نے جواب دیا ''اگر سارے بدمعاش ڈال دیئے جائیں گے تو ان پر مٹی کون ڈالے گا؟''



ایک صاحب کہیں تعزیت کے لئے گئے وہاں انہوں نے مرحوم کے بیٹے سے پوچھا کہ مرحوم کو کیا بیماری تھی؟

بیٹے نے جواب دیا ''بیماری کیا تھی' بڑھاپا بذات خود ایک بیماری ہے۔''

یہ سن کر ان صاحب نے رنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں بھئی! یہ واقعی بہت خطرناک مرض ہے۔ ہمارے محلے میں بھی دو تین بچے اس بیماری سے مر چکے ہیں۔''



دو چھوٹے بچے بس میں سفر کر رہے تھے ایک کا رنگ بہت کالا تھا جب کہ دوسرے کا بہت گورا۔ کالے بچے نے گورے بچے سے پوچھا۔ ''تم کون سی کریم استعمال کرتے ہو؟''

گورے بچے نے جواب دیا ''فیئر اینڈ لولی''

اور تم کونسی کریم استعمال کرتے ہو؟

کالے بچے نے کچھ دیر سوچا پھر بڑی معصومیت سے کہا۔ ''چیری بلاسم''



استاد: ''تمہاری لکھائی دن بدن خراب کیوں ہو رہی ہے۔''

شاگرد: ''جناب اس لئے کہ میرے ابو کی خواہش ہے کہ میں ڈاکٹر بنوں۔''



''ہیلو! کیڑے مکوڑے بیچنے والی دکان؟''

''جی ہاں فرمائیے!''

''فوراً'' پانچ سو مختلف قسم کے کیڑے مکوڑے میرے گھر پہنچا دیجئے۔''

''لیکن آپ ان کا کیا کریں گے؟''

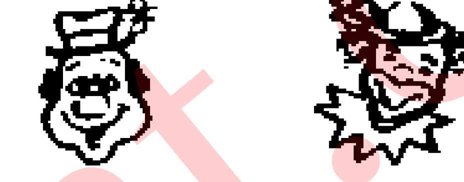
''جناب میں مکان چھوڑ رہا ہوں اور مالک مکان کی خاص ہدایت ہے کہ جس حالت میں مکان لیا تھا اسی حالت میں خالی کرو۔''



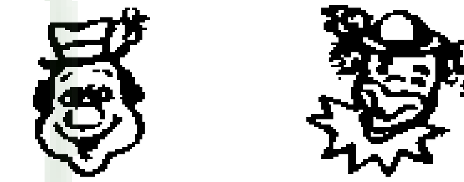
فلم پروڈیوسر نے ڈائریکٹر کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔ ''تمہاری فلم میں وہ حصہ تو بہت ہی کامیاب رہا ہے' جہاں لوگ بے قابو ہو کر غل مچاتے ہیں۔ ڈائریکٹر نے کہا۔ ''یہ سب آپ کی مہربانی کا نتیجہ ہے۔ یہ منظر ہم نے اس وقت فلمایا تھا۔ جب آپ نے ایکٹروں کی اجرتیں پچاس فیصد کم کرنے کا اعلان کیا تھا۔''



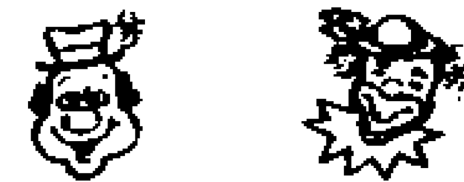
لندن میں ایک عورت نے قصاب کی دکان پر پہنچ کر بھیڑ کا سر طلب کیا قصاب نے اسے سر دکھاتے ہوئے کہا یہ ڈنمارک کی بھیڑ کا سر ہے پکنے پر بہت ہی لذیز رہے گا۔ مگر عورت مصر رہی کہ اسے صرف برطانوی بھیڑ کا سر چاہئے۔ تنگ آ کر قصاب نے اپنے مددگار سے کہا۔ ذرا اس سر میں سے بھیجا نکال دو اور پھر یہ سر ان محترمہ کو دے دو۔



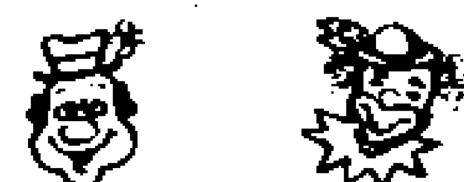
ایک شرمیلے نوجوان کو دل کی بات اپنی گرل فرینڈ سے کہنے کی ہمت نہ ہوئی تھی۔ ایک دن وہ دل کو مضبوط کر کے اپنی گرل فرینڈ کے لئے پھولوں کی سوغات لے گیا۔ لڑکی پھولوں کو دیکھ کر فوراً کھل اٹھی۔ اور خوب چہکنے لگی اور بے اختیار نوجوان کے کان میں میٹھی میٹھی سرگوشیاں کرنے لگی۔ چند منٹ بعد جب نوجوان یکا یک رخصت ہونے کے لئے اٹھا تو لڑکی نے حیران ہو کر کہا۔ ابھی سے کہاں چلے۔ کیا میری محبت سے تمہارے دل پر ٹھیس لگی ہے نوجوان نے جواب دیا۔ ہرگز نہیں۔ میں تو اور پھول لینے کے لئے جا رہا ہوں۔



ایک نوجوان نے بہت اداس لہجے میں اپنے دوست کو بتایا جبر کی حد ہو گئی ہے۔ میں اپنے چچا کو دفن کرنے والا تھا۔ کہ پولیس نے مجھے روک دیا اور کہا کہ میں انہیں دفن نہیں کر سکتا۔ دوست نے پوچھا کیوں۔ نوجوان نے جواب دیا کیونکہ وہ مرے نہیں ہیں۔



نیویارک میں ایک آدمی ایک پچاس منزلہ عمارت سے نیچے گر پڑا دسویں منزل کے قریب سے گزرتے ہوئے اس نے اپنے آپ سے کہا۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ اب تک تو میں بالکل خیریت سے ہوں۔



ایک بڑی کمپنی کے چیئرمین سے اس کے دوست نے پوچھا۔ جب سے آپ نے اپنے بیٹے کو اپنی کمپنی میں شامل کیا ہے۔ اس کا کالج میں پڑھنا کسی حد تک مفید ثابت ہوا ہے۔ چیئرمین نے جواب دیا۔ بہت زیادہ۔ اب ہم جب کوئی کانفرنس کرتے ہیں۔ کاک ٹیل پارٹی کا انتظام وہی کرتا ہے۔



ایک لڑکی کو ٹریفک کانسٹیبل نے زیادہ تیز رفتاری سے کار چلانے کی خطا پر روک لیا اور اس کا چالان کرنے کے لئے پوچھا۔ آپ کا نام۔ لڑکی نے ادائے دلبری کے ساتھ مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ سیما اور اور آپ کا نام۔



کلاس میں ٹیچر نے بچوں سے پوچھا۔ اس چیز کا نام بتاؤ۔ جس سے تمہیں جوتے، پیٹیاں، گوشت وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔ ایک بچے نے جواب دیا۔ "ڈیڈی"۔



ملازمت کے امیدوار سے کافی دیر تک بات چیت کرنے کے بعد فیکٹری کے مالک نے کہا۔ بھئی سچ پوچھو تو تم رات کے پہریدار کی جگہ لینے کے لئے مناسب آدمی نہیں ہو۔ ہمیں تو ایسا شخص چاہئے جو غضب کا چوکس اور پھرتیلا ہو۔ جو ہر آن یہاں سے وہاں تک گھومتا پھرے، سونگھتا پھرے، نگرانی کرتا پھرے، ہر ایک ایک آواز ایک ایک' آہٹ کو سن سکے۔ جو ہر لمحے جھپٹ پڑنے کے لئے تیار رہے۔ ملازمت کے امیدوار نے کہا۔ صاحب میری نظر میں تو ایسا کوئی شخص نہیں ہے۔ آپ کی بیان کی ہوئی صفت میں اپنے کتے کو بھیج دوں گا۔



ایک نوجوان نے اپنی محبوبہ سے کہا اب ہمیں جلد شادی کر لینی چاہئے۔ اس طرح دنیا کی نگاہوں سے چھپ چھپ کر ہوٹلوں اور سیرگاہوں میں ملنے کی مزید سکت مجھ میں نہیں رہی ہے۔



بار بار دروازہ کھٹکھٹانے پر ایک پروڈیوسر نے نئے اداکار سے وعدہ کیا کہ اگر اس کی کسی آنے والی فلم میں بوڑھوں کا رول نکلا تو وہ نئے اداکار کو ہی ملے گا۔ نئے اداکار نے احتجاج کیا بوڑھوں کا رول؟ جناب میں تو جوان ہوں پروڈیوسر نے جواب دیا فکر نہ کرو۔ جب میں تمہیں رول دوں گا۔ تم بھی بوڑھے ہو چکے ہو گے۔



ایک مقدمے میں پولیس کے بیانات سننے کے بعد جج نے ملزم کے وکیل سے کہا کہ اگر وہ چاہے تو ملزم کو الگ لے جا کر اسے مزید کارروائی کے سلسلے میں مناسب ترین مشورہ دے سکتا ہے یہ سن کر وکیل ملزم کے ساتھ ایک طرف کو چلا گیا چند لمحے کے بعد وہ اکیلا واپس آیا۔ تو جج نے اس سے کہا ملزم کہاں ہے وکیل نے جواب دیا۔ تو وہ بھاگ گیا میں اسے مناسب ترین مشورہ یہی دے سکتا تھا۔



شہر کا ایک بچہ جب چھٹیاں گزارنے کے لئے اپنے چچا کے کے ہاں گاؤں گیا۔ تو چچا اسے گھمانے کے لئے مویشیوں منڈی میں بھی لے گیا وہاں چچا نے اچھی طرح گھومنے اور دیکھ بھال کرنے کے بعد ایک بھینس خریدی بچہ یہ سارا تماشا دلچسپی سے دیکھتا رہا۔ اگلے دن جب چچا کھیت میں گیا۔ تو بچہ بھاگا بھاگا اس کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ چچا جان جلدی گھر چلئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک آدمی چچی کو خریدنے آیا ہے۔



ایک بزنس فرم کے نوجوان سے اس کے دوست نے کہا۔ کیا بات ہے اپنے خطوط خود ہی ٹائپ کر رہے۔ وہ حسین ٹائپسٹ کہاں ہے۔ جو تمہارے ہاں کام کرتی تھی۔ مالک بولا۔ اس نے تو ملازمت چھوڑ دی ہے اور شادی کر لی ہے۔ دوست نے پوچھا۔ کس سے، کون ہے وہ خوش نصیب۔ فرم کے مالک نے جواب دیا۔ میں۔



دوران جنگ برطانیہ کے وزیراعظم چرچل امریکہ کے صدر روزویلٹ سے ملنے کے لئے امریکہ گئے۔ ایک صبح چرچل نہا دھو کر اپنا جسم تولیہ سے خشک کر رہے تھے۔ کہ روزویلٹ ان کے کمرے میں پہنچ گئے اور یہ دیکھ کر چرچل کے بدن پر کپڑے نہیں ہیں۔ وہ واپس جانے لگے۔ چرچل نے انہیں دیکھ کر کہا۔ روزویلٹ صاحب واپسی جانے کی ضرورت نہیں برطانیہ امریکہ سے کچھ بھی ڈھکا چھپا نہیں رکھنا چاہتا۔



ایک کم بولنے والے شیدائی نے برسوں کی خاموشی کے بعد ایک دن بہت ہمت کر کے اپنی محبوبہ سے کہہ ہی دیا۔ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور پھر چپ ہو گیا۔ دل میں خوشی کے طوفان کو دباتے ہوئے محبوبہ بولی۔ کچھ باتیں کرو نا شیدائی نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ میں پہلے ہی ضرورت سے زیادہ بول چکا ہوں۔



چاندنی رات تھی' باغ کا کونہ تھا۔ بہت رومانی ماحول ہو رہا تھا۔ مگر ایک لڑکا اور لڑکی گھنٹہ بھر سے چپ چاپ بیٹھے تھے۔ آخر لڑکی نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور خاموشی توڑتے ہوئے کہا۔ تمہیں دیکھ کر مجھے گورودت یاد آ رہا ہے۔ لڑکے نے خوش ہو کر کہا۔ کیا میں سچ مچ گورودت جیسا ہوں۔ لڑکی نے کہا۔ بالکل اس لئے کہ اسے مرے ہوئے برسوں ہو گئے۔



اگست کی ایک گرم دوپہر کو میٹرنٹی ہوم کی لیڈی ڈاکٹر پسینہ پونچھتے پونچھتے ماتحتوں اور زچاؤں پر گرم بھی ہونے لگتی تھی۔ ایک مریضہ نے ہمدردی جتاتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر یہ اگست کے گرما گرم دن آپ کو مضمحل اور پریشان کر رہے ہیں۔ لیڈی ڈاکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔ اگست کے یہ گرما گرم دن نہیں پچھلے نومبر کی ٹھنڈی ٹھنڈی راتیں کہیئے۔



ایک پادری کو آدم خور قبائل پکڑ کے اپنے سردار کے پاس لے گئے۔ پادری یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ سردار اچھی انگریزی بول رہا تھا اور آکسفورڈ یونیورسٹی کا پڑھا ہوا تھا۔ اس نے سردار سے کہا۔ آپ آکسفورڈ کے پڑھے ہوئے ہو کر مجھے کیسے کھا سکتے ہیں۔ سردار نے جواب دیا۔ چھری کانٹے سے۔



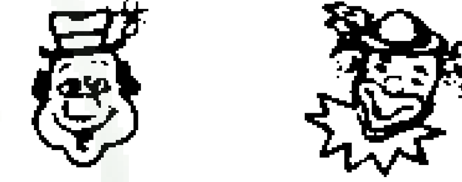
ایک کمرے میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی خاموش بیٹھے تھے۔ کچھ دیر بعد لڑکی نے جھنجھلا کر کہا۔ تم مجھے پریشان کر رہے ہو۔ لڑکے نے گھبرا کر جواب دیا لیکن محترمہ میں تو آپ کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا ہوں۔ لڑکی نے کہا۔ ہاں یہی تو پریشانی کی بات ہے۔



ایک نوجوان اپنی محبوبہ کے گھر پہنچا اور اسے دیکھتے ہی کہنے لگا۔ میرے دلبر آج کی شام بہت لطف میں کٹے گی۔ میں ایک شاندار فلم کے تین ٹکٹ لایا ہوں۔ محبوبہ نے اپنے پنکھڑی جیسے ہونٹ کھول کر کہا۔ لیکن تین ٹکٹوں کی کیا تُک؟ نوجوان نے جواب دیا۔ سیدھی بات ہے۔ یہ ٹکٹ تمہاری ممی' پاپا اور بھائی کے لئے ہیں۔



ایک خوبصورت لڑکی نے اپنی سہیلی سے پوچھا۔ اگر میرا بوائے فرینڈ یہ کہے کہ میں بہت نفاست سے کپڑے پہنتی ہوں تو کیا میں اسے تعریف نہ سمجھوں سہیلی بولی۔ تعریف سمجھنے سے پہلے اس بات کی کھوج ضرور کرلو۔ کہ اسے دروازے سے سوراخوں میں جھانکنے کی عادت تو نہیں۔



ایک مالدار وکیل کے سینے پر جب ایک ڈاکو نے پستول کی نال رکھی تو اس نے اسے پہچانتے ہوئے کہا۔ یہ کیا کرتے ہو۔ شاید تم نے مجھے پہچانا نہیں۔ میں وہی وکیل ہوں جس نے عدالت میں تمہیں پاگل ثابت کر کے تم کو پھانسی کے پھندے سے بچایا تھا۔ ڈاکو ہنس کر بولا اور کیا اپنے محسن کو لوٹنا اور اسے قتل کرنا پاگل پن نہیں ہے۔



ایک کنوارہ نوجوان ایک ریسٹوران میں بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔ کہ یکا یک اس کی نظر اپنے سامنے رکھے ہوئے ابلے ہوئے انڈے پر گئی اور وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔۔۔۔ کہ اس پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ اس نے غور سے تحریر کو دیکھا اور پڑھا۔ لکھا تھا اگر اس تحریر پر کسی ایسے آسودہ حال۔ کنوارے نوجوان کی نظر پڑے جو ایک زمیندار کی خوبصورت 18 سالہ بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہو۔ تو اس پتے پر خط لکھے نوجوان نے فوراً خط لکھ دیا۔ چند روز بعد اسے جواب ملا آپ کا خط بہت دیر بعد ملا ہے میری شادی ہو چکی ہے۔ اب تو میرے دو بچے بھی ہو گئے ہیں۔



ایک فرانسیسی نوجوان ہمیشہ ایک ہی شراب خانے میں شراب پیا کرتا تھا۔ اور اپنے شراب کے جام میں ایک رس بھری ضرور ڈلوایا کرتا تھا۔ شادی ہو جانے پر وہ ایک روز اپنی بیوی کو بھی وہاں لے

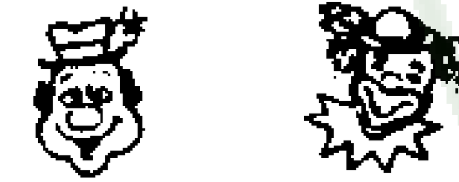
گیا۔ ویٹرس نے شراب کا جام اس کے سامنے رکھا تو اس میں رس بھری نہ دیکھ کر بولا۔ آج میری رس بھری کہاں ہے۔ ویٹریس نے جواب دیا جناب وہ یہاں سے نوکری چھوڑ کر چلی گئی ہے۔



ایک نیا شادی شدہ جوڑا ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا۔ دلہن غضب کی خوبصورت تھی جیسے چاندنی مجسم ہوگئی ہو اور دولہا اس پر نثار ہو رہا تھا۔ کمرے کی دیواریں پتلی تھیں اور برابر کے کمرے میں دو شہدے قسم کے نوجوان ٹھہرے ہوئے تھے دولہا نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔ سوچتا ہوں کہ کراچی سے کسی سنگ تراش کو بلوا کر تمہارا مجسمہ بنواؤں لحہ بعد ان کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔ شوہر نے پوچھا۔ کون؟ جواب ملا کراچی کے دو سنگ تراش؟



ایک شخص نے چوری کی سزا کا فیصلہ سنتے ہی فریاد کی۔ دہائی ہے سرکار یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ چوری تو میرا دایاں ہاتھ کرے۔ جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے اور قید میں مجھے پورے کے پورے کو ڈالا جائے جج نے کہا۔ بہتر ہے تمہارا دایاں ہاتھ جیل میں رہے گا۔ تم اگر چاہو تو اسے وہاں چھوڑ سکتے ہو۔ یہ سنتے ہی مجرم نے اپنا لکڑی کا ہاتھ الگ کر کے جج کی میز پر رکھا اور چلا گیا۔



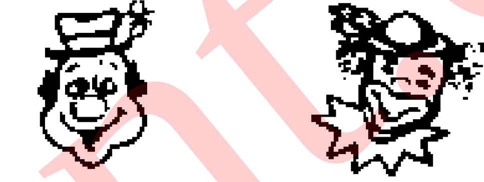
ایک شیدائی رات کو بار بار اپنی محبوبہ سے ''شب بخیر'' کہہ کر اٹھتا تھا اور پھر جم جاتا تھا۔ رخصت ہونے کا جی چاہتا ہی نہ تھا آخری بار جب اس نے شب بخیر کہا تو اوپر سے آواز آئی۔ صاحب زادے اب تو صبح بخیر کہو۔



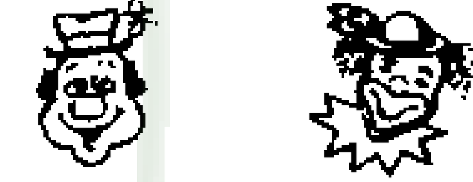
ایک شوخ لڑکی نے کسی شاعر سے کہا۔ آپ کی ایک تصویر میرے پاس ہے جو اس حد تک ہو بہو آپ جیسی ہے کہ میں نے اسے چوم لیا۔ شاعر بولا۔ پھر کیا جواب؟ تصویر نے بھی آپ کو پیار کیا۔ لڑکی نے جواب دیا۔ نہیں۔ کیسی باتیں کرتے ہیں آپ، شاعر نے کہا۔ تو پھر وہ تصویر ہو بہو مجھ جیسی نہیں ہے۔



امریکہ میں ایک مشہور وکیل ایک شخص کا مقدمہ لڑ رہا تھا۔ جس پر پچاس لاکھ ڈالر چرانے کا الزام تھا۔ اپنی بحث میں اس نے جیوری کو مخاطب کر کے کہا۔ میں ثابت کر سکتا ہوں۔ کہ میرا موکل بے قصور ہے اور اس نے پچاس لاکھ ڈالر ہرگز نہیں چرائے اگر اس کے پاس اتنی رقم ہوتی۔ کیا وہ مجھ جیسے بدھو وکیل کی خدمات حاصل کرتا۔

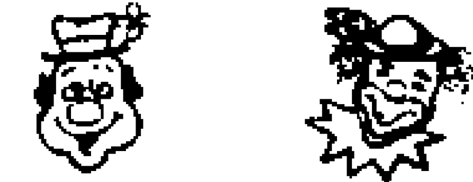


ایک لڑکی شارٹ ہینڈ ٹائپ سیکھنے کے لئے ایک ادارے میں گئی۔ تو انسٹرکٹر نے اسے دیکھتے ہی کہا۔ ہمارے ادارے سے تربیت حاصل کر کے آپ بہت اچھی سیکرٹری بن جائیں گی۔ لڑکی نے پوچھا اور چھ مہینے میں رفتار کتنی ہو جائے گی انسٹرکٹر نے جواب دیا۔ بہت تیز پچھلے مہینے ہی ہمارے یہاں سے تربیت حاصل کرنے والی چھ لڑکیاں چھ مختلف فرموں میں ملازم ہوئیں اور وہ سب اب تک اپنے مالکوں سے شادی بھی کر چکی ہیں۔



ایک محتاط لڑکی نے بالآخر اپنے چاہنے والے کی دعوت قبول کر لی اور اس کے ساتھ کار میں سیر کے لیے چلی گئی۔ جب کار ایک ویران اور سنسان مقام پر پہنچی تو نوجوان نے وہی پرانا بہانہ بنایا کہ کار کا پٹرول ختم ہو گیا ہے۔ اب رات یہیں بسر کرنا ہو گی۔

لڑکی چپکے سے کار سے اتری۔ کار کی ڈگی کھولی اور بولی۔ ''ادھر دیکھو۔ یہ پٹرول کا گیلن میں نے پہلے ہی رکھ لیا تھا۔''

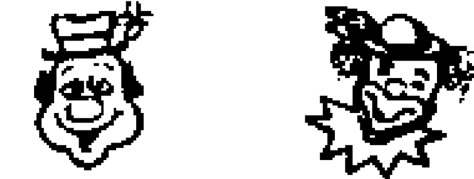


ایک خاتون تیزی سے ایک دکان میں داخل ہوئی اور بولی، ڈاکٹر صاحب مجھے کون سی بیماری ہے؟

دکان مالک، آنکھوں کی۔

عورت بولی اگر جھوٹ بولا صاحب! میری آنکھوں میں کیسی بیماری ہے؟

دکاندار! ایسی بیماری ہے کہ یہ دکان ڈاکٹر کی نہیں بلکہ نائی کی دکان ہے۔



ایک عورت ایک فوٹوگرافر کے پاس گئی اور کہا:

تم اچھی فوٹو نہیں کھینچتے۔ وہ دیکھو سامنے کتنی بھدی' بدصورت اور موٹی کالی عورت کی تصویر بنائی ہے۔

فوٹوگرافر نے ہنس کر کہا

جسے آپ تصویر سمجھ رہی ہیں وہ آئینہ ہے۔



ایک آدمی بازار سے گزر رہا تھا کہ اس کی نظر ایک عورت پر پڑی۔ جس نے نہایت چست لباس پہنا ہوا تھا۔ عورت کی قمیض پر بہت سے ہوائی جہاز بنے ہوئے تھے۔

پہلے تو عورت خاموش رہی۔ لیکن جب اس سے نہ رہا گیا تو تنگ آ کر بولی۔ کیا تم نے کبھی ہوائی جہاز نہیں دیکھے؟

آدمی بولا۔ ''جہاز تو دیکھے ہیں مگر جہازوں کا اڈا نہیں دیکھا''۔



خاتون مقررہ اپنی تقریر کے دوران بڑی جوش وخروش سے کہہ رہی تھی۔ ''

عورت معاشرے میں ہزاروں اذیتیں برداشت کرتی ہے۔''

اگلی صف سے ایک صاحب نے باآواز بلند کہا۔

لیکن ایک اذیت عورت کبھی برداشت نہیں کر سکتی جو مرد برداشت کرتے ہیں۔''

وہ کیا۔۔۔۔؟ خاتون مقرر نے جارحانہ لہجے میں پوچھا۔

''خاموشی کی اذیت'' صاحب نے جواب دیا۔



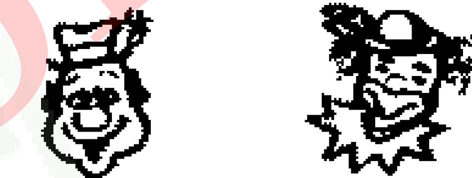
ایک اجنبی ایک عورت کے پیچھے پیچھے کپڑے کی دکان میں داخل ہوا چند لمحے کے بعد یکا یک عورت چیخ پڑی' اجنبی بوکھلا کر بھاگا اور سیدھا گشت کرتے ہوئے دو کانسٹیبلوں کی گرفت میں آ گیا معلوم ہوا کہ وہ عادی مجرم اور لٹیرا ہے۔ دکاندار نے عورت کا شکریہ ادا کیا کہ اس کی وجہ سے وہ لٹنے سے بچ گیا

پھر اس نے عورت سے پوچھا "مگر آپ کو یہ پتہ کیسے چلا کہ وہ لٹیرا ہے" عورت بولی "مجھے کیا معلوم تھا؟ میری چیخ تو اس وقت نکلی تھی جب آپ نے ساڑی کی قیمت بتائی تھی۔"



ایک عورت (دوسری عورت سے) میں جب بھی پوڑیاں بناتی ہوں تو پہلی پوڑی خراب بنتی ہے۔

دوسری عورت: تو پھر پہلی پوری بنایا ہی نہ کرو۔



ایک صاحب نے ایک دعوت میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔ "عورت کی ذات بڑی شریر ہوتی ہے۔"

ایک حاضر جواب اور ذہین خاتون نے فوراً کہا۔ "بجا فرمایا۔ لیکن ذرا غور تو کیجیے کہ عورت مرد کی پسلی سے پیدا ہوئی۔ مرد کی ایک پسلی میں اگر اتنی شرارت بھری ہے تو سارے جسم کا کیا حال ہوگا۔"



ایک ڈاکٹر سے کسی نے پوچھا۔ "آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ کوئی مر گیا ہے۔"

ڈاکٹر نے جواب دیا۔ "مرد کے دل کی دھڑکن بند ہو تو وہ مر جاتا ہے۔ عورت کی زبان بند ہو جائے تو وہ زندہ نہیں ہوتی۔"



ایک عورت کی پڑوسن مر گئی تو اس نے وہاں خوب بین ڈالے خوب جی کھول کر روئی گھر پہنچی تو دیکھا کہ اس کے بچے رو رہے ہیں۔ عورت نے ڈانٹ کر کہا۔ "کم بختو! چپ ہو جاؤ۔"

ایک بچہ بولا۔ "خود تو دوسروں کے گھر جا کر بھی رو لیتی ہیں، ہمیں اپنے گھر میں بھی رونے نہیں دیتیں۔

